تعارف مخطوطات

کتب خانہ دارالعلوم دیوبند

(جلد دوم)

از

مولانا مفتی محمد ظفیر الدین

مدیر کتب خانہ و مرتب فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

شائع کردہ

دارالعلوم دیوبند (یوپی)

تعارف
مخطوطات کتب خانہ دار العلوم دیوبند
جلد دوم

کتب خانہ دار العلوم کے عظیم ذخیرۂ مخطوطات میں سے سات سو سے زائد نوادرات اور اُن کے مصنفین کا جامع تعارف اور مصنفین کے مکمل حالاتِ زندگی کے لئے مختلف کتابوں کی نشان دہی

از
مولانا محمد ظفیر الدین
مرتب فتاویٰ و مدیر کتب خانہ دار العلوم دیوبند

شائع کردہ
دار العلوم دیوبند (یو، پی)

تعارف مخطوطات جلد دوم

طبع اول ـــــــــــ محرم الحرام ۱۳۹۳ھ مطابق فروری ۱۹۷۳ء
تعداد ـــــــــــ ۵۰۰
صفحات ـــــــــــ ۲۹۶
قیمت ـــــــــــ دس روپے
مرتب ـــــــــــ محمد ظفیر الدین غفرلہ
ناشر ـــــــــــ دار العلوم دیوبند یو، پی
کتابت ـــــــــــ محمد فضل الرحمٰن راتی پوری
مطبوعہ ـــــــــــ اسلامی پرنٹنگ پریس دیوبند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف مخطوطات جلد دوم

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

تعارف مخطوطات کی دوسری جلد پیش کرتے ہوئے خاکسار کا دل حمد و شکر رب العالمین سے لبریز و معمور ہے کہ توفیق ایزدی نے اس کی دستگیری فرمائی، اور دوسری جلد کی تکمیل حصہ میں آئی، کتب خانہ کی دوسری ذمہ داریوں کے ساتھ علمی تحقیقی کام کا نبھانا آسان نہیں، جن حضرات کو اس طرح کے علمی کاموں کا تجربہ ہے وہی صحیح اندازہ لگا سکتے ہیں کہ مؤلف کو کس قدر دیدہ ریزی کرنی پڑی ہوگی،

پہلی جلد کی اشاعت پر اراکین شوریٰ اور دوسرے اہل علم حضرات نے جس مسرت کا اظہار فرمایا تھا، اس کے لئے خاکسار سراپا سپاس گذار ہے، یہ سب دراصل دار العلوم دیوبند کی برکت اور اس کے اسلاف و اکابر کی توجہ کا نتیجہ ہے، کہ کچھ نہ کچھ علمی کام انجام پاتے رہتے ہیں، اور خواص و عوام میں قبول عام حاصل کرتے ہیں۔

پہلی جلد میں دو خامیوں کی نشاندہی اپنا فرض سمجھتا ہوں، جس کا احساس بعد میں ہوا،

(۱) تکملہ البحر الرائق کے تعارف میں لکھا گیا تھا۔

"اس کی تکمیل صاحب البحر الرائق کے عزیز بھائی اور شاگرد عمر بن نجیم المصری (م ۱۰۰۵ھ) نے کی" یہ صحیح نہیں ہے، بلکہ تکملہ محمد بن الحسین بن علی الطوری (م بعد ۱۱۳۸ھ) کے قلم سے ہے، اور یہی چھپا ہوا بھی ملتا ہے، اس وقت غلطی یا غلط فہمی قلمی نسخہ کی ایک عبارت سے ہوئی تھی جو اس پر درج ہے، اور وہ یہ ہے " تکملۃ البحر الرائق شرح کنز الدقائق من کتاب الاجارۃ الی آخر الکنز لعمر بن نجیم المصری الاخ الصغیر لزین بن نجیم المصری الذی صنف البحر الرائق "

ــــــــــــــــــــ

۱؎ تکملہ اور علامہ طوری کے لئے دیکھئے معجم المولفین ۲۴۹؍۹۔

اس وقت مطبوعہ نسخہ سے مقابلہ کی نوبت نہیں آئی تھی، خاکسار نے سمجھا تھا کہ قلمی نسخہ مطبوعہ سے الگ ہے اور یہ دوسرے مصنف کے قلم سے ہے، مگر بعد میں جب اس پر کام شروع کیا، اور مطبوعہ علامہ طوری سے اس کا مقابلہ کیا تو معلوم ہوا کہ قلمی نسخہ بالکل وہی ہے جو علامہ طوریؒ کے نام سے چھپا ہوا ہے۔

(۲) دوسری غلطی فتاوی عالمگیری کے تعارف میں یہ ہوئی کہ شیخ نظام الدین[1] برہانپوری کا نام لکھنے کے بجائے ملا نظام الدین کا لفظ لکھ گیا جس سے پڑھنے والوں کا ذہن قدرتاً ملا نظام الدین لکھنوی کی طرف گیا، جو یقیناً صحیح نہیں ہے۔

فتاوی عالمگیری کی تدوین کی نگرانی جس بزرگ کے سپرد ہوئی تھی وہ شیخ نظام الدین برہانپوری تھے، تاریخ برہانپور میں مولوی خلیل الرحمٰن برہانپوری نے شیخ نظام کے سلسلہ میں "مرآۃ العالم کی یہ عبارت نقل کی ہے۔

"قریب چہل سال باشد کہ در خدمت اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ قیام دارند۔۔۔۔ بغایت معزز و محترم، فتاوی عالمگیر شاہی بحسن وسعی و اہتمام شیخ مذکور تالیف یافتہ و سن شریف با آنکہ از ثمانین متجاوز شدہ حواس و قویٰ بجا است"

اس کے بعد لکھتے ہیں۔

"مرآۃ العالم کے مضمون سے واضح ہے کہ واسطے تالیف مسائل کے تحت انتظام و اہتمام مولانا شیخ نظام چار شخص عالم و فاضل مقرر ہوئے تھے، ایک ربع فتاوی عالمگیری کا تفویض قاضی محمد حسین[2] جونپوری محتسب عسکر کے ہوا تھا، اور ایک ربع سید علی اکبر[3] سعداللہ خانی کے سپرد کیا گیا اور ایک ربع ملا حامد[4] جونپوری تلمیذ میرزاہد کابلی کی تالیف سے آراستہ ہوا، اور ایک ربع حسن ترتیب سے ملا اکرم[5] لاہوری معلم شاہزادہ محمد کام بخش کے زیب تہذیب پایا" (ص۱۵۲)

یہ تفصیل صاحب نزہۃ الخواطر[6] نے بھی دی ہے اور انھوں نے بھی "مرآۃ العالم" کا ہی حوالہ

[1] شیخ نظام برہانپوری کے حالات کیلئے دیکھئے تاریخ برہانپور ص۱۱۵، نزہۃ الخواطر ج۶ ص[illegible]، ظفیر۔ [2] قاضی محمد حسین (م [illegible]ھ) کے حالات کے لئے دیکھئے نزہۃ الخواطر ج[illegible]۔ [3] علی اکبر سعداللہ خانی (م [illegible]ھ) کیلئے دیکھئے نزہۃ الخواطر ج[illegible]۔ [4] ملا حامد جونپوری کے حالات کے لئے دیکھئے نزہۃ الخواطر ج[illegible]، ظفیر۔ [5] دیکھئے نزہۃ الخواطر ج[illegible]۔ [6] دیکھئے نزہۃ الخواطر ج[illegible]، ظفیر۔

دیا ہے۔

سلطنت مغلیہ کے خاتمہ کے بعد اس ملک میں علوم دینیہ کی اشاعت اور اس کی خدمت کا اہم فریضہ دارالعلوم دیوبند دے رہا ہے، جس میں دوسرے مدارس اسلامیہ بھی اس کے معاون ہیں، خود "فتاوی دارالعلوم دیوبند مدلل و مکمل" کا جو سلسلہ جاری ہے، اور جس کی آٹھ ضخیم جلدیں شائع ہو چکی ہیں، موجودہ دور کے لئے "فتاوی عالمگیری" کے قائم مقام ہیں۔

تعارف مخطوطات کا کام بھی اس جلد پر ختم نہیں سمجھا جائے، اسلئے اسکے بعد بھی قلمی کتابیں آ رہی ہیں۔

۱۳۸۲ھ سے اس وقت تک خاکسار کے قلم سے فتاوی کی آٹھ جلدیں اور دو جلدیں تعارف مخطوطات کی آچکی ہیں جو کسی طرح چالیس بیالیس سو صفحات سے کم نہیں، دس سال میں دارالعلوم دیوبند کی صرف یہی ایک خدمت غور کیا جائے تو ایک اکاڈمی سے کسی طرح کم نہیں ہے، جبکہ اس عرصہ میں اور بھی بہت سی علمی خدمتیں یہاں سے انجام پذیر ہوئی ہیں، اللہ تعالیٰ ہماری ان خدمات کو قبول فرمائیں۔

اخیر میں محترم اراکین مجلس شوریٰ، اساتذہ کرام اور سرپرست شعبہ حکیم الاسلام حضرت مولانا القاری محمد طیب صاحب دامت برکاتہم کی خدمت میں ہدیہ عقیدت و محبت پیش ہے، جن کی علم نوازی اور معارف پروری کے نتیجہ میں دارالعلوم دیوبند سے اس طرح کے علمی اور تحقیقی کام انجام پا رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہماری کوتاہیوں سے درگذر فرمائیں اور ہماری حقیر خدمات کو شرف قبول بخشیں، رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۔

طالب دعاء۔ محمد ظفیر الدین غفرلہ
مدیر کتب خانہ دارالعلوم دیوبند
۱۹/ ذی الحجہ ۱۳۹۲ھ

فہرست تعارف مخطوطات جلددوم بطرز حروف تہجی

الف

ب

پ

ت

فہرست مخطوطات جلد دوم بہ ترتیب فنون

تصوّف عربی

(۴۵۵/۱) بدایۃ الہدایۃ (۳۵)

اس کے مصنف امام غزالی (م ۵۰۵ھ) ہیں، اس میں انہوں نے ان لغویات سے بچنے کی تلقین کی ہے جو اخلاص اور آخرت کے لئے مہلک ہیں اور فرائض و نوافل اور اخلاص و توکل پر عمل کرنے کی تاکید کی ہے اور بتایا ہے کہ نیکی کی استعداد کس طرح فراہم ہوتی ہے، اس ضمن میں نماز، روزہ وغیرہ کی ترغیب اور معاصی سے اجتناب کی تاکید اچھے انداز میں آگئی ہے۔

کاغذ و کتابت معمولی، ضخامت (۵۹) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۴) سطریں، ۱۲۷۸ھ کی نوشتہ ہے، مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے طبقات الشافعیۃ الکبریٰ ص۱۰۱ ج ۴، نیز مفتاح السعادۃ ص۱۹۱ ج ۲۔

(۴۵۶/۲) البدور البازغہ (۱۸)

تصنیف شاہ ولی اللہ دہلوی (م ۱۱۷۶ھ) مشہور و مقبول کتاب ہے اور مطبوعہ عام طور پر اب پائی جاتی ہے اس کتاب میں دنیا و آخرت دونوں کی بحثیں حکیمانہ انداز میں ہیں، انسانی شرافت اور اس کی کامیابی پر اچھی روشنی ڈالی گئی ہے، شاہ صاحب مقدمہ میں لکھتے ہیں:

"هذه تفهيمات الٰهية فاضت من عناية الرحمٰن الى الجنان ثم الى اللسان ثم الى البنان واقتضت فى هذا الزمان ان تعانق بالبرهان."

پوری کتاب ایک تحفہ اور تین مقالات پر منقسم ہے اور پھر ہر عنوان کے تحت متعدد فصلیں ہیں، ضخامت (۲۴۴) صفحات، کتابت صاف ستھری، ہر صفحہ میں (۲۱) سطریں، تقطیع بڑی، ۱۲۹۵ھ کی نوشتہ ہے، کاتب کا نام محمد یوسف بن شیخ عبد الصمد بن غلام مرتضیٰ بڈھانوی ہے، مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے ابجد العلوم ص۹۱۲۔

(۴۵۷/۳) البدور البازغہ (۳۹)

یہ اس کتاب کا دوسرا قلمی نسخہ ہے اور یہ بھی مکمل نسخہ ہے، اس نسخہ کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کے پہلے صفحہ پر امام ربانی مولانا رشید احمد گنگوہی کے دستخط ہیں۔

(۴۵۸/۴) التعرف لمذہب اہل التصوف (۱۱)

ابوبکر محمد بن ابو اسحاق ابراہیم البخاری (م ۳۸۰ھ) کی تصنیف ہے، اس میں حقائق ایمانی علم تصوف اور ان کے متعلقات کی عمدہ تشریح ہے، شہاب الدین سہروردی کا قول ہے،

"لولا التعرف لما عرفنا التصوف"

یہ کتاب (۹۸) صفحات پر پھیلی ہوئی ہے، ہر صفحہ میں (۱۹) سطریں ہیں، کتابت صاف ستھری ہے، عنوانات سرخ روشنائی سے لکھے ہوئے ہیں، ۱۳۱۴ھ کی کتابت شدہ ہے، کاتب کا نام رحمان بخش ہے، فہرست مضامین ۱۳۱۵ھ میں لگائی گئی ہے اور یہ اصغر حسین متعلم دارالعلوم دیوبند کے قلم سے ہے۔

(۴۵۹/۵) تنبیہ الغافلین (۔۔۔)

ابو اللیث نصر بن محمد الفقیہ السمرقندی (م ۳۹۳ھ) کی تصنیف ہے، مختلف زبانوں میں اس کے ترجمے ہو چکے ہیں، اخلاق و تصوف میں ایک عمدہ کتاب سمجھی جاتی ہے، (۹۴) ابواب پر مشتمل ہے، بقول امام ذہبیؒ اس میں موضوع حدیثیں بکثرت ہیں جیسا کہ اس طرح کی کتابوں میں پہلے دور میں عموماً ہوتی تھیں۔

اوسط تقطیع کے (۲۳۰) صفحات میں پھیلی ہوئی ہے، ہر صفحہ میں (۱۹) سطریں ہیں، کتابت بہتر اور صاف ستھری ہے، کاغذ بوسیدہ میلا ہے، مرمت کے بعد لائق استفادہ

ہے، شروع کتاب میں فہرست مضامین لگی ہوئی ہے، سنہ کتابت درج نہیں ہے مگر اندازہ ہے کہ کئی سو سال پہلے کی مکتوبہ ہے، مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے مفتاح السعادہ ص۱۳۹ ج ۲۔

خصوص النعم شرح فصوص الحکم

(۶/۴۶۰) (۳/ ۵ و ۶)

شیخ محی الدین ابن عربی (م ۶۳۸ھ) کی تصنیف "فصوص الحکم" کافی شہرت رکھتی ہے، اور اس کی بہت سے علمانے شرحیں لکھی ہیں، ان میں ایک عمدہ شرح "خصوص النعم" ہے جو ایک ہندوستانی عالم باعمل کی لکھی ہوئی ہے، آپ کا نام علاء الدین علی بن احمد المہائمی (م ۸۳۵ھ) ہے، ضخامت (۶۵۱) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۵) سطریں ہیں، کتابت صاف ستھری اور روشن، متن کے لئے سرخ روشنائی استعمال کی گئی ہے اور شرح کے لئے سیاہ۔

شارح تمہید میں لکھتے ہیں کہ: "بہت سے شارحین کتاب درستی پانے اور چھلکے سے مغز علیحدہ کرنے میں کامیابی حاصل نہیں کر سکے اور نہ بعض جگہ ایسی شرح کر سکے کہ اصل کتاب سے اعتراض اٹھ جائے اور خلجان جاتا رہے، اس لئے میرے دوستوں نے ایک ایسی مکمل شرح لکھنے کی فرمائش کی جو اس ضرورت کو پورا کر دے، چنانچہ میں نے یہ خدمت انجام دی"

صاحب نزہۃ الخواطر لکھتے ہیں یہ شرح اپنی نظیر آپ ہے، سنہ کتابت درج نہیں ہے، سعد اللہ نام کی ایک مہر ہے جس میں ۱۱۶۱ھ کندہ ہے اور اس مہر کے نیچے کتاب کی قیمت درج ہے اور ۱۲۰۲ھ خریداری کا سال لکھ رکھا ہے، مصنف کے حالات کے لئے پڑھئے نزہۃ الخاطر ص۱۰۵ ج ۳، آپ کی تصنیف میں ایک عمدہ تفسیر اور متعدد کتب حدیث ہیں، نیز حالات کیلئے دیکھئے خزینۃ الاصفیاء ص۳۹ ج ۲، مآثر الاسرار ص۱۸۹ ج ۱۔

رسالہ مکیہ

(۷/۴۶۱) (۲۱ء)

قطب الدین الدمشقی (م سنہ) کا تصنیف کردہ ہے، کتاب کا سرسری مطالعہ بتاتا ہے

تصوف میں جامع اور عمدہ چیز ہے، تصوف کے لوازم، شیخ و مرید کے تعلقات روحانی پرہیز گی اخلاص، ذکر، غیر خدا سے اعراض، معرفت اور اخلاق و اعمال کی پاکیز گی پر دلنشیں بحث ہے، مصنف نے شروع میں لکھا ہے کہ یہ رسالہ میں نے مکہ مکرمہ میں لکھا اور پھر دمشق آکر اس میں قابل قدر اضافہ کیا، ۱۲۸۳ھ کا مکتوبہ ہے، کاتب کا نام عبدالوہاب ہے، مولانا خلیل احمد نے ۱۳۰۲ھ میں اس کا دو نسخوں سے مقابلہ کیا ہے، ضخامت (۱۹۳) صفحات، ہر صفحہ میں (۱۳) سطریں، کتابت معمولی، مگر صاف ستھری، کاغذ بوسیدہ، کہیں کہیں سے کرم خوردہ۔

ایضاً

(۸/۴۶۲) (۲۶ء)

یہ اس رسالہ مکیہ کا دوسرا قلمی نسخہ ہے جو عمدہ کتابت اور دیدہ زیب جدولوں سے مزین ہے کل اوراق (۷۷) ہیں، ہر صفحہ میں (۱۷) سطریں ہیں، عنوانات سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں تا کہ نمایاں رہیں، ۱۲۱۸ھ کا نوشتہ ہے، ہمزہ خاں نے رامپور میں کتابت کی ہے، کاغذ دیسی چکنا عمدہ ہے، اس کے شروع میں فہرست مضامین بھی بہت عمدہ لکھ کر لگی ہوئی ہے۔

الرسالۃ القشیریۃ فی التصوف

(۹/۴۶۳) (۳۴ء)

ابوالقاسم عبدالکریم بن ہوازن القشیری (م ۴۶۵ھ) نے اپنی زندگی میں صوفیاء کرام کی ایک جماعت کو ۴۳۷ھ میں تصوف سے متعلق ضروری باتیں لکھی تھیں، یہ رسالہ وہی ہے اس میں صوفیاء کرام کے عقائد، اس راستہ کے مشائخ کا تذکرہ، سلوک کے محاورات کی تشریح پھر زہد و یقین اور صبر و اخلاص کا بیان اور مریدین کے آداب وغیرہ کی تفصیل لکھی گئی ہے، مطبوعہ کتاب عام طور پر ملتی ہے۔

ہمارا یہ قلمی نسخہ اخیر سے ناقص ہے اس لئے سنہ کتابت وغیرہ درج نہیں مل سکا مصنف کے حالات کے لئے پڑھئے: شذرات الذہب ص۳۱۹ ج ۳

(۱۰/۴۶۴) رسالۃ التسویۃ بین الافادۃ والقبول (۲۸/۱)

یہ رسالہ شاہ محب اللہ الہ آبادی (م ۱۰۵۸ھ) کا تصنیف کردہ ہے، اس میں واجب و ممکن کی بحث ایک خاص انداز سے ہے، ابتدا یہاں سے ہے

"الحمد لمن وجد بکل ما وجد وسجد بکل ما سجد والصلوۃ والسلام علی من نطق بہ واصطفاہ۔"

یہ رسالہ مصنف نے ۱۰۵۰ھ میں لکھا ہے، مصنف کو بعضوں نے ضال و مضل کہا ہے اور بعضوں نے عارف باللہ، اس رسالہ میں کل سات اوراق ہیں اور ہر صفحہ میں (۱۴) سطریں ہیں، کتابت صاف ستھری۔

اس رسالہ کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ مصنف کے قلم کا لکھا ہوا ہے، جن صاحب کو مصنف نے پیش کیا ہے ان کی لوح پر تحریر موجود ہے، اور اس میں صراحت ہے کہ ۱۰۵۹ھ میں مجھے یہ مرحمت فرمایا گیا، اور یہ خود مؤلف کے قلم سے ہے اور اخیر میں بھی صراحت ہے، مصنف کے حالات کے لئے پڑھئے نزہۃ الخواطر ص ۳۲۲ ج ۵۔

(۱۱/۴۶۵) روضۃ العلماء (۲۶/۱ و ۲۷)

ابو علی حسین بن یحیی الزندوسی البخاری (م ۔۔۔ھ) کی تصنیف ہے، مصنف کا بیان ہے کہ پہلے مسائل فقہیہ اور آیات و احادیث کے حکم سے یہ کتاب خالی تھی، اہل علم کے تقاضا پر بعد میں یہ چیزیں بڑھائی گئی ہیں، گویا یہ جدید محنت کا نتیجہ ہے، پوری کتاب ایک سو چھ ابواب پر مشتمل ہے اور ہر باب کسی نہ کسی نئے عنوان پر ہے، انسانی زندگی سے متعلق غالباً کوئی گوشہ ایسا نہیں رہ گیا ہے جس پر روشنی کتاب و سنت سے نہ ڈالی گئی ہو، علم کی فضیلت سے کتاب شروع کی گئی ہے، یہ قلمی کتاب ہمارے یہاں دو جلدوں میں مجلد ہے، ضخامت (۳۱۸)

صفحات، ہر صفحہ میں (۲۳) سطریں، تقطیع بڑی، کتابت عمدہ، سنہ کتابت اور کاتب کا نام درج نہیں۔

(۱۲/۴۶۶) شرح فصوص الحکم جامی (۳۰/۱ و ۲۳۱ و ۲۴)

شیخ اکبر ابن عربی (م ۶۳۸ھ) کی فصوص الحکم ایک مشہور کتاب ہے جس کے متعلق خود ان کا بیان ہے کہ خواب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی نام سے عطا کی، اس کی متعدد علماء نے شرحیں لکھی ہیں، ان شارحین میں مولانا عبد الرحمن جامی (م ۸۹۸ھ) بھی ہیں، آپ نے لکھا ہے کہ فصوص کا متعدد مرتبہ مطالعہ کیا، میں نے محسوس کیا اسے حل ہونا چاہئے چنانچہ میں نے اس کی شرحیں جمع کیں اور بار بار ان کا مطالعہ کیا اور پھر اس اثنا میں جو کچھ میں نے بھی بطور خود سمجھا سب کی مدد سے یہ شرح میں نے لکھی، ان کی یہ شرح مصر و ہندوستان دونوں جگہ چھپی ہے اور وہ پرانے کتب خانوں میں ملتی ہے، یہ شرح جامیؒ نے ۸۹۶ھ میں لکھی تھی۔

اس شرح کے ہمارے کتب خانہ میں تین قلمی نسخے ہیں، ایک ۳۰/۱ پر جو (۲۷۷) اوراق میں بڑی تقطیع پر ہے، جس کے ہر صفحہ میں (۱۹) سطریں ہیں، کاغذ موٹا دستی ساخت کا ہے، کتابت صاف ستھری ہے، متن کو سرخ لکیر ڈال کر نمایاں کیا گیا ہے، سنہ کتابت درج نہیں ہے، لیکن شروع کتاب میں ایک مالک کی یہ تحریر ہے کہ مجھے یہ نسخہ اس وقت ملا کہ جب اورنگ زیب عالمگیرؒ نے بلاد دکن فتح کیا، اور بیجاپور کو دار السلطنت بنایا، اور یہ ۱۰۹۷ھ کے اخیر کا واقعہ ہے، دستخط بہار الدین محمد بایزید نام کا ہے، اس تحریر سے معلوم ہوا کہ یہ نسخہ اس سے بہت پہلے کا لکھا ہوا ہے، اس کا نام اس پر نقد النصوص شرح الفصوص لکھا ہوا ہے۔

دوسرا نسخہ مخطوطات تصوف عربی ۲۴/۱ پر ہے، یہ بھی مکمل نسخہ ہے اور بڑی تقطیع کے (۲۴۴) اوراق پر ہے۔ تیسرا نسخہ ۲۳/۱ و ۳۳/۱ پر ہے، یہ چھوٹی تقطیع پر ہے اس کے (۳۱۶) اوراق ہیں اور یہ ۱۱۹۸ھ کا نوشتہ ہے، خوشخط اور دیدہ زیب جدولوں سے مزین ہے، مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے عین الحیات ترجمہ رشحات ص ۱۰۶، اور الشقائق النعمانیۃ علی ہامش ابن خلکان ص ۴۹۳ ج ۱۔

شرح فصوص الحکم

(۱۳/۴۶۷) (۱۱)

اس شرح کے مصنف کا نام درج نہیں ہے، ہمارے یہاں جو شرحیں ہیں ان میں سے کسی سے نہیں ملتی، نہ عبدالغنی نابلسی کی شرح سے اور نہ شیخ داؤد بن محمد قیصری (م ۷۵۱ھ) سے، اخیر سے ناقص ہے، اس پر حواشی بہت کافی چڑھے ہوئے ہیں، اس کے کوئی سو اوراق سے زیادہ ہوں گے، ہر صفحہ میں اکیس سطریں ہیں، سنہ کتابت درج نہیں ہے لیکن کاغذ سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ نسخہ بھی بہت قدیم ہے، فصوص الحکم کی جن حضرات نے شرح لکھی ہے اس کے لئے دیکھئے کشف الظنون ج ۲ ص ۹۲ .

شرح عین العلم

(۱۴/۴۶۸) (۲۲)

عین العلم وزین الحلم نامی کتاب جس کے مصنف کے باب میں اختلاف ہے، ملا علی قاری (م ۱۰۱۴ھ) نے اس کی یہ عمدہ شرح لکھی ہے اور اس کی افادیت عام کر دی ہے، اس کے بیس ابواب ہیں اور سب مفید عنوانات اور مضامین پر مشتمل ہیں، اس کے مطبوعہ نسخے بھی ملتے ہیں، ہمارا یہ قلمی نسخہ چھوٹی تقطیع پر ہے اس کے کل اوراق (۵۱۹) ہیں اور ہر صفحہ میں (۱۹) سطریں ہیں، سنہ کتابت درج نہیں ہے، شارح کے حالات کے لئے دیکھئے خلاصۃ الاثر فی اعیان القرن الحادی عشر ص ۱۸۵ ج ۳.

الطریقۃ المحمدیہ

(۱۵/۴۶۹) (۳۰ و ۳۱)

محمد پیر علی المعروف بہ برکلی (م ۹۸۱ھ) کی تصنیف ہے، یہ کئی ابواب پر منقسم ہے، اور ہر باب کے تحت متعدد فصلیں ہیں، پھر تمام ابواب عمدہ مضامین پر مشتمل ہیں، سنہ ۹۸۰ھ میں یہ تصنیف ہوئی ہے، اس کی شرحیں بھی لکھی گئی ہیں اور اس کا اختصار بھی کیا گیا ہے، یہ کتاب مطبوعہ ملتی ہے.

ہمارا یہ قلمی نسخہ چھوٹی تقطیع پر ہے، کوئی سو اوراق ہوں گے، ہر صفحہ میں (۲۱) سطریں ہیں کاغذ باریک چکنا ہے، سنہ ۱۰۷۹ھ کا کتابت شدہ ہے، حواشی بھی جگہ جگہ ہیں اور بین السطور بھی.

دوسرا نسخہ بھی چھوٹی ہی تقطیع پر ہے، اس پر بھی اوراق کے نمبر نہیں ہیں، اس کے ہر صفحہ میں (۱۷) سطریں ہیں، مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے حدائق حنفیہ ص ۳۸۳ .

عین العلم

(۱۶/۴۷۰) (۴۳ و ۱۵)

اس کے مصنف کے باب میں اختلاف ہے، ملا علی قاری (م ۱۰۱۴ھ) نے ابن حجرؒ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ یہ کسی ہندوستانی فاضل کی تصنیف ہے، بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ علماء بلخ میں سے کسی عالم کی کاوش کا نتیجہ ہے اور صاحب کشف الظنون کا بیان ہے کہ بعض لوگوں نے تیقن کے ساتھ لکھا ہے کہ اس کے مصنف علامہ محمد بن عثمان بن عمر البلخی الحنفی ہیں جنہوں نے نحو کی کتاب دانی نامی لکھی ہے، کتاب بہت مختصر ہے اس طرح کہ چیستاں بن گئی ہے.

ہمارے یہاں اس کے دو قلمی نسخے ہیں ایک نمبر ۴۳ پر ہے جو ۱۲۳۰ھ کا کتابت شدہ ہے، اس کے اوراق (۲۶۳) کاغذ عمدہ دستی ہے، شروع میں دو تین ناموں کی مہر پڑی ہوئی ہے، تقطیع بڑی کتابت دیدہ زیب اور جدولیں نفیس ہیں، کاتب کا نام حیدر حسن، دوسرا نسخہ ۱۵ پر ہے، اس کے کوئی ۷۵ - ۸۰ اوراق ہوں گے، ہر صفحہ میں (۹) سطریں ہیں، کتابت صاف ستھری ہے، علی محمد نامی اس کے کاتب ہیں، سنہ ۱۲۴۰ھ کا نوشتہ ہے، تقطیع چھوٹی ہے محمد بن عثمان بلخی (م ۸۳۰ھ) کیلئے دیکھئے معجم المولفین ج ۱۰ ص ۲۸۴ -

فصوص الحکم

(۱۷/۴۷۱) (۱ و ۲)

شیخ اکبر محی الدین ابن عربی (م ۶۳۸ھ) علمی دنیا میں کسی تعارف کے محتاج نہیں، ان کا بیان ہے کہ یہ کتاب خواب میں مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملی ہے، ابن عربی کے متعلق جو دو طرح کے متضاد خیالات پائے جاتے ہیں وہ بھی ظاہر ہے اس کی متعدد شرحیں لکھی گئی ہیں، یہ قلمی نسخہ دو جلدوں میں مجلد ہے، مجموعی ضخامت (۴۸۵) اوراق ہیں، تقطیع بڑی ہے، مگر ہر صفحہ میں صرف سات سطریں ہیں کاتب کا نام غلام محمد ہے، سنہ ۱۱۱۳ھ کی لکھی ہوئی ہے، کاغذ دستی موٹا دبیز ہے، بین السطور حواشی بھی

اس میں کل (۲۷) فصل ہیں، مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے الطبقات الشافعیۃ الکبریٰ للشعرانی ۱۶۳

(۴۶۲/۱۸) القول الجمیل

تصنیف امام شاہ ولی اللہ دہلوی (م ۱۱۷۶ھ) مشہور اور مقبول عام کتاب ہے، چشتیہ، قادریہ اور نقش بندیہ طریقت سے مصنف نے جو کچھ استفادہ کیا تھا اس کا خلاصہ فصل وار اس میں بیان کر دیا ہے، بیعت کی حقیقت اور یہ کہ بیعت سنت ہے یا مستحب، پھر اشغال واذکار، اور عملیات کا تذکرہ ہے یہ کتاب تصوف فارسی میں نمبر ۳۲ پر دوسری فارسی کتابوں کے ساتھ ہے۔ شاہ صاحبؒ کے حالات کے لئے دیکھئے نزہۃ الخواطر ۲۹۸/۶

(۴۶۳/۱۹) کبریت احمر (۱۲ق)

درود و سلام کا مجموعہ ہے، اس کے جامع کا نام درج نہیں ہے، کتابت دیدہ زیب ہے، ضخامت گیارہ اوراق اور ہر صفحہ میں دس سطریں، یہ ۱۲۱۶ھ سے پہلے کا لکھا ہوا ہے، اخیر صفحہ پر ایک صاحب نے اس کے پڑھنے کی ترکیب بھی لکھ رکھی ہے، تقطیع اوسط ہے۔

(۴۷۱/۲۰) کتاب الاربعین فی اصول الدین (۲ق)

یہ امام غزالی (م ۵۰۵ھ) کی تصنیف ہے، معارف، اعمال ظاہرہ، اخلاق مذمومہ اور اخلاق محمودہ، ان چار عنوانات میں ہر ایک کی دس قسمیں قرار دی ہیں اور اس طرح ان چالیس قسموں کی اس کتاب میں تفصیل بیان کی ہے، کتاب مفید اور مؤثر ہے اور انسانی عقائد و اعمال اور اخلاق پر حاوی، پوری کتاب (۲۱۶) اوراق میں پھیلی ہوئی ہے، ہر صفحہ میں گیارہ (۱۱) سطریں ہیں، کتابت عمدہ ہے، عنوانات سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں، یہ قلمی نسخہ رجب ۱۲۲۹ھ کا کتابت شدہ ہے، کاتب محمد حسین ابن شیخ محمد اسماعیل ساکن بخت ہیں، مصنف کے حالات کیلئے دیکھئے طبقات الشافعیۃ الکبریٰ ج ۴ ص ۱۰۱۔

(۴۷۵/۲۱) کتاب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ وسلم (۲۹ق)

محمود بن محمد ابن ابراہیم الشافعی (م ؟) یہ کتاب بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام کے بیان میں ہے، پوری کتاب دس فصلوں پر مشتمل ہے، شروع میں مؤلف کا اجازت نامہ بھی درج ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مؤلف آٹھویں صدی ہجری کے عالم ہیں، کیونکہ اس اجازت نامہ پر ۱۳ شوال ۷۵۴ھ درج ہے۔

یہ نسخہ مولوی محی الدین جعفری زینبی الہ آبادی نے ۱۳۲۳ھ میں نقل کیا ہے، اور دارالعلوم دیوبند میں یہ نسخہ ان کا ہی وقف کردہ ہے، ضخامت (۹۷) صفحات، ہر صفحہ میں (۲۹) سطریں، کتابت صاف ستھری، تقطیع اوسط

(۴۷۶/۲۲) الکلام المنجی برد ایرادات البرزنجی (۹ق)

یہ مولانا وکیل احمد سکندرپوری (م ۱۳۲۲ھ) کی تصنیف ہے، مجدد الف ثانی (م ۱۰۳۴ھ) کاملین اولیاء اللہ میں تھے اور بدعت سے نفور تھے اور اشاعت دین میں سرگرم، آپ کے مکتوبات کئی جلدوں میں چھپے ہوئے عام طور پر ملتے ہیں، آپ کے ان مکتوبات میں چند ادھورے مکتوب کا اقتباس کاٹ چھانٹ کر ایک گجراتی اور دوسرے حیدرآبادی عالم نے عربی میں ڈھالا اور مکہ مکرمہ بھیج کر برزنجی سے جو مائل بہ بدعت تھے مجدد صاحب کے خلاف کفر کا فتوی حاصل کیا، کسی اور عالم نے اس کی تائید نہیں کی، جب اہل حق کو اس کا علم ہوا تو انہوں نے پوری تفصیل علماء مکہ کو لکھ کر مجدد صاحب کی تبرئیت کا فتوی حاصل کیا، مولانا سکندرپوری نے برزنجی کے فتوی کا رد لکھا ہے جیسا کہ نام سے ظاہر ہے، یہ قلمی نسخہ مؤلف کے قلم کا لکھا ہوا ہے اور اسی سے مطبوعہ نسخہ کی کتابت ہوئی ہے، اس کی ضخامت (۲۹۴) صفحات ہے، ہر صفحہ میں (۱۱) سطریں، مولانا وکیل احمد شہیر فقیہ مولانا عبدالحلیم فرنگی محلی (م ۱۲۸۵ھ) کے شاگردوں میں تھے۔ مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے نزہۃ الخواطر ۵۱۶/۸

. . .

(۲۳/۴۷۸) مجموعۂ رسائل (مـ۳۳)

اس جلد میں کئی چہل حدیث ہیں، ایک رسالہ اشارہ سبابہ پر ہے، اس کے علاوہ اس میں انشار الدوائر، مرآۃ العارفین، مقدمۂ قیصری اور شرح فصوص الحکم کا ایک حصہ ہے، یہ مجموعہ ۱۰۹۵ھ کا مکتوبہ ہے، کتابت عمدہ اور نفیس ہے، تقطیع اوسط ہے۔

(۲۴/۴۷۹) مصطفیٰ من قوت القلوب نصف آخر (مـ۱)

قوت القلوب ابو طالب مکی (م ۳۸۶ھ) کی تصنیف ہے، کتاب عام طور پر مطبوعہ بھی ملتی ہے، صوفیاء کے طبقہ میں کتاب مقبول ہے۔ بعض علماء کا بیان ہے کہ علم تصوف کے حقائق و دقائق میں اس سے بہتر کتاب نہیں لکھی گئی۔

اس کتاب کا بعض علماء نے اختصار کیا ہے، ان میں ابو عبداللہ محمد بن ابی محمد بن محمد بن ظفر المکی (م ۵۶۵ھ) بھی ہیں، یہ قلمی حصہ اسی اختصار کا نصف آخر ہے جو مصطفیٰ من قوت القلوب کے نام سے موسوم ہے، یہ حصہ شرح مقام رضا سے لیکر اخیر تک ہے، سنہ کتابت درج نہیں ہے مگر مختلف عالموں کے دستخط ہیں اور ان کے نیچے تاریخ بھی ہے، ان تاریخوں میں سب سے مقدم ۱۱۲۶ھ ہے، کتاب یقیناً اس سے پہلے کی کتابت شدہ ہے، ضخامت (۱۳۰) اوراق، کتابت صاف ستھری، ہر صفحہ میں (۲۵) سطریں ہیں، کاغذ دبیز ہے، ابو طالب مکی کے حالات کے لئے دیکھئے مفتاح العارفین از عبدالفتاح بن نعمان قلمی [illegible] ابن خلکان ص۴۹۱۔

(۲۵/۴۸۰) المعارف فی شرح العوارف (مـ۱۳)

عوارف المعارف، شیخ شہاب الدین سہروردی (م ۶۳۲ھ) کی مشہور و مقبول تصنیف ہے، فن تصوف میں اونچی کتاب شمار ہوتی ہے، ہندوستان کے سلسلۂ چشتیہ کے مشہور بزرگ

مولانا عبدالقدوس ردولوی ثم گنگوہی (م ۹۴۵ھ) نے المعارف کے نام سے ۹۱۱ھ میں اس کی متوسط درجہ کی شرح لکھی تھی، یہ سکندر شاہ بن بہلول شاہ لودی کا زمانہ تھا، اس شرح کے لکھوانے میں سید احمد ملتانی کی سعی کا بڑا دخل ہے۔

"م" سے متن اور "ش" سے شرح مراد ہے، یہ دونوں حرف سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں، اس کی ضخامت کوئی سوا سو اوراق ہے، کاغذ عمدہ چکنا ہے، کتابت نفیس جاذب نظر، سنہ کتابت اور کاتب کا نام درج نہیں، تقطیع کلاں، ہر صفحہ میں (۱۹) سطریں، شارح کے حالات کیلئے پڑھئے نزہۃ الخواطر ج۴ ص۱۹۸ اور ماتن کے لئے شذرات الذہب ج۵ ص۱۵۳۔

(۲۶/۴۸۱) وحدۃ الوجود (مـ۱)

یہ کتاب ملا علی قاری (م ۱۰۱۴ھ) کی تصنیف ہے، مصنف نے لکھا ہے کہ ایک صاحب حال کی طرف یہ سوال پیش ہوا کہ بعض جاہل صوفیاء اپنے مریدے کلمۂ توحید کی تلقین کے وقت کہتے ہیں کہ تم اس بات کا اعتقاد رکھو کہ تمام اشیاء اپنے باطن کے اعتبار سے متحد مع اللہ ہیں اور اپنے ظاہر کے اعتبار سے اس سے مغائر ہیں اور برابر ہیں، میں نے کہا کہ یہ قول وحدۃ الوجود یا اتحاد کی طرف مائل ہے اور ظاہر البطلان ہے، پھر کچھ دوستوں نے مجھ سے درخواست کی کہ میں اس کی وضاحت کروں، چنانچہ میں نے اس کی تعمیل میں یہ رسالہ لکھا۔

اس میں ابن عربی شیخ اکبر پر مضبوط رد کیا گیا ہے اور جو لکھا ہے مدلل لکھا ہے، یہ رسالہ کوئی سوا اوراق میں پھیلا ہوا ہے، ہر صفحہ میں (۱۳) سطریں ہیں، کتابت صاف ستھری ہے، تقطیع اوسط، کاغذ عمدہ، سنہ کتابت درج نہیں ہے، رسالہ معلومات افزا ہے، مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے خلاصۃ الاثر ص۱۸۵ ج۳، اور حدائق الحنفیہ ص۳۹۹۔

. . .

تصوّف فارسی

(۴۸۲/۲۷) الارشاد الی من افسد العباد (۵۹)

یہ مختصر رسالہ مولوی محمد غوث نے ۱۳۰۱ھ میں ایک بدعتی کے جواب میں لکھا ہے، مولوی عبدالقادر بدایونی نے حضرت مجدد الف ثانی کے خلاف استفتا مرتب کرکے جواب لکھوایا، اس کا جواب مولوی عبداللہ صاحب نے دیا، اس کے رد میں بدعتی گروپ کی طرف سے "فلاح العباد" کے نام سے ایک رسالہ شائع ہوا، یہ رسالہ الارشاد در اصل اسی فلاح العباد کا جواب ہے، اس میں مجدد الف ثانیؒ کی طرف سے جواب دیا گیا ہے، جو کچھ بھی لکھا ہے مدلل لکھا ہے، یہ رسالہ کل سولہ صفحات کا ہے، ہر صفحہ میں (۲۱) سطریں ہیں، تقطیع چھوٹی ہے، کتابت صاف ستھری، مصنف کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔

(۴۹۳/۲۹) اسرار الاولیاء (۶۰)

یہ در اصل خواجہ فریدالدین گنج شکر (م ۶۶۴ھ) کے ملفوظات ہیں جن کو آپ کے ایک مرید باصفا بدرالدین نامی نے بائیس فصلوں میں سلیقہ سے مرتب کیا ہے، یہ قلمی نسخہ (۲۱) صفحات پر مشتمل ہے، ہر صفحہ میں (۱۷) سطریں ہیں، کتابت معمولی ہے، کاغذ موٹا دیسی ہے، دسمبر ۱۸۴۶ء کا یہ نسخہ کتابت شدہ ہے، خواجہ صاحب کے حالات کے لئے پڑھئے اخبار الاخیار ص۵۲، انوار العارفین ص۱۹۲۔

(۴۸۴/۲۹) افضل الفوائد (۶۱)

مشہور فارسی شاعر امیر خسرو (م ۷۲۵ھ) حضرت نظام الاولیاء (م ۷۲۵ھ) کے مرید باصفا تھے، زیر نظر کتاب میں آپ نے اپنے مرشد کے ملفوظات یکجا کردیے ہیں، ذی الحجہ ۶۸۳ھ سے لیکر ذیقعدہ ۶۸۵ھ دو سال کی ان مجلسوں کے ملفوظات اس میں آگئے ہیں جن میں امیر خسرو شریک ہوئے، ملفوظات کا دوسرا حصہ آخیر سے ناقص ہے، یہ دوسرا حصہ ۶۸۱ھ سے ۶۸۹ھ کی مختلف مجلسوں سے متعلق ملفوظات عالیہ ہیں، یہ بڑے سائز کے کوئی ڈیڑھ سو صفحات پر پھیلا ہوا ہے، کاغذ موٹا دبیز ہے، ہر صفحہ میں (۱۷) سطریں

ہیں، سنہ کتابت اور کاتب کا نام درج نہیں ہے۔ کتابت صاف ستھری ہے، امیر خسرو کے حالات کے لئے دیکھئے حیات خسرو از شبلی نعمانی، و حدیقۃ الاولیاء ص ۳۸، اخبار الاخیار ص ۹۹، اور نظام الاولیاء کے حالات کے لئے دیکھئے اخبار الاخیار ص ۵۴۔

(۳۰/۴۸۵) امداد السلوک (ص ۶۰)

یہ رسالہ مکیہ کا ترجمہ ہے جسے امام ربانی مولانا رشید احمد گنگوہی (م ۱۳۲۳ھ) نے حافظ ضامن شہید تھانوی (م ۱۲۷۴ھ) کے ارشاد سے کیا ہے، حضرت مترجم نے صراحت کر دی ہے کہ ترجمہ میں الفاظ کی پابندی نہیں کی گئی ہے، بہر فصلوں کی ترتیب، مجمل کی تفصیل، مکررات کا حذف اور مناسب تغیرات مترجم کی طرف سے ہے، نام امداد اپنے مرشد حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی (م ۱۳۱۷ھ) کی یادگار کے طور پر ہے۔

صفحات (۹۸)، ہر صفحہ میں (۱۰) سطریں، کتابت صاف ستھری، یہ قلمی نسخہ ذیقعدہ ۱۲۹۷ھ کا کتابت شدہ ہے، اس پر حضرت گنگوہی کے دستخط ثبت ہیں، یہ چھپا ہوا رسالہ عام طور پر ملتا ہے، مترجم کے حالات کے لئے دیکھئے تذکرۃ الرشید از مولانا عاشق الٰہی میرٹھی، اور حافظ ضامن شہید کے حالات کے لئے دیکھئے انوار العارفین ص ۲۵۲۔

(۳۱/۴۸۶) انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ و دیگر رسالے (ص ۲۴)

یہ رسالہ حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی (م ۱۱۷۶ھ) کا تالیف کردہ ہے، اس میں آپ نے تصوف کے مختلف مکتب فکر کے سلسلوں کا تذکرہ فرمایا ہے، اس طرح مشہور سلسلوں کا خاصہ تعارف ہوگیا ہے، یہ رسالہ مطبوعہ عام طور پر ملتا ہے، یہ رسالہ (۴۳) اوراق میں پھیلا ہوا ہے، اور ہر صفحہ میں (۲۱) سطریں ہیں، کتابت عمدہ ہے سنہ کتابت درج نہیں، اس کے ساتھ یہ رسالے بھی ملے

(۱) رسالہ وحدت الوجود والشہود از شاہ ولی اللہؒ (دس اوراق میں ہے)

یہ رسالہ دراصل شاہ ولی اللہ دہلویؒ کا ایک خط ہے جو آپ نے آفندی اسماعیل بن الرومی ثم المدنی کے اس خط کے جواب میں لکھا ہے جس میں انہوں نے پوچھا ہے کہ وحدت وجود اور وحدت شہود کسے کہتے ہیں اور ان میں کیا فرق ہے، وحدتِ وجود کے قائل تو شیخ اکبر ابن عربی تھے اور وحدتِ شہود کے مجدد الف ثانی تھے۔

~~~

(۲) کلمات الحق در بیان وحدتِ وجود و وحدتِ شہود (از غلام یحییٰ بہاری) جو

بڑی تقطیع کے بارہ اوراق میں پھیلا ہوا ہے، دیباچہ میں لکھتے ہیں کہ لکھنؤ میں تعلیم پائی، وہاں سے دہلی آکر حضرت مرزا جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور دن رات آپ کی خدمت میں رہنے لگا۔ ———— آپ کے ایماء پر میں نے یہ رسالہ ۱۱۸۴ھ میں لکھا، چنانچہ شروع رسالہ میں حضرت مرزا صاحبؒ کی تصدیق بھی ثبت ہے۔

~~~

(۳) فیض الحق ملقب بہ دمغ الباطل از شاہ رفیع الدین دہلوی (م ۱۲۳۳ھ)

تمہید میں شاہ رفیع الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا ہے کہ میرا تعلق نسبی خاندان ولی اللّٰہی سے ہے، شاہ عبد العزیز دہلوی سے تحصیل علم کیا، ۱۲۰۴ھ میں کلمات الحق رسالہ دیکھنے میں آیا جس میں والد بزرگوار کے رسالہ پر جگہ جگہ اعتراض ہے یا اس مسلک کے ماننے والوں پر، چنانچہ یہ اس کا مفصل جواب ہے، قلم میں بڑا زور اور زبان میں بڑی سلاست ہے، آپنے اس مسئلہ پر ایک ضخیم کتاب لکھدی ہے، یہ بڑی تقطیع کے (۲۸۳) اوراق میں ہے، ان چاروں کتابوں کی کسی ایک ہی شخص نے کتابت کی ہے، کتابت عمدہ ہے، اور ہر صفحہ میں (۲۱) سطریں ہیں، سنہ کتابت کہیں درج نہیں، شروع میں مفتی سعد اللہ مراد آبادی (م ۱۲۹۴ھ) کی مہر ہے اور قلمی تحریر بھی ہے، اس پر رجب ۱۲۷۹ھ تاریخ پڑی ہوئی ہے، اس سے معلوم

ہوا، اس سال یا اس سے پہلے کے یہ رسالے کتابت شدہ ہیں شیخ ولی اللہ کے حالات کے لئے دیکھئے نزہۃ الخواطر، غلام یحییٰ بہاری کیلئے ... اور شاہ رفیع الدین کے لئے ...

(۴۸۷/۳۲) بحر الحقائق (۱۰۷/ف)

یہ رسالہ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی (م ۶۳۳ھ) کا لکھا ہوا ہے، خواجہ قطب الدین خواجہ معین الدین سنجری چشتی اجمیری (م ۶۳۳ھ) کے مرید تھے اور ممتاز خلیفہ، زیر نظر تحریر مرشد نے لکھوائی تھی اور مرید نے قلم بند کیا تھا، یہ رسالہ (۷۹) اوراق میں پھیلا ہوا ہے، ہر صفحہ میں پندرہ سطریں ہیں، اور یہ ۱۱۹۵ھ کا کتابت شدہ ہے، کتابت صاف ستھری ہے، بختیار کاکیؒ کے حالات کے لئے دیکھئے اخبار الاخیار ص ۲۵، حدیقۃ الاولیا ص ۳۰، اور خواجہ معین الدین چشتی کے حالات کے لئے دیکھئے اخبار الاخیار ص ۲۲۔

(۴۸۸/۳۳) بحر السعادت (۶۷/ف)

یہ حاجی تاج الدین محمد ہراس بن محمد بن ابراہیم الگازرونی (م ـــ) کی تصنیف ہے، یہ کتاب بارہ ابواب پر منقسم ہے اور ہر باب میں متعدد فصلیں ہیں، ان میں عبادات، اخلاق، اور طہارت کا مفصل بیان ہے، ۸۱۰ھ میں یہ تصنیف کی گئی، ضخامت (۲۷۹) اوراق، ہر صفحہ میں (۲۵) سطریں ہیں، کتابت صاف ستھری۔

(۴۸۹/۳۴) بیان التوحید (۱۲۹/ف)

بحر العلوم مولانا عبد العلی فرنگی محلی (م ۱۲۲۵ھ) کا یہ قیمتی رسالہ مسئلۂ وحدۃ الوجود پر ہے بڑے سائز کے (۱۸) اوراق میں ہے، اس کے ہر صفحہ میں (۱۵) سطریں ہیں، کتابت صاف ستھری ہے، ذی قعدہ ۱۲۸۳ھ کا کتابت شدہ ہے، بحر العلوم کے حالات کے لئے پڑھئے تذکرہ علمائے فرنگی محل ص ۱۳۰، نزہۃ الخواطر ۲۸۳/۷

(۴۹۰/۳۵) تحفۃ النصائح (منظوم) (۲۵/ف)

یہ منظوم رسالہ شیخ محمود نصیر الدین دہلوی (م ۷۵۷ھ) کے کسی مرید نے لکھا ہے، نام کہیں مل نہ سکا، مختلف عنوان پر یہ اشعار کہے گئے ہیں جو سب کے سب نصیحت آموز ہیں، پہلا شعر یہ ہے ؎

حمدے بگویم بے عدد مر خالق جن و بشر ٭ کردہ معلق آسمان ہم اقتران شمس و قمر

ضخامت (۳۲) اوراق، تقطیع بڑی، شیخ محمود نصیر الدین کے حالات کے لئے دیکھئے اخبار الاخیار ص ۸۰۔

(۴۹۱/۳۶) تذکرۃ الاولیاء (۱۷/ف و ۱۸/ف)

یہ کتاب خواجہ فرید الدین عطار نیشاپوری (م ۶۲۷ھ) کی تالیف ہے، اس میں چھیانوے اولیاء کے تذکرے ہیں، مورخانہ رنگ کے بجائے تصوف کا رنگ غالب ہے، ضخامت (۴۰۵) اوراق ہیں، ہر صفحہ میں (۲۱) سطریں، کتابت صاف ستھری، کاتب قاضی محمد حسین سنہ ۱۱۸۰ھ کی کتابت شدہ ہے، ضخیم ہونے کی وجہ سے دو جلدوں میں مجلد ہے، مؤلف کے حالات کے لئے دیکھئے خزینۃ الاصفیا ص ۲۶۳۔

(۴۹۲/۳۷) ترجمہ عین العلم (۵۹/ف)

عین العلم محمد بن عثمان کی مشہور کتاب ہے جو پہلے عربی میں تھی، مولانا حاجی رفیع الدین مراد آبادی (م ۱۲۲۳ھ) نے ۱۲۰۶ھ میں اس کا فارسی ترجمہ کیا تاکہ ہر شخص اس سے استفادہ کر سکے، مترجم کے دور میں ہندوستان کی علمی زبان عام طور پر یہی تھی، ترجمہ مطلب خیز کیا گیا ہے، بلکہ جگہ جگہ ضروری تشریح بھی کی ہے، مترجم نے یہ ترجمہ شوال ۱۲۰۶ھ میں مکمل کیا اور ترجمہ کے وقت ملا علی قاری (م ۱۰۱۴ھ) اور حافظ فخر الدین دہلوی کی شرح

عین العلم سامنے رکھی ہے اور احیاء العلوم امام غزالی بھی۔

ضخامت (۲۲۳) اوراق، ہر صفحہ میں گیارہ سطریں، عنوان و ابواب سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں، مترجم کے حالات کے لئے دیکھئے حدائق الحنفیہ ص۴۶۳، نزہۃ الخواطر ص۶۴ ج ۴۔

۴۹۳/۳۸ (۱) **توصیل المرید الی المراد** (۱۳۱)

(فی بیان الاحزاب و الاوراد)

(۲) **تسلیۃ المصاب لنیل الاجر و الثواب**

شیخ عبدالحق محدث دہلوی (م ۱۰۵۲ھ) کی تصنیف ہے، دیباچہ میں شیخ نے صراحت کی ہے کہ بعض طالبان دین کی خواہش کی تکمیل میں یہ رسالہ لکھا گیا ہے، اور وہی چیزیں لکھی گئی ہیں جو کاتب حروف کے عمل میں آچکی ہیں، اوراد و اذکار پر یہ ایک عمدہ رسالہ ہے، سائز بڑا ہے، ضخامت (۲۳) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۵) سطریں، کتابت صاف ستھری، یہ رسالہ حیدرآباد میں ۱۲۸۶ھ میں نقل کیا گیا ہے۔

دوسرا رسالہ بھی اسی سائز پر ہے اور اس کی بھی یہی ضخامت ہے۔ مؤلف کے حالات کے لئے دیکھئے اخبار الاخیار ص۳۱۱، حدیقۃ الاولیاء ص۱۰۴، اور خزینۃ الاصفیاء ص۱۶۴ ج ۱۔

(۴۹۴/۳۹) **جواہر نفیسہ** (۱۳۰)

محمد ناصر افضلی الہ آبادی (م ۱۱۶۳ھ) کی تصنیف ہے، آپ شیخ محمد یحیی المعروف بہ شیخ خوب اللہ الہ آبادی (م ۱۱۴۴ھ) کے فرزند ارجمند تھے، آپ نے یہ کتاب ۱۱۲۰ھ میں لکھی، اس میں تصوف کے مسائل کم ہیں، عملیات اور مختلف حاجتوں کی دعائیں زیادہ ہیں دسیوں طرح کی نمازوں کا طریقہ ہے جو کتاب و سنت میں نہیں، اس کتاب کے ساتھ دوسرے اسی طرح کے دو اور رسالے مصنف کے لگے ہوئے ہیں، کتاب صاف ستھری ہے، ہر صفحہ

میں (۱۹) سطریں ہیں۔ ضخامت کوئی ڈیڑھ سو صفحات ہوں گے، تقطیع اوسط ہے، ایک رسالہ درمیان میں مولانا فاخر الہ آبادی (م ۱۱۶۴ھ) مدرس دائرۂ اجملیہ کا بھی لگا ہوا ہے جو انہوں نے رجب ۱۱۴۹ھ میں لکھا ہے، اس میں اسم اعظم کی خاصیت اور کشائش رزق کے مختلف عمل مذکور ہیں، شیخ خوب اللہ کے حالات کے لئے دیکھئے مآثر الکرام دفتر ثانی موسوم بہ سرو آزاد ص۲۱۱ یا انوار العارفین ص۴۷۹، اور مولانا فاخر کے حالات کے لئے پڑھئے سرو آزاد ص۲۱۲۔ یا انوار العارفین ص۴۶۵، اور ناصر افضلی کے لئے سرو آزاد ص۲۱۹۔

(۴۹۵/۴۰) **حواشی نفحات الانس** (۸)

"نفحات الانس" مولانا جامی (م ۸۹۸ھ) کی مشہور تصنیف ہے، اس کے شروع میں مصنف نے وحی، ولایت، توحید، معجزہ، کرامت، استدراج اور اس طرح کی دوسری کارآمد چیزوں پر بحث کی ہے، پھر بزرگان دین کے حالات قلمبند کئے ہیں۔

مولانا جامی کے شاگرد رشید اور مشہور مصنف مولانا عبدالغفور لاری (م ۹۱۲ھ) نے کتاب نفحات الانس کے ابتدائی حصہ پر حواشی اور تعلیق لکھی ہے اور کتاب کے غوامض اور مغلقات کا حل فرمایا ہے۔

ضخامت (۲۱۹) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۹) سطریں، سنہ کتابت درج نہیں، کاتب کا نام "مقیم" کتابت صاف ستھری، محشی کے حالات کے لئے دیکھئے رشحات عین الحیات ص۱۶۳، اور مولانا جامیؒ کے حالات کے لئے دیکھئے کتاب مذکور ص۱۳۳۔

(۴۹۶/۴۱) **خیر البیان در بیان تصرفات شاہ عبدالرزاق** (۹)

یہ کتاب جمال محمد جھنجھانوی (م سنہ) کی تالیف ہے، اس میں مؤلف نے مشہور بزرگ ابو عبداللہ شاہ عبدالرزاق جھنجھانویؒ (م ۹۴۹ھ) کی کرامتوں اور تصرفات کو پوری چھان بین

کے بعد جمع کیا ہے، مؤلف کا بیان ہے کہ اس کتاب کی تالیف ربیع الثانی ۱۰۲۴ھ میں شروع کی تھی، اور دس سال کی طویل مدت اس کی تحقیق و تفتیش میں صرف کئے، جن واقعات پر لوگ متفق نظر آئے، ان کو میں نے اس میں لیا، بقیہ کو چھوڑ دیا۔

پوری کتاب دو سو اوراق میں پھیلی ہوئی ہے، اس کے ہر صفحہ میں (۱۷) سطریں ہیں، کتابت صاف ستھری عمدہ، اس میں جتنے نام آئے ہیں، وہ سب سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں، کاتب کا نام محمد فیض اللہ الصدیقی البہاری ہے، ۲۳ جلوس محمد شاہی میں اس کی کتابت ہوئی ہے شاہ عبد الرزاق جھنجھانوی کے حالات کے لئے دیکھئے اخبار الاخیار ص۲۳۷، خزینۃ الاصفیا ص۴۲۱ ج ۱، اور مؤلف کے حالات کے دیکھئے

(۴۲/۴۹۷) دلیل العارفین (۲۲)

(ملفوظات خواجہ معین الدین الچشتی)

اس کے مؤلف مشہور بزرگ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی روشی (م ۶۳۳ھ) ہیں، خواجہ معین الدین چشتی اجمیری (م ۶۳۳ھ) کے جاں نثار مریدوں میں تھے، اس میں خواجہ اجمیریؒ کے ملفوظات یکجا کر کے پیش کئے گئے ہیں، اس کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے، ایک حصہ میں فقہی مسائل اور مکتوبات و اوراد ہیں، اور دوسرے حصہ میں سلوک اور اس کے فوائد کا تذکرہ ہے، یہ سب چیزیں مجلس وار ذکر کی گئی ہیں، ضخامت (۱۲۴) صفحات، ہر صفحہ میں (۱۵) سطریں، کتابت صاف ستھری، زیر نظر قلمی نسخہ ذی الحجہ ۱۳۲۸ھ کا کتابت شدہ ہے، خواجہ اجمیریؒ کے حالات کے لئے دیکھئے اخبار الاخیار ص۲۲، اور خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کے حالات کے لئے پڑھئے اخبار الاخیار ص۲۵، نیز دیکھئے حدیقۃ الاولیاء ص۱۰۔

(۴۳/۴۹۸) ذخیرۃ الملوک (۱۹۶)

تصنیف سید علی ہمدانی (م ۷۸۶ھ)، اس کے دس ابواب ہیں (۱) شرائط و احکام ایمان

و لوازم کمال (۲) ادائے حقوق عبودیت و حق شناسی (۳) مکارم اخلاق و وجوب تمسک حاکم و بادشاہ و سیرت خلفاء راشدین (۴) در حقوق والدین و زوج و زوجہ و اولاد و عبید و اقارب و اصدقاء (۵) احکام سلطنت و حقوق رعایا و شرائط حکومت (۶) شرح سلطنت معنوی و اسرار خلافت، (۷) امر معروف و نہی عن المنکر (۸) حقوق شکر نعمت (۹) حقائق صبر و مکارہ و مصائب دنیوی (۱۰) در مذمت کبر و غضب۔

ضخامت (۱۷۳) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۰) سطریں، کتابت صاف ستھری، مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے خزینۃ الاصفیاء ص۲۹۳ ج ۲۔

(۴۴/۴۹۹) ذریعۃ السعادت (۲۹۰)

یہ دراصل کیمیائے سعادت از امام غزالی کا خلاصہ ہے، اس میں تمام مضامین آگئے ہیں، اوامر و نواہی دونوں کے ، پھر ذکر و شغل، تصفیۂ باطن پر زور دیا گیا ہے، یہ کتاب کوئی سوا سو اوراق میں پھیلی ہوئی ہے، ایک صفحہ میں (۱۷) سطریں ہیں، ۱۲۶۳ھ کی کتابت شدہ ہے، نور احمد اس کے کاتب ہیں، مصنف کا نام کہیں درج نہیں ملا۔

(۴۵/۵۰۰) ذکر الصالحین (۶۳)

ابو عبد الرحمٰن بخاری کی تصنیف ہے، یہ دراصل حضرت امیر کلال بخاری (م ۷۷۲ھ) کا تذکرہ ہے اس کے ضمن میں سلوک و تصوف کی ضروری بحثیں آگئی ہیں، پوری کتاب چار ابواب پر مشتمل ہے، باب اول در احوال حضرت، باب دوم در حقائق و لطائف و سلوک ایشاں، باب سوم در میان کرامات و خوارق عادات، باب چہارم در ذکر طبقات خواجگاں۔

ضخامت سو اوراق، کتابت صاف ستھری، ہر صفحہ میں (۱۹) سطریں، بیرکلاں کے حالات کے پڑھنے کیلئے انوار العارفین ص۲۹۱۔

(۴۶/۵۰۱) رسائل سبعہ (۳۴)

اس جلد میں سات چھوٹے چھوٹے رسالے ہیں: (۱) تلقین مریداں (۲) رسالہ کلمۂ حق موسوم بہ چند کلمہ (۳) چہار پیر و چہاردہ خانوادۂ درویشاں (۴) رسالہ تصنیف غوث منیف (۵) رسالہ مرقع (۶) کشکولِ دراذکار (۷) طالبین دراذکار۔

یہ سب کے سب اذکار و اشغال اور تصوف وسلوک سے متعلق ہیں، نمازوں اور عملیات کا تذکرہ بھی ہے اور مریدوں کے لئے آداب اور پیروں کے حقوق بھی، یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ کن حضرات کے لکھے ہوئے ہیں، کتابت صاف ستھری ہے، خط جلی ہے، ۱۳۰۰ھ کے کتابت شدہ ہیں۔

(۴۷/۵۰۲) رسائل ثلاثہ (۴۵)

یہ شاہ رفیع الدین دہلوی (م ۱۲۳۳ھ) مترجم قرآن پاک کے لکھے ہوئے ہیں، اس جلد میں تین رسالے ہیں (۱) برہان العاشقین (۲) لطائف خمسہ (۳) حملۃ العرش۔

ایک رسالہ میں سید محمد گیسو دراز (م ۸۲۵ھ) کے ایک بیان کردہ قصہ کی تشریح ہے، اور یہ ۱۲۳۰ھ کا مکتوبہ ہے، بقیہ دو رسالے بھی تصوف ہی سے متعلق ہیں، کتابت صاف ستھری ہے، مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے تراجم علماء حدیث ص ۶۵، واقعات دار الحکومت دہلی ص ۵۸۹ ج ۲، آثار الصنادید ص ۵۳ ج ۴، نزہۃ الخواطر ص ۱۸۲ ج ۷

(۴۸/۵۰۳) رسائل خمسہ منظوم (۸۰)

اس میں پانچ رسالے ہیں (۱) نور الابصار در احوال خواجہ اجمیریؒ (م ۶۳۳ھ) (۲) مفتاح الحوائج در احوال قطب کاکی (م ۶۳۳ھ) (۳) خوانِ شکر در احوال گنج شکر فریدؒ (م ۶۶۴ھ)

(۴) کنز الغنائم در احوال نظام الدین اولیاء (م ۷۲۵ھ) (۵) سراج المہدی در احوال نصیر الدین چراغ دہلوی (م ۷۵۶ھ) ضمناً تصوف وسلوک کے مسائل بھی بیان کئے گئے ہیں، اخیر کی سطروں سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۳۰۰ھ میں نور محمد چاند پوری نے یہ پانچ رسالے منظوم کئے ہیں، واللہ اعلم۔ کتابت صاف ستھری، ضخامت کوئی دو سو صفحات، تقطیع بڑی۔

(۴۹/۵۰۴) رسائل شاہ غلام علیؒ (۴۶)

عبداللہ معروف بہ شاہ غلام علیؒ (م ۱۲۴۰ھ) مشہور بزرگ گذرے ہیں، اس جلد میں آپ کے تین رسالے ہیں، پہلا رسالہ اس بحث میں ہے کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی (م ۱۰۵۲ھ) نے حضرت مجدد الف ثانی (م ۱۰۳۴ھ) پر اعتراضات سنی سنائی باتوں میں آکر کئے تھے، جب حقیقت منکشف ہوئی آپ نے رجوع کر لیا، اور آپ کے معتقدوں میں داخل ہو گئے، اور موصوف نے اپنے ایک رسالہ میں اس کا کھل کر اعتراف بھی کیا۔ دوسرے رسالہ میں شیخ محدث دہلویؒ (م ۱۰۵۲ھ) کے اعتراضات کی حقیقت اور پھر ان کا شافی جواب دیا ہے، اور جن علماء نے اس سلسلہ میں کچھ لکھا ہے ان کا تذکرہ کیا ہے، تیسرے رسالہ میں محبت پر بحث کی ہے اور مسائل تصوف بیان کئے ہیں، پہلے رسالہ کے اخیر میں شاہ غلام علی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ کی تحریر بھی ہے اور دستخط بھی، مجموعی ضخامت (۲۵) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۵) سطریں، سنہ کتابت درج نہیں، کتابت صاف ستھری، شاہ صاحبؒ کے حالات کے لئے دیکھئے انوار العارفین ص ۴۷۹، یا حدیقۃ الاولیاء ص ۶۵، نیز آثار الصنادید ص ۱۱ باب چہارم۔

(۵۰/۵۰۵) رسالہ خلّت (۴۷)

اس رسالہ میں یہ بحث کی ہے کہ محبت و خلت میں افضل کون ہے، اور اس ضمن میں حضرت مجدد الف ثانی پر جو اعتراضات کئے گئے ان کا جواب دیا گیا ہے، اس رسالہ کا مصنف

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (م ۱۲۳۹ھ) کو بتایا گیا ہے، اس کے ساتھ ایک اور رسالہ تصوف پر لگا ہوا ہے، مگر کوئی نام اس کا درج نہیں ہے، پہلے کی ضخامت (۱۵) اوراق، ہر صفحہ میں پندرہ سطریں، کتابت صاف ستھری اور دوسرے کی ضخامت چھ اوراق، سنہ کتابت درج نہیں ہے، شاہ صاحبؒ کے حالات کے لئے دیکھئے خزینۃ الاصفیاء ص ۳۸۹ ج ۲.

(۵۰۶/۵۱) رسالہ در بیان تصوف (۹۴ر)

امام نجم الدین عمر نسفی (م ۵۳۷ھ) کی تصنیف ہے، اس مختصر رسالہ میں تصوف کی تعریف اور پھر اس باب میں جو فرقے ہیں ان کا تعارف ہے، بارہ فرقے بیان کئے ہیں جن میں گیارہ گمراہ اور راہ حق سے دور ہیں، صرف ایک فرقہ اہل سنت والجماعت حق پر ہے جو سنت پر عامل ہے، ان گیارہ گمراہ فرقوں کے نام یہ ہیں: حبیبیہ، اولیائیہ، شمراقیہ، اباحیہ، حالیہ، حلولیہ، متجاہلیہ، واقفیہ، الہامیہ، متجاملیہ، اور وجودیہ.

اس کے اخیر میں ایک عربی مترجم بفارسی رسالہ لگا ہوا ہے، جس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے غوث اعظم کو مخاطب کیا اور آپ نے لبیک کہکر جواب دیا، اور اللہ تعالیٰ نے ضروری باتوں کی تلقین فرمائی، کوئی نام اس کا درج نہیں ملا، یہ غالباً غوث اعظم کے الہامات ہیں.

پہلے رسالہ کی ضخامت (۳) اوراق، اور ہر صفحہ میں ۱۵ سطریں، دوسرے کی ضخامت (۱۱) اوراق اور ہر صفحہ میں (۱۶) سطریں: (۸) عربی کی اور (۸) ترجمہ کی، کتابت دونوں کی عمدہ، تقطیع بڑی، سنہ کتابت درج نہیں، نجم الدین نسفی کے حالات کے لئے دیکھئے:

(۵۰۷/۵۲) رسائل عبداللہ انصاری (۳۲ر)

عبداللہ انصاری نام کے دو بزرگوں کے احوال کتابوں میں ملتے ہیں، ایک شیخ الاسلام

عبداللہ انصاری (م ۴۸۱ھ) جن کا تذکرہ نفحات الانس ص ۳۰۳ میں ہے، دوسرے عبداللہ انصاری سلطان پوری، ــــــــ (م ۱۰۰۶ھ) جن کا حال تذکرہ علماء ہند ص ۱۰۳ اور خزینۃ الاصفیاء ص ۴۴۳ ج ۱ میں ہے، دونوں اہل علم اور صاحب تصانیف تھے، کتاب کے ابتدائی صفحات غائب ہیں). یہ رسائل پانچ حصوں میں منقسم ہیں اور مسائل تصوف سے لبریز ہیں، چھوٹی تقطیع کے (۲۵۶) صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں، کتابت عمدہ دیدہ زیب، ہر صفحہ میں (۱۲) سطریں، سنہ کتابت درج نہیں.

(۵۰۸/۵۳) رسائل و ملفوظات خواجگان چشت (۱۹ر)

اس جلد میں چودہ رسالے ہیں، تفصیل یہ ہے:

(۱) انیس الارواح (ملفوظات خواجہ عثمان ہارونی (م ۶۱۷ھ) مرتبہ خواجہ معین چشتی سنجری (م ۶۳۳ھ)

(۲) نکتہائے وحدت از خواجہ معین الدین برائے خواجہ قطب الدین بختیار کاکی (م ۶۳۳ھ)

(۳) دلیل العارفین (ملفوظات خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی) مرتبہ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی.

(۴) الہامات از خواجہ معین الدین چشتی مرتبہ خواجہ بختیار کاکی، (اس میں خواجہ کا اللہ تعالیٰ سے مکالمہ درج ہے.

(۵) فوائد السالکین (ملفوظات خواجہ قطب الدین بختیار کاکی) مرتبہ خواجہ فرید الدین گنج شکر (م ۶۶۴ھ).

(۶) فوائد السالکین (ملفوظات خواجہ بختیار کاکی) مرتبہ خواجہ فرید الدین اجودھنی (م ۶۶۴ھ)

(۷) راحت القلوب (ملفوظات خواجہ فرید الدین گنج شکر) مرتبہ نظام الدین اولیاء (م ۷۲۵ھ).

(۸) رسالہ وجودیہ از خواجہ گنج شکر (م ۶۶۴ھ).

(۹) مکتوب گرامی خواجہ نظام الدین اولیاء (م ۷۲۵ھ) در بیان توحید، کاتب حسام الدین گجراتی

(۱۰) رسالہ در وجود آدمی از خواجہ معین الدین چشتی (م ۶۳۳ھ)

(۱۱) شرح ہفت اقلیم

(۱۲) رسالہ در سلسلۂ طریقت.

(۱۳) رسالہ در بیان عشق موسوم بہ وجود العاشقین از خواجہ سید محمد گیسو دراز (م ۸۲۵ھ)

(۱۴) رسالہ در بیان مراتب و فنا از سید محمد بن ابوسعید الحسینی.

تقطیع بڑی، ہر صفحہ میں (۱۹) سطریں اور کتابت عمدہ، اس کا دوسرا نسخہ ۱۲۰ پر ہے.

خواجہ معین الدینؒ کے حالات کے لئے دیکھئے اخبار الاخیار ص۲۲، خزینۃ الاصفیاء ص۲۵۶ ج ۱. خواجہ عثمان ہارونی کے حالات کے لئے دیکھئے خزینۃ الاصفیاء ص۲۵۳ ج ۱، خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کے حالات کیلئے دیکھئے اخبار الاخیار ص۲۵، خزینۃ الاصفیاء ص۲۶۷ ج ۱، خواجہ فریدالدین گنج شکر کے حالات کے لئے دیکھئے اخبار الاخیار ص۵۲، خزینۃ الاصفیاء ص۲۸۷ ج ۱، نظام الدین اولیاء کے حالات کے لئے دیکھئے اخبار الاخیار ص۵۴، خزینۃ الاصفیاء ص۳۲۵ ج ۱، خواجہ گیسو دراز کے حالات کے لئے دیکھئے خزینۃ الاصفیاء ص۳۸۱ ج ۱.

(۵۴/۵۰۹) رسائل و ملفوظات مشائخ چشت (ص۵۰)

اس جلد میں مندرجہ ذیل رسالے ہیں.

(۱) رسالہ وجودیہ از خواجہ گنج شکر (م ۶۶۴ھ)، (۲) انیس الارواح (۳) نکتہائے وحدت (۴) دلیل العارفین (۵) رسالہ وجود آدمی از خواجہ معین الدین چشتی.

رسالہ وجودیہ یا وجود آدمی میں انسان کے وجود سے بحث کی گئی ہے، یہ مختصر سا چار صفحہ کا رسالہ ہے، یہ تمام رسالے خوشخط لکھے ہوئے ہیں، ۱۲۰۲ھ میں نقل کئے گئے ہیں، ان کے

کاتب مولوی محمد الطاف علی بچھراؤنی، کتابت اچھی ہے

(۵۵/۵۱۰) رشحات (ص۳۸)

علی بن حسین الواعظ الکاشفی (م ۹۱۰ھ) کی تصنیف ہے، اس میں مصنف نے مشائخ نقشبندیہ کے مناقب اور ان کے طریقۂ سلوک کو بیان کیا ہے، شیخ ناصر الدین خواجہ عبید اللہ کی صحبت سے مؤلف نے جو کچھ استفادہ کیا تھا اس کو اس کتاب میں سمو دینے کی سعی کی ہے، یہ کتاب ۹۰۹ھ میں لکھی گئی ہے اور یہ نام تاریخی ہے. لفظ "رشحات" سے یہ سنہ نکلتا ہے، پوری کتاب ایک مقالہ، تین مقاصد اور ایک خاتمہ پر منقسم ہے.

زیر نظر قلمی نسخہ ۹۵۳ھ کا کتابت شدہ ہے، کاتب کا نام خواجہ بن مولانا سیف الدین البخاری ہے، ضخامت (۱۹۵) اوراق، ہر صفحہ میں (۲۳) سطریں، تقطیع بڑی، یہ کتاب عربی میں منتقل ہو چکی ہے اور فارسی و عربی دونوں کے مطبوعہ نسخے عام طور پر لائبریریوں میں ملتے ہیں.
مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے خزینۃ الاصفیاء ص۳۲۶ ج ۲.

(۵۶/۵۱۱) سر الاسرار (ص۴۹)

تصنیف لطف اللہ، اس میں پہلے شریعت، طریقت، و معرفت کا بیان ہے، پھر وضو، تیمم، علم، کلمۂ شہادت، ماہیت نفوس، یقین اور اس طرح کی دوسری چیزوں کی تفصیل بیان کی گئی ہے تقطیع اوسط، ضخامت (۵۶) صفحات، ہر صفحہ میں گیارہ سطریں، کتابت صاف ستھری سنہ کتابت درج نہیں، چونکہ مصنف کا پورا پتہ درج نہیں ہے اس لئے حالات کے متعلق کیا عرض کیا جا سکتا ہے

(۵۷/۵۱۲) سراج المنیر (ص۱۳)

محمد شریف بن شمس الدین محمد کی تصنیف ہے، اس میں بیس عنوانات ہیں، مثلاً ادب

حیا، حلم، ملال، احسان، صبر، محبت، سخاوت، شجاعت، مروت، خاموشی، قناعت، ذلت طمع، حسن تدبیر، شامت ظلم، مذہب خداع، ان سب کی تفصیل بیان کی گئی ہے کہ کس سے کیا فوائد ہیں اور کیا نقصان، زبان عمدہ ہے، کوئی پچاس اوراق کی کتاب ہے، سنہ ۲۱ جلوس میں لکھی گئی ہے، یہ غالباً جلوس عالمگیری ہے، ہر صفحہ میں پندرہ سطریں ہیں، کتابت صاف ستھری ہے۔

(۵۱۳/۵۹) **سلک السلوک** (۱۰۸)

خواجہ ضیاء نخشبی (م ۷۵۱ھ) کی تصنیف، آپ کا قیام بدایوں میں تھا اور لوگوں سے کنارہ کش اور گوشہ نشین تھے، یہ کتاب بقول شیخ عبدالحق محدث دہلوی (م ۱۰۵۲ھ) شیریں زبان، رنگین بیان اور مؤثر ہے، مشائخ کی حکایات و کلمات پر مشتمل ہے، ضخامت (۱۴۳) اوراق، ہر صفحہ میں پندرہ سطریں، کتابت صاف ستھری، پوری کتاب میں (۱۵۱) سلک ہیں، سنہ کتابت درج نہیں، بہت قدیم معلوم ہوتی ہے۔

مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے اخبار الاخیار ص ۱۰۵، خزینۃ الاصفیاء ص ۳۵۱ ج ۱، اس کا ایک اور نسخہ ہے جو ۱۵ پر تصوف فارسی میں درج ہے، اور یہ ۱۱۹۰ھ کا مکتوبہ ہے۔

(۵۱۲/۵۸) **سلسلۃ الذہب** (۹۲)

مولانا عبدالرحمٰن جامی (م ۸۹۸ھ) کی تصنیف بصورت نظم، مسائل تصوف کا بیان بڑے پاکیزہ انداز میں کیا گیا ہے اور مضامین مختلف علماء تصوف اخذ کئے گئے ہیں، عبرت آموز قصے جن سے باتیں ذہن نشین ہو جائیں، احادیث کے مضامین، پھر نماز با جماعت، مراقبہ، اور اس طرح کی دوسری چیزوں کا بیان ہے، یہ کتاب مطبوعہ ملتی ہے اور مشہور ہے۔

یہ قلمی نسخہ بڑا جاذب نظر اور پاکیزہ ہے، تقطیع چھوٹی، ایک صفحہ پر پندرہ اشعار، کتابت نفیس، جدولیں دیدہ زیب، ہر دو حصہ، اوراق ۲۳۵، دونوں حصوں کی پیشانی حسین بیل بوٹے

سے مزین ہے، سنہ کتابت درج نہیں، بظاہر بہت قدیم نسخہ ہے، مولانا جامی کے حالات کے لئے دیکھئے رشحات ص ۱۳۳، اور خزینۃ الاصفیاء ص ۵۸۲ ج ۱۔

اس کتاب کے دو نسخے اور ہیں جو ۹۳ اور ۱۰۵ تصوف فارسی پر درج ہیں، یہ دونوں سنہ ۱۲۷۹ھ کے پہلے کے لکھے ہوئے ہیں۔

(۵۱۴/۶۰) **سنوات اتقیاء** (۱۰۷)

اس میں انبیاء کرام سے لیکر اطباء عظام تک کے سنہ وفات جمع کئے گئے ہیں، اور مختصر حالات بھی درج کئے گئے ہیں، اس میں ۱۰۳۰ھ تک کے اولیاء کرام آ گئے ہیں، اول و آخر سے ناقص، مصنف کا نام درج نہیں ہے، ضخامت (۱۸۴) اوراق، ہر صفحہ میں پندرہ سطریں کتاب کار آمد، ۱۰۴۲ھ کی تصنیف کردہ، مصنف نے جن کتابوں سے استفادہ کیا ہے شروع میں ان کا تذکرہ کیا ہے اسکے مصنف شیخ بدرالدین سرہندی ہیں جو حضرت مجدد الف ثانی کے شاگردوں میں ہیں حالات کے لئے دیکھئے نزہۃ الخواطر ج ۵ ص ۹۰

(۵۱۵/۶۱) **سیر الاولیاء** (۹۹)

سیر الاولیاء تذکرۂ صوفیاء کی مشہور کتاب ہے جس میں مشائخ چشت کے حالات اور ان کے مناقب تفصیل سے بیان کئے گئے ہیں، یہ کتاب دس ابواب پر مشتمل ہے، پہلا باب فضائل خواجگان چشت میں، دوسرا باب فضائل خلفاء شیخ الاسلام خواجہ معین الدین چشتی و خواجہ قطب الدین بختیار کاکی و شیخ فرید الدین میں

تیسرا باب فضائل بعض بزرگان خواجہ فرید الدین و اقرباء سلطان المشائخ و سادات کرام میں، چوتھا باب فضائل و مناقب و کرامات خلفاء سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء میں، پانچواں باب فضائل و مناقب بعض یاران سلطان المشائخ، چھٹا باب در بیان ارادت و خلافت

مشائخ، ساتواں باب در بیان ادعیہ ماثورہ و اوراد مقبولہ منقول از سلطان المشائخ، آٹھواں باب در بیان محبت وشوق و رویت باری تعالی، باب نہم در بیان سماع و وجد و رقص، دسواں باب در بیان ملفوظات و مکتوبات سلطان المشائخ۔ یہ کتاب مطبوعہ بھی ملتی ہے۔

زیر نظر قلمی نسخہ مکمل ہے اور (۱۵۴) اوراق میں پھیلا ہوا ہے، یہ ۱۲ جلوس اکبر بادشاہ میں لکھا گیا ہے۔ گویا ۹۷۶ھ کا لکھا ہوا ہے اسکے مصنف امیر خرد سید محمد کرمانی (م ۷۷۰ھ ہیں)
اکبر ۹۴۹ھ میں پیدا ہوا اور ۹۶۳ھ میں تخت نشین ہوا۔

(۵۱۶/۶۲) شجرات اولیاء موسوم بہ چہاردہ خانواد (ع ۱۰۲)

اس میں چودہ خانوادوں کا شجرہ مذکور ہے، یہ چھوٹے سائز پر ہے، کتابت معمولی ہے، شوال ۱۲۰۳ھ کا مکتوبہ ہے، ہر صفحہ میں گیارہ سطریں ہیں، ضخامت گیارہ اوراق۔

اس کے ساتھ ایک دوسرا رسالہ منسلک ہے، یہ شاہ بوعلی قلندر پانی پتی (م ۷۲۴ھ) کا ہے، جس میں معرفت کی حقیقت بیان کی گئی ہے، ضخامت (۱۰) اوراق۔ بوعلی شاہ قلندر کے حالات کے لئے دیکھئے خزینۃ الاصفیاء ص ۳۲۶ ج ۱، اخبار الاخیار ص ۱۲۹۔

(۵۱۷/۶۳) شرح حقیقت محمدیہ (ع ۵۰)

شیخ محمد بن شیخ حسن محمد کی یہ شرح لکھی ہوئی ہے، شیخ حسن محمد (م ۹۸۲ھ) ایک مشہور بزرگ ہیں جن کے حالات خزینۃ الاصفیاء ص ۴۳۶ ج ۱ میں ملتے ہیں، مگر شیخ محمد کے حالات نہیں ملتے، انہوں نے لکھا ہے کہ میری یہ کتاب جس کا نام "محمدی بالفیض النبوی" ہے۔ یہ شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلوی (م ۷۵۷ھ) کے ایک رسالہ کی شرح ہے اور یہ ہمارے جد اعلی کے بھائی ہیں

اس کتاب میں مسائل تصوف شرح و بسط سے بیان کئے گئے ہیں، یہ رسالہ چھوٹے سائز کے کوئی ڈیڑھ سو اوراق پر مشتمل ہے، ہر صفحہ میں (۱۳) سطریں ہیں، کتابت صاف ستھری خط نسخ میں ہے، سنہ کتابت درج نہیں ہے، اس جلد میں پہلے نزہۃ الارواح ہے، پھر یہ کتاب۔

(۵۱۸/۶۴) شرح خوب ترنگ الموسوم باموج خوبی (ع ۳۶)

خوب محمد علی شاہ گجراتی کی تصنیف ہے، پہلے آپ نے گجراتی میں اسے نظم کیا پھر اس کا مطلب آمیز فارسی ترجمہ لکھا اور اس کا نام "امواج خوبی" رکھا، یہ ۱۰۰۱ھ کی تصنیف ہے، اس میں توحید اور تصوف کے مسائل بیان کئے گئے ہیں، ضخامت (۹۵) اوراق، اس کے ہر صفحہ میں (۱۵) سطریں، کتابت صاف ستھری، تقطیع بڑی، ۱۰۵۱ھ کی کتابت شدہ ہے، مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے نزہۃ الخواطر ص ۱۱۴ ج ۵، مصنف نے ۱۰۲۳ھ میں وفات پائی۔

(۵۱۹/۶۵) شرح لمعات (ع ۱۱۶)

شیخ نظام الدین بن عبد الشکور العمری (م ۱۰۳۶ھ) کی تصنیف ہے، متن احمد غزالی کے قلم سے ہے جس کی شرح نظام الدین نے کی ہے، اس میں ۸۰ لمعے ہیں، مسائل تصوف کا بیان اور ان کی تفصیل و توضیح ہے، ضخامت (۱۱۰) صفحات، ہر صفحہ میں (۲۰) باریک سطریں، کتابت صاف ستھری، سنہ کتابت درج نہیں، مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے تذکرہ علماء ہند ص ۲۱۱۔

(۵۲۰/۶۶) شرح مثنوی مولانا روم (ع ۱۲۶)

مولانا روم (م ۶۷۲ھ) کی مثنوی کو اللہ تعالی نے جو قبول عام عطا کیا وہ محتاج بیان نہیں مختلف لوگوں نے اس مثنوی کی اپنے اپنے ذوق کے مطابق شرحیں لکھیں، زیر نظر حصہ بھی مثنوی مولانا روم کے ایک مختصر حصہ کی شرح ہے، اور اس کے شارح کوئی ولی محمد صاحب ہیں، اس کے کوئی سو اوراق ہوں گے، اور ہر صفحہ میں (۲۰) سطریں، کتابت صاف ستھری، اس نسخہ کے اخیر میں درج ہے

"کاتب الحروف مصنف فقیر ولی محمد غفر اللہ ذنبہ، و ایں اول نسخہ است کہ از عدم

بوجود آمدہ" اس کا ایک حصہ ۸۲ پر ہے اور اس میں یہ صراحت ہے کہ یہ نسخہ مصنف کے نسخہ مکتوبہ ۱۱۵۱ھ سے منقول ہے، اس کے بھی کوئی سو ہی اوراق ہوں گے۔

(۵۲۱/۶۷) شرح مثنوی مولانا روم (۴۳)

یہ شرح عبدالحمید الحسینی القتالی التبریزی (م سـہ) نے کی ہے، یہ بھی ایک متوسط شرح ہے، اس کے کوئی دو سو اوراق ہوں گے، ایک صفحہ میں (۲۵) سطریں ہیں، کتابت صاف ستھری ہے، شعبان ۱۱۳۳ھ کی کتابت شدہ ہے، کاتب کا نام اسعد علی عرف سید محمد روم الحسینی ہے۔

(۵۲۲/۶۸) شرح مثنوی غنیمت کا خلاصہ ([illegible])

محمد اکرم غنیمت (م سـہ) نے نیرنگ عشق" کے نام سے ایک مثنوی لکھی تھی، مولوی محمد اشرف (م سـہ) جو کہیں سے پڑھنے کے لئے رامپور تشریف لائے اور پھر وہیں بود و باش اختیار کر لی تھی انہوں نے اپنے دوستوں کے اصرار پر نیرنگ عشق" کی شرح لکھی، شارح اس سے فارغ ہو کر سفر میں گئے اور پھر واپس نہیں آئے، یہ بھی معلوم نہ ہو سکا کہ کہاں گئے۔

یہ شرح بہت ضخیم تھی اس لئے اس کے چھپوانے کی کسی نے جرأت نہیں کی، اور محسوس کیا گیا کہ عام لوگ اس کے مطالعہ کا وقت نہ نکال سکیں گے، چنانچہ غیاث الدین ساکن رامپور نے اپنے عزیز مولوی حافظ محمد حاتم علی سے اس کی تلخیص کرادی، زیر نظر نسخہ شرح مثنوی غنیمت کا خلاصہ ہے، شرح مولویانہ اور عالمانہ انداز کی ہے، رجب ۱۲۲۶ھ کی کتابت شدہ ہے، اصل مثنوی حاشیہ پر ہے اور شرح اندر حوض میں ہے، ضخامت (۲۰۸) صفحات، ہر صفحہ میں (۱۷) سطریں، تقطیع بڑی، کتابت صاف ستھری مگر ایسی کہ بمشکل پڑھی جائے۔

(۵۲۳/۶۹) شرح واردات ([illegible])

خواجہ میر درد (م ۱۱۹۹ھ) کی تصنیف ہے، شروع میں فہرست مضامین لگی ہوئی ہے،

پوری کتاب میں ایک سو گیارہ واردات ہیں، ہر وارد کا الگ الگ نام تجویز کیا گیا ہے اور موضوع متعین ہے، آخری وارد کا نام حسن خاتمہ ہے جس میں اتباع سرور کائنات کا ذکر ہے، اخیر سے دو ورق غائب ہیں، تمہید میں خواجہ صاحب نے لکھا ہے غلبۂ حالات کے وقت "رباعیات" موزوں ہو گئے تھے اور وہ قید تحریر میں بھی آتے گئے، جب میرے چھوٹے بھائی خواجہ میر اثر سلمہ نے مسودہ صاف کیا اور ان متفرق رباعیات کو جمع کیا اس وقت اس اجمال کی تفصیل کا خیال آیا، چنانچہ ہر رباعی کی اجمالی شرح دس پندرہ سطروں میں کی، اور ہر عنوان کے اخیر میں بھی ایک رباعی لکھی فصل کی جگہ "وارد" کا عنوان قائم کیا اور مجموعہ کا نام "واردات" قرار پایا۔

خواجہ مرحوم علوم ظاہر و باطن دونوں کے جامع تھے، حالات کے لئے دیکھئے واقعات دار الحکومت دہلی ص۵۰۵ ج ۲۔

موجودہ حصہ کی ضخامت (۱۹۷) صفحات، ہر صفحہ میں (۱۳) سطریں، تقطیع خورد، کتابت معمولی، سنہ کتابت درج نہیں۔

(۵۲۴/۷۰) شرف المناقب (۲۳۳)

(احوال شاہ شرف الدین بوعلی قلندر پانی پتیؒ)

یہ حمید الدین بن فضائل (م سـہ) کی تالیف ہے، اس میں بوعلی قلندر شاہ پانی پتی (م ۷۲۴ھ) کے حالات و سوانح ہیں، (ضخامت (۳۶) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۹) سطریں، کتابت جلی عمدہ، اخیر میں کاتب ضامن علی ابن سید نیاز علی کے قلم سے دو ورق کا اضافہ ہے جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ بوعلی قلندر شاہ نظام الدین اولیاءؒ کے مریدین میں تھے، سنہ کتابت درج نہیں۔

(۵۲۵/۷۱) شمس العین مع تعلیق و حواشی (۳۰)

یہ مشہور بزرگ حضرت نیاز احمد علوی سرہندی (م ۱۲۵۰ھ) کی تصنیف ہے، نظم

معارف وحقائق آپ نے بیان کئے تھے، پھر خود اس کی تشریح وتفصیل بھی فرما دی، زیر نظر کتاب میں اشعار بھی ہیں اور ان کی تشریح وتبیین بھی، مقدمہ میں لکھا ہے کہ آئندہ اس کی مبسوط شرح بھی لکھوں گا، نظم مخمس ہے، یہ ۱۲۶۷ھ میں لکھی گئی ہے، بعد میں اس کی مختصر تشریح کی ہے یہ قلمی نسخہ ۱۳۰۳ھ کا کتابت شدہ ہے، اس کے کوئی سو سوا سو اوراق ہوں گے، ہر صفحہ میں (۱۷) سطریں ہیں، تقطیع اوسط ہے، اس کے کاتب عبدالرحیم خاں ولد محمد خاں ساکن حسن پور ہیں، اس کے شروع میں مصنف کا ایک عمدہ رسالہ لگا ہوا ہے، اس کا نام "راز نیاز" ہے، اس میں اشغال واذکار کی تفصیل ہے جو ان کے مرشد حضرت مولانا فخر الدین دہلوی (م ۱۱۹۹ھ) کے سلسلہ میں رائج تھا، یہ دس صفحات کا رسالہ ہے، یہ ۱۲۹۳ھ کا کتابت شدہ ہے اور ہر صفحہ میں (۱۸) سطریں ہیں، مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے انوار العارفین ص ۱۲۵.

(۵۲۶/۷۲) صراط مستقیم (۶۳)

مرتبہ حضرت مولانا اسماعیل شہید (م ۱۲۴۶ھ) ایک مشہور کتاب ہے، کہتے ہیں یہ در اصل حضرت سید احمد بریلوی شہید (م ۱۲۴۶ھ) کے ملفوظات عالیہ ہیں، جن کو مولانا اسمٰعیل شہید نے سلیقہ سے مرتب کر دیا ہے اور ضروری اضافات کے ساتھ مسائل تصوف اور توحید میں عمدہ کتاب ہے، ضخامت (۲۲۸) صفحات، ایک صفحہ میں (۱۵) سطریں، کتابت بہتر، اس کا ایک حصہ سید احمد شہید کے ایک دوسرے مرید مولانا عبدالحئی دہلوی (م ۱۲۴۳ھ) کا مرتب کردہ ہے. اس کا دوسرا قلمی نسخہ ۲۷ تصوف فارسی پر ہے، اس کے (۳۸۲) اوراق ہیں، سنہ کتابت درج نہیں.

مرتب شہید کے حالات کے لئے دیکھئے تراجم علمائے حدیث ہند ص ۹۶ سے اور دوسرے مرتب کے لئے کتاب مذکور ص ۱۲۵. نیز دونوں بزرگوں کے حالات کے لئے دیکھئے آثار الصنادید باب چہارم ص ۵۵ اور سید صاحب رح کے حالات کے لئے دیکھئے آثار الصنادید ص ۲۶.

(۵۲۶/۷۳) عقائد صوفیاء ودیگر رسائل (۶۲)

بابا فتح محمد محدث برہانپوری (م ۱۰۶۰ھ) کی تصنیف ہے، آپ گیارہویں صدی ہجری کے جید علماء میں سے تھے، تاریخ برہانپور میں رسالہ کا نام "فتوح العقائد" بتایا گیا ہے (ص ۱۳۵) اور یہ بھی صراحت کی ہے کہ یہ کتاب آپ نے ۱۰۶۰ھ میں تصنیف فرمائی تھی، اس رسالہ میں جو صوفیاء وحدۃ الوجود کے قائل ہیں اور ان پر جو شبہ ہوتا ہے اس کی انہوں نے وضاحت کی ہے، اور وجود حق تعالیٰ کی حقیقت بیان کی ہے، اسی کے ساتھ محدث موصوف کا اسی عنوان سے متعلق ایک اور رسالہ ہے، دونوں کی ضخامت (۱۴) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۱) سطریں، کتابت صاف ستھری، سنہ کتابت درج نہیں، مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے تاریخ برہان پور ص ۱۳۵ تذکرہ علمائے ہند ص ۱۶۰.

تیسرا رسالہ شیخ کمال الدین عبدالرزاق کاشانی (م ۷۳۰ھ) کے ملفوظات کا مجموعہ ہے یا ان کی کسی کتاب کا انتخاب ہے جس میں تصوف کی حقیقت اس کی تعریف اور اس کے فوائد پر روشنی ڈالی گئی ہے اور زہد، توحید، دنیا، مراقبہ، انانیت، باطل، اور اس طرح کے دوسرے اصطلاحات کی تشریح کی گئی ہے، گویا سلوک وتصوف میں جتنے الفاظ خصوصی استعمال ہوتے ہیں تقریباً سب کی وضاحت اور تعریف اس رسالہ میں کی گئی ہے، یہ رسالہ نامکمل ہے. کل آٹھ صفحات ہیں، اخیر سے نقل ہونے سے رہ گیا ہے، اپنا خیال ہے کہ یہ خود کاشانی کی تصنیف ہے کیونکہ ان کے حالات میں ہے کہ ایک کتاب انہوں نے اصطلاحات صوفیہ پر لکھی یہ حصہ اسی کتاب کا ہے حالات کے لئے دیکھئے نفحات الانس ص ۴۲۹، معجم المولفین ص ۲۱۵ ج ۵ -

چوتھی کتاب "شرح جام جہاں نما" جام جہاں نما نامی کتاب محمد ابن شیرین بن امام عزالدین کی تصنیف ہے، اس کی کئی علماء نے شرح لکھی ہے، ان شروح میں سے ایک شرح یہ بھی ہے مگر اس کے مصنف کا کہیں نام نہ ملا، اس کی ضخامت (۴۳) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۳) سطریں، کتابت صاف

ستھری، ۱۲۴۳ھ میں اس کی کتابت ہوئی ہے۔

پانچواں رسالہ "مفتاح وحدت کشا شرح جام جہاں نما" ہے، یہ بھی جام جہاں نما مؤلفہ محمد بن سیرین کی شرح ہے، یہ دراصل شیخ عبداللہ صوفی شطاری (م ــــ) کی تقریریں ہیں جو انہوں نے اس رسالے کے مضامین پر کی تھی، آپ کے فرزند ارجمند روح اللہ المعروف بہ عبدالنبی عثمانی (م ــــ) نے اسے مرتب کرکے یہ شکل دیدی ہے، اس میں علم توحید اور وجود کے مراتب پر تفصیلی بحث کی گئی ہے، ۹۹۱ھ میں اس کتاب کی تصنیف عمل میں آئی اور ۱۲۴۵ھ میں اس نسخہ کی کتابت ہوئی ہے۔

(۴۳/۵۲۷) فصل الخطاب (۱۵ و ۱۶)

مصنفہ محمد بن محمد بن محمود الحافظی البخاری المعروف بخواجہ پارسا (م ۸۲۳ھ)

مسائل تصوف اور بزرگوں کے اثر انگیز اور تعجب خیز واقعات درج ہیں، جو چیز جہاں سے مصنف نے لی ہے اس کا باضابطہ حوالہ دیدیا ہے، ضخامت تقریباً (۳۰۰) اوراق، ہر ایک صفحہ میں (۱۷) سطریں، کتابت عمدہ اور جلد ولیس دلکش، کاغذ موٹا چکنا، ۱۰۳۰ھ کی کتابت شدہ ہے اور یہ نسخہ اس نسخہ سے نقل کیا گیا ہے جو ۸۰۴ھ کا مکتوبہ تھا، مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے خزینۃ الاصفیاء صفحہ ۵۵۹ ج ۱، رشحات صفحہ ۵، نفحات الانس صفحہ ۳۵۲۔

(۴۴/۵۲۸) قصر الآمال بذکر الحال والمآل (۴۷)

امام سیوطی (م ۹۱۱ھ) کی احوال برزخ اور موتی پر دو کتابیں مشہور ہیں، "شرح الصدور بشرح حال الموتی فی القبور" اور "البدور السافرہ فی احوال الآخرۃ" یہ دونوں کتابیں اپنے موضوع پر مکمل اور عمدہ کتابیں ہیں ان کی زبان عربی ہے۔

مولانا رفیع الدین صاحب مرادآبادی (م ۱۲۲۳ھ) نے ان دونوں کا فارسی میں ترجمہ کیا ہے، حدیثی ابحاث کو حذف کرکے اس کا خلاصہ لے لیا ہے اور اپنی طرف سے اضافہ بھی فرمادیا ہے

اور اس اضافہ کو مترجم گوید کہکر ممتاز کردیا ہے اور جہاں اضافہ ختم کیا ہے وہاں "انتہی" لکھدیا ہے، آپ ان علماء میں ہیں جنہوں نے شاہ ولی اللہؒ اور شاہ عبدالعزیزؒ سے استفادہ کیا ہے۔ مقصد اول میں شرح الصدور کا ترجمہ ہے اور مقصد ثانی کے نام سے "البدور السافرہ" کا اور مقصد ثالث اپنی طرف سے آپ نے اضافہ کیا ہے، یہ اضافہ زیر نظر نسخہ میں ورق ۱۷۲ سے شروع ہوتا ہے، مجموعی اعتبار سے پورا ترجمہ اور مترجم کا اضافہ بہت خوب ہے۔

یہ ترجمہ چھوٹی تقطیع کے (۲۰۳) اوراق میں پھیلا ہوا ہے، ہر صفحہ میں (۱۵) سطریں ہیں، کتابت صاف ستھری، ۱۲۵۸ھ میں عباس علی نے اس کی کتابت کی ہے، ترجمہ مولانا رفیع الدین مرادآبادی کا ہے، ان کے حالات کے لئے دیکھئے حدائق الحنفیہ صفحہ ۴۶۳، تذکرہ علماء ہند صفحہ ۶۶، نزہۃ الخواطر صفحہ ۱۸۲ ج ۷۔

(۴۵/۵۲۹) القول الجمیل وغیرہ (۳۴)

القول الجمیل مصنفہ شاہ ولی اللہ دہلوی (م ۱۱۷۶ھ) عربی میں ہے، مگر چونکہ یہ فارسی کتابوں کے ساتھ مجلد ہے، اس لئے فارسی کے خانہ میں رکھی گئی ہے، تعارف عربی تصوف میں دیا جاچکا ہے، اس کے علاوہ اس مجلد میں فوائد و شرائط دعا سیفی (از محمد امیر)، خاصیت حرز یمانی، خاصیت و ترکیب حزب البحر، ارشادات عزیزی (از نعیم الدین) اور بھی چھوٹے چھوٹے کئی رسالے ہیں ان میں کار آمد شاہ عبدالعزیز دہلوی (م ۱۲۳۹ھ) کے ارشادات ہیں جو آپ نے اپنے ایک مرید نعیم الدین ساکن پردلی پرگنہ ڈھاکہ جلال پور کے سوالات کے جواب میں فرمائے ہیں، مولوی نعیم الدین صاحب نے لکھا ہے ۱۲۲۹ھ میں خاکسار مرزا پور (بنارس) سے شاہجہاں آباد دہلی حاضر ہوا اور حضرت والا کی خدمت میں حاضر ہوکر شرف بیعت حاصل کیا اور چند ضروری سوالات جو عرصے سے قلب میں تھے حضرت اقدس کی خدمت میں پیش کرکے جواب حاصل کئے، اخیر میں بوعلی شاہ قلندر کی ایک مثنوی بھی ہے، یہ سارے رسالے ۱۲۵۰ھ میں الطاف علی کے قلم کے لکھے ہوئے ہیں۔ شاہ صاحب کے حالات کیلئے دیکھئے نزہۃ الخواطر صفحہ ۲۹۸ ج ۷۔

(۵۳۰/۷۶) کتاب عشقیہ (۲۱)

تصنیف قاضی حمید الدین ناگوری قدس (م ۶۷۳ھ) عشق و محبت الٰہی کا تذکرہ اپنے والہانہ انداز میں مصنف نے کیا ہے، اشعار کے پیوند نے اس میں اور کشش پیدا کر دی ہے پڑھنے کی چیز ہے ضخامت (۲۳) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۵) سطریں، کاتب کا نام نور محمد، سنہ کتابت درج نہیں، کتابت عمدہ، مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے اخبار الاخیار ص ۳۷، خزینۃ الاصفیاء ص ۳۰۹ ج ۱۔

اس کتاب کا دوسرا قلمی نسخہ نمبر (۱۴) پر ہے، اور یہ دوسرا پہلے سے قدیم معلوم ہوتا ہے گو سنہ کتابت نہ پہلے پر درج ہے اور نہ دوسرے پر۔

(۵۳۷/۷۷) کشف القناع من وجوہ السماع (۵۵)

(مع ترجمہ فارسی)

مولانا فخر الدین خلیفہ سلطان المشائخ نظام الدین اولیا (م ۷۲۵ھ) اس کے مصنف ہیں، اور مولانا ظہیر الدین کیرانوی (م سنہ) نے اس کا فارسی ترجمہ کیا، شروع میں تفصیل بتائی ہے کہ یہ رسالہ کب اور کیوں لکھا گیا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ علماء کی ایک جماعت سماع کے خلاف تھی اور چاہتی تھی حضرت نظام الدین اولیا (م ۷۲۵ھ) اسے بند کر دیں، اس لئے مقدمہ بادشاہ کے سامنے پیش ہوا اور وہاں آپ بلائے گئے، اس سے متاثر ہو کر مولانا فخر الدین زرادی (م ۷۴۸ھ) نے یہ رسالہ عربی میں لکھا، بہر حال اس رسالہ میں سماع کا جواز ثابت کیا ہے لیکن دونوں پہلو پر بحث کی گئی ہے۔

ضخامت (۲۹) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۶) سطریں، تقطیع خورد، کتابت صاف ستھری بہتر آخیر میں دو مہریں لگی ہوئی ہیں، ایک پر احمد حسن کندہ ہے، دوسری پر علم الدین، کاتب احمد حسن جا

چشتی نظامی، ذی الحجہ سنہ ۱۳۰۱ھ میں اس کی کتابت ہوئی ہے، مصنف کے حالات کے لئے پڑھے نزہۃ الخواطر ص ۱۰۳ ج ۲، اخبار الاخیار ص ۹۱ اور خزینۃ الاصفیاء ص ۳۵۱، مترجم کے حالات دستیاب نہیں ہوئے۔

(۵۳۲/۷۸) کنز العاشقین (۱۱)

محی الدین طوسی (م سنہ) کی تصنیف ہے، آپ نے اپنے کو امام غزالی (م ۵۰۵ھ) کا پوتا لکھا ہے اور یہ بھی صراحت کی ہے کہ میں نے اپنے دادا کی کتاب احیاء العلوم اور کیمیائے سعادت وغیرہما کی مدد سے یہ دس مجلسیں مرتب کی ہیں تاکہ عوام و خواص پڑھیں اور ان پر عمل پیرا ہو کر دوزخ و برزخ کے عذاب سے رہائی حاصل کریں، دس مجلسیں یہ ہیں:

(۱) عشق و محبت (۲) بکاء و ریاضت (۳) رحمت حق تعالیٰ و شفاعت آنحضرت ﷺ، (۴) سکرات موت اور اس کی شدت (۵) مسلمانوں کے حقوق مسلمانوں پر (۶) حقوق ہمسایہ و قرابت و والدہ و ازواج (۷) فضیلت جمعہ و قرآن و صلوٰۃ (۸) کسب حلال اور اس کی فضیلت (۹) عدل و احسان (۱۰) سخاوت و فضل صدقہ۔

مؤلف مرحوم نے ہر مجلس کے تحت عنوان کے مطابق انبیاء کرام اور اولیاء کے عبرت آموز قصے نقل کئے ہیں تاکہ پڑھنے والوں میں اس عنوان سے ذوق پیدا ہو۔

ضخامت کوئی (۷۵) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۳) سطریں، جدولیں جاذب نظر، کتابت نفیس و پاکیزہ، پوری کتاب کرم چشیدہ مگر پڑھی جاتی ہے، سنہ ۱۰۹۵ھ کی کتابت شدہ ہے۔

(۵۳۳/۷۹) کنوز الحقائق موسوم بہ جواہر الاسرار (۱۴)

مثنوی مولانا روم (م ۶۷۲ھ) سے کون واقف نہیں، اس کی ایک شرح کمال الدین حسین الخوارزمی (م ۸۴۰ھ) نے ابراہیم خوارزم شاہ کے ایماء سے کنز الحقائق کے نام سے لکھی تھی، پھر اس

شرح سے شارح نے منتخب کرکے دس مقالے مرتب کئے اور اس کا نام "جواہر الاسرار" تجویز کیا، اس میں سلوک و تصوف کے ضروری مسائل بیان کئے گئے ہیں، یہ دس مقالے یہ ہیں،

(۱) در ذکر بعض مشائخ (۲) در بیان اصطلاحات الفاظ اہل تصوف (۳) در بیان مشارب ارباب حال (۴) در بیان مراتب ذات پاک (۵) در بیان اسماء و صفات (۶) فی عوام و حضرات امہات (۷) در اظہار اسرار مبدأ و معاد (۸) حقیقت روح (۹) عود روح (۱۰) اقسام محبت،

ضخامت (۱۴۴) اوراق، ایک صفحہ میں (۱۳) سطریں، تقطیع متوسط، کتابت صاف ستھری، کاغذ موٹا دبیز، ۱۱۵۹ھ کی کتابت شدہ، اس کے شروع میں کتاب عشقیہ لگی ہوئی ہے۔

(۵۳۴/۸۰) کیمیائے سعادت (۱۳۲)

امام غزالی (م ۵۰۵ھ) کی مشہور و مقبول تصنیف کا قلمی نسخہ ہے، اخلاق اور تعمیر سیرت میں کامیاب کتاب ہے، مسائل تصوف کی چاشنی اور ساتھ ہی بقدر ضرورت مسائل، کتاب چار ارکان پر مشتمل ہے (۱) عبادات (۲) معاملات (۳) مہلکات (۴) منجیات، پھر ہر رکن میں متعدد اصول، اس طرح اس میں بڑی جامعیت پیدا ہو گئی ہے، اس کے کئی اور قلمی نسخے ہیں، ایک نمبر ۲ پر اور دوسرا نمبر (۹۴) پر، امام غزالی کے حالات کے لئے پڑھئے نفحات الانس ص ۳۳۳۔

(۵۳۵/۸۱) گلشن راز (منظوم) (۹۵)

غالباً یہ نجم الدین محمود کی نظم کردہ ہے شروع سے اوراق غائب ہیں اس لئے کچھ معلوم نہیں ہوتا، سوال و جواب کی صورت میں مسائل تصوف بیان کئے گئے ہیں، متوسط تقطیع پر ایک صفحہ میں صرف سات اشعار ہیں، اور ہر دو اشعار کے درمیان ان اشعار کی شرح لکھی ہوئی ہے، خاتمۃ الکتاب کے عنوان کے نیچے پہلا شعر یہ ہے

انان گلشن گرفتم شمۂ باز　　　　نہادم نام او را گلشن راز

ضخامت کوئی (۶۰) اوراق کتابت اچھی، سنہ ۱۲۰۰ھ کی کتابت شدہ ہے۔

(۵۳۶/۸۲) مثنوی خواجہ باقی باللہ رح (۸۵)

یہ مثنوی خواجہ باقی باللہ (م ۱۰۱۲ھ) کی طرف منسوب ہے، اس کا پہلا شعر یہ ہے

خداوندا بفقرم راہ بنمائی　　　　درے زاں رہ سوئے درگاہ بکشائی

اس طرح سارے اشعار تعلق مع اللہ پیدا کرنے والے اور دلچسپ ہیں، ضخامت (۴۸) اوراق ایک صفحہ میں (۱۴) سطریں، سائز چھوٹا، سنہ کتابت درج نہیں، کتابت صاف ستھری، نسخہ قدیم، حضرت خواجہ باقی باللہ کے حالات کے لئے دیکھئے انوار العارفین ص ۴۳۰ و خزینۃ الاصفیاء ۱۵۲۰۹

(۵۳۷/۸۳) مثنوی سبحۃ الابرار (۸۲)

مولانا عبدالرحمٰن جامیؒ (م ۸۹۸ھ) کی تصنیف ہے، یہ مشہور کتاب ہے، تعارف کی ضرورت نہیں، ہمارا یہ قلمی نسخہ ۹۵۲ھ کا کتابت شدہ ہے، ضخامت (۸۱) اوراق، ایک صفحہ میں (۱۷) سطریں کتابت عمدہ، مولانا جامی کے حالات کے لئے دیکھئے رشحات ص ۱۳۳۔

اس کے اخیر میں "مجموعہ راز" کے نام سے ایک اور مثنوی لگی ہوئی ہے جو میر محمد صالح کشفی (م ۱۰۶۰ھ) کا کلام کہا جاتا ہے، اس کے گیارہ اوراق ہیں، ایک صفحہ میں (۱۵) سطریں ہیں، کتابت سنہ ۲۱ جلوس میر صالح کشفی کے حالات کے لئے دیکھئے خزینۃ الاصفیاء ص ۳۵ ج ۲۔

(۵۳۹/۸۵) مثنوی شاہد عرشی (۸۷)

شاہد عرشی کوئی شاعر ہیں، انہوں نے یہ مثنوی لکھی ہے، اشعار تمام رواں ہیں، کچھ احادیث کے ترجمے کچھ قصے کہانیاں، انداز سب میں عشق و محبت کا رکھا گیا ہے، حضرت حسنین رض کی منقبت اگر اس میں نہیں ہے تو خلفاء راشدین کا تذکرہ اور ان کے لئے دعائیں، صرف حضرت علی رض

ہیں، کچھ ایسا اندازہ ہوتا ہے کہ شاعر کا شیعی مسلک سے تعلق ہے، آخری شعر یہ ہے:

چو عاشقاں تو پرسند سال اتمامش　　　بگو بشاہد عرشی بو جمال و کمال

اس سے معلوم ہوا کہ گیارہویں صدی ہجری میں یہ مثنوی لکھی گئی ہے۔ ضخامت کوئی سوا سو اوراق، ایک صفحہ میں (۱۲) سطریں، تقطیع متوسط، کتابت عمدہ، جدولیں خوبصورت، سنہ کتابت پر روشنائی پھیر دی گئی ہے۔

(۵۴۰/۸۶) مثنوی مولانا روم (۲۲)

مثنوی مولانا جلال الدین محمد رومی (م ۶۷۲ھ) کو جو شہرت حاصل ہے وہ محتاج بیان نہیں، علماء، صوفیاء اور دوسرے اہل علم میں یہ مثنوی جس قدر مقبول ہے وہ بھی ظاہر ہے، ہمارے یہاں اس کے کئی نسخے ہیں، زیر نظر نسخہ ۱۱۲۹ھ سے بہت پہلے کا لکھا ہوا ہے، جگہ جگہ حواشی بھی ہیں، ضخامت (۳۶۴) اوراق، ہر صفحہ میں (۲۰) سطریں اور ہر سطر میں چار مصرعے، کتابت عمدہ، جدولیں خوشنما، اس کے مزید قلمی نسخے نمبر (۲۵ - ۴۱ - ۴۲ - ۴۵ - ۸۳ - ۹۷) پر ہیں۔

مولانا روم کے حالات کے لئے دیکھئے نفحات الانس ص ۴۰۹، خزینۃ الاصفیاء ج ۲ ص ۲۷۶۔

(۵۴۲/۸۸) مجموعہ رسائل سید علی ہمدانی (۱۲۰)

اس جلد میں علی بن شہاب ہمدانی (م ۸۶ھ) کے ۲۵ رسائل ہیں اور ہر ایک کا عنوان الگ الگ ہے، ان کی تفصیل یہ ہے،

کشف الحقائق، مکارم الاخلاق، ذکریہ عربیہ کبیریہ، تلقینیہ، ذکریہ، ارشادیہ، مناجات اسناد اوراد فتحیہ، مکتوبات امیریہ، ذخیرۃ الملوک، رسالہ فتوتیہ، رسالہ منامیہ، شرح مشکل حل، رسالہ امیریہ، اصطلاحات صوفیہ، مقامات صوفیہ، مرآۃ التائبین، آداب مشائخ، منازل السالکین واردات غیبیہ، رسالہ عقلیہ، رسالہ دہ قاعدہ، رسالہ اوراد امیریہ، چہل اسرار، حل فصوص الحکم

ضخامت کئی سو اوراق، ہر صفحہ میں (۱۷) سطریں، تقطیع بڑی، کتابت عمدہ، پوری کتابت میں اس کا اہتمام ہے کہ احادیث اور آیات قرآنی سرخ روشنائی سے لکھی گئی ہیں تاکہ یہ نمایاں رہیں، سنہ کتابت درج نہیں، سید علی ہمدانی کے حالات کے لئے دیکھئے نفحات الانس ص ۴۹۹ اور خزینۃ الاصفیاء ص ۲۹۳ ج ۲۔

(۵۴۳/۸۹) مجموعۂ رسائل مولانا شیخ عبدالحق محدث دہلوی (۲۶)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی (م ۱۰۵۲ھ) پہلے عالم دین ہیں جن سے ہندوستان کو علم حدیث کی دولت حاصل ہوئی، آپ نے حدیث کی بڑی خدمت انجام دی، مشکوٰۃ کی دو شرحیں "اشعۃ اللمعات" اور "اللمعات" کے نام سے لکھیں، اور دوسرے بیسیوں حدیث کے مجموعے مختلف عنوان سے مرتب فرمائے، آپ اپنے زمانہ میں مرجع خلائق تھے، آپ نے جو خطوط احباب، امراء ملوک اور اہل علم کو لکھے اس کا بڑا حصہ اس میں آگیا ہے، چھوٹے بڑے (۱۰۸) مکتوبات ہیں جو مختلف عنوان اور موضوع پر لکھے گئے ہیں، سارے خطوط عالمانہ اور محققانہ ہیں، اس مجموعہ کی کتابت ۱۲۸۶ھ میں ہوئی ہے، ضخامت ایک سو اوراق، ہر صفحہ میں (۱۵) سطریں، سائز بڑا تقطیع صاف ستھری، آپ کے حالات کے لئے دیکھئے مآثر الامراء ص ۲ ج ۱، اور اخبار الاخیار کا خاتمہ۔

(۵۴۳/۹۰) مجموعہ رسائل (۱۲۹)

اس جلد میں مندرجہ ذیل کتابیں ہیں:

(۱) خلاصۃ التصانیف از امام غزالی (م ۵۰۵ھ)، (۲) رسالہ بابا رشید از محمد علی رفعت بن عتیق اللہ خاں (۳) بیان التوحید از بحر العلوم مولانا عبدالعلی (م ۱۲۲۵ھ) (۴) مراتب ستہ از مولانا جامی (م ۸۹۸ھ) (۵) انواع عارفین (۶) تحفۃ السالکین (اردو) از مولانا عبدالصمد اترولی، علی گڑھ۔ یہ ساری کتاب اچھی حالت میں ہے، تقطیع کلاں، سنہ ۱۲۸۹ھ اور سنہ ۱۲۹۰ھ کی کتابت

شدہ ہے، امام غزالی کے حالات کے لئے پڑھئے خزینۃ الاصفیا، ص۲۳۷ ج۲، اور بحر العلوم کے حالات کے لئے دیکھئے تذکرہ علمارِ فرنگی محل صفحہ ۱۳۰ اور تذکرہ علمار ہند ص۱۳۲ ۔

مجموعہ چند رسائل

(۵۴۵/۹۱) (۹۳ـ)

اس جلد میں تین رسالے ہیں (۱) نور مطلق (۲) یک باب از مدارج النبوۃ (۳) مرآۃ العارفین ان میں پہلی کتاب مولانا شاہ عبدالرحمٰن لکھنوی (م ۱۲۴۵ھ) کی عربی تصنیف کلمۃ الحق کا ترجمہ ہے اس میں وحدت الوجود اور کلمۂ شہادت کی تشریح بتفصیل ہے، مترجم محمد نور اللہ بن مقیم الدین اعظم پوری نے مولانا عبدالرحمٰن لکھنوی پر جو اعتراضات کئے گئے ہیں ان کا مقدمہ میں جواب دینے کی بھی سعی کی ہے، مترجم مولانا لکھنوی کے خلیفہ و مرید تھے، اس کی کتابت ۱۲۵۱ھ کی ہے، بقیہ دونوں رسالوں کی ۱۲۹۳ھ میں کتابت ہوئی ہے، ان سب کے کاتب الطاف علی ولد حکیم محمد کرامت علی ہیں، کاغذ بوسیدہ، کرم خوردہ ہے، تقطیع بڑی، ان کی مجموعی ضخامت کوئی ڈیڑھ سو اوراق ہوگی، ہر صفحہ میں (۱۵) سطریں، کتابت معمولی۔ شاہ عبدالرحمٰن کے لئے دیکھئے نزہۃ الخواطر ص۲۵۳ ج۷

مجموعۂ رسائل

(۵۴۶/۹۲) (۱۲۵ـ)

اس جلد میں چند رسالے ہیں (۱) یک باب از فصل الخطاب مصنفہ خواجہ محمد پارسا (م ۸۲۲ھ) (۲) انتخاب نور وحدت بنام خواجہ گیسو دراز (م ۸۲۵ھ) مصنفہ خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی رحمۃ اللہ (م ۷۵۶ھ) (۳) اجازت نامہ میر ہمدانی (م ۸۰۹ھ) احادیث رتنیات و اشجیہ بنام سید حسین شیرازی (۴) چہل حدیث رتنیات از محمد بن محمد بن محمود الحافظ البخاری المعروف بہ خواجہ پارسا (م ۸۲۲ھ) (۵) رسالہ اشجیہ مع احادیث اشجیہ (۶) اوصاف نبوی منظوم (۷) شجرہ اسرار الدین قدس سرہ بطرز مناجات (۸) رسالہ شیخ عبدالوہاب نوری۔

فصل الخطاب کا تعارف پہلے گذر چکا ہے، تفصیل وہاں دیکھیں۔ نور وحدت میں چراغ دہلوی نے

خواجہ گیسو دراز (م ۸۲۵ھ) کو نصیحتیں لکھ رکھی ہیں جو بڑی کارآمد باتیں ہیں، سارے مضامین تصوف و توحید اور تزکیہ سے متعلق ہیں، رتن بابا ہندی کا افسانہ مشہور ہے جنہوں نے صحابی ہونے کا دعویٰ کیا تھا گو حافظ ابن حجر نے اس کی تردید کی ہے۔ اسی طرح کوئی شیخ نامی بزرگ ہیں، انہوں نے بھی صحابی ہونے کا دعویٰ کیا اور پانچ سو سال تک زندہ رہے، تفصیل اس رسالہ میں موجود ہے یہ رسالے عموماً ۱۲۳۷ھ یا اسی کے قریب زمانہ کے لکھے ہوئے ہیں، چراغ دہلوی کے حالات کے لئے دیکھئے اخبار الاخیار ص۸۰، خزینۃ الاصفیار ص۳۵۳ ج۱، میر ہمدانی کے حالات کے لئے دیکھئے خزینۃ الاصفیا ص۳۰۴ ج۲ اور خواجہ گیسو دراز کے حالات کے لئے دیکھئے خزینۃ الاصفیار ص۳۸۱ ج۱۔

مرآۃ المداری

(۵۴۸/۹۴) (۳۵ـ)

یہ عبدالرحمٰن چشتی علوی (م ـــــ) کی تصنیف ہے، اس رسالہ میں شیخ بدیع الدین قطب المدار معروف بہ شاہ مدار (م ۸۴۴ھ) کے مناقب و کمالات اور حالات کا تذکرہ ہے مصنف نے کافی تلاش و جستجو کے بعد ۱۰۶۴ھ میں اسے مرتب کیا تھا، ضخامت (۶۵) صفحات، ایک صفحہ میں (۱۱) سطریں، قلم جلی اور کتابت صاف ستھری، ۱۳۰۴ھ کا کتابت شدہ ہے، تقطیع بڑی۔

اس جلد میں نظام الدین اولیار (م ۷۲۵ھ) کا بنام حسام الدین ملتانی (م ۷۳۵ھ) ایک مکتوب گرامی ہے جو گیارہ صفحات پر پھیلا ہوا ہے، اس کی کتابت ۱۳۰۵ھ میں ہوئی ہے، اس میں عشق و محبت کی بحث بھی ہے۔

تیسرا رسالہ ابوسعید علاء الدین قریشی کا مجمع الحکم کے نام سے ہے جو ۶ اوراق کا ہے، اس میں حکمتیں بیان کی گئی ہیں مثلاً پانچ وقتوں کی نماز پڑھنے میں کیا حکمت ہے اور یہ کیوں فرض ہوئی پھر ہر وقت کی رکعتوں کی تعداد میں کیا حکمت ہے، یہ آخری رسالہ لالہ شیو پرشاد کے قلم کا لکھا ہوا ہے، نظام الاولیار کے حالات کے لئے دیکھئے خزینۃ الاصفیار ص۳۲۸ ج۱، اور حسام الدین کے لئے کتاب مذکور ص۳۴۳ ج۱، نیز اخبار الاخیار ص۸۹۔

(۵۴۹/۹۵) مرصاد العباد من المبدأ الی المعاد (۳)

نجم الدین ابوبکر بن عبداللہ بن شاہاور الاسدی الرازی المعروف بدایہ (م ۶۵۴ھ) کی تصنیف ہے، پوری کتاب پانچ ابواب اور چالیس فصل پر مشتمل ہے تمام تر اس میں سلوک، وصول اور تربیت نفس سے متعلق مسائل ہیں، یہ کتاب سیواس میں ۶۲۰ھ میں لکھی گئی ہے، باب اول دیباچہ کتاب، دوم مبدأ، سوم معاش، چہارم معاد، پنجم سلوک اور طائفہ اہل سلوک۔

مصنف نے لکھا ہے کہ ۶۱۸ھ میں ہمارے شہر ہمدان میں کفار نے داخل ہوکر بڑی اودھم مچائی اور میرے تمام اقربا اس شہر میں شہید ہوگئے، پھر جاکر قیصریہ میں قیام کیا اور وہیں اطمینان کے بعد یہ کتاب لکھی۔ ضخامت (۲۱۲) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۵) سطریں، کتابت صاف ستھری، اخیر سے ناقص، سنہ کتابت غائب، تقطیع بڑی۔ مصنف کے حالات کیلئے دیکھئے معجم المولفین ص ۱۲۲/۶۴

(۵۵۰/۹۶) مفتاح العارفین (۹)

مصنفہ عبدالمفتاح بن محمد نعمان (م ـــــھ) یہ تو دراصل تاریخ ہے، چونکہ صوفیاء کے حالات بکثرت ہیں اس لئے فن تصوف میں داخل ہے، پہلی صدی ہجری سے لیکر گیارہویں صدی ہجری تک کے مشہور و معروف بزرگان دین کے حالات آگئے ہیں، اہتمام سے مولد، مدفن اور مسکن بیان کرتے ہیں، شروع میں سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام کے حالات بھی اختصار سے آگئے ہیں، سبھوں کا سنہ وفات بھی درج کیا ہے، جن لوگوں کا سنہ وفات معلوم نہ ہوسکا ہے ان کی ان کے معاصرین کے ذریعہ نشان دہی کی سعی کی گئی ہے، ضخامت (۲۴۶) اوراق، سائز بڑا، ایک صفحہ میں (۱۷) سطریں، کتابت جلی اور عمدہ، ۱۳۰۱ھ کی کتابت شدہ ہے، خاتمہ اخیر میں نہیں ہے حالانکہ شروع میں بتایا ہے کہ کتاب کا ایک حصہ خاتمہ ہے۔

. . .

۵۵۱/۹۷ مفتاح العاشقین ۲۳

مرتبہ مولوی محب اللہ صاحب (م ـــــھ) اس میں حضرت چراغ دہلوی (م ۷۵۷ھ) کے ملفوظات عالیہ ہیں، جو دس مجلسوں میں مرتب کئے گئے ہیں، آپ نظام الاولیاء کے خلفاء میں تھے، اور سماع میں اپنے پیر کے مخالف۔ اخیر میں خواجہ چراغ دہلوی کا نسب نامہ بھی درج ہے، یہ ملفوظات (۱۷) اوراق میں پھیلے ہوئے ہیں، کتابت پاکیزہ عمدہ، ایک صفحہ میں (۱۷) سطریں، سنہ کتابت درج نہیں، چراغ دہلوی کے حالات کے لئے دیکھئے اخبار الاخیار ص ۸۰ اور خزینۃ الاصفیاء ص ۳۵۳/ج ۱۔

۵۵۲/۹۸ مقامات امام ربانی ۳۰

مولانا عبداللہ عرف شاہ غلام علی (م ۱۲۴۰ھ) کی تصنیف ہے، آپ نے یہ کتاب امام ربانی کی سیرت "برکات احمدیہ" مؤلفہ محمد ہاشم کشمی (م ۱۰۳۶ھ) اور "حضرت الاقدس" مؤلفہ ملا بدر الدین سرہندی (م ـــــھ) کو سامنے رکھ کر مرتب کی ہے، یہ دونوں بزرگ مجدد صاحب کے خلفاء میں سے ہیں، اس میں امام ربانی مجدد الف ثانی (م ۱۰۳۴ھ) کے طریقہ سلوک اور حالات و کرامات تفصیل سے آگئے ہیں، ضخامت (۲۴۳) صفحات، ایک صفحہ میں پندرہ سطریں، سائز اوسط، سنہ کتابت درج نہیں، لیکن کافی قدیم معلوم ہوتی ہے، مؤلف کے حالات کیلئے دیکھئے خزینۃ الاصفیاء ص ۶۹۳/ج ۱ اور انوار العارفین ص ۵۵۱، محمد ہاشم کشمی کے لئے دیکھئے نزہۃ الخواطر ص ۳۹۹/ج ۵۔

۵۵۳/۹۹ مکتوبات شاہ بو علی قلندر ۳۹

شیخ شرف الدین بو علی قلندر پانی پتی (م ۷۲۴ھ) کے ان ایک سو اڑتالیس خطوط کا قیمتی مجموعہ ہے جو آپ نے "برادرم اختیار الدین" کے عنوان سے لکھا ہے، اور مختلف مضامین ان میں تفصیل

سے بیان فرمائے ہیں، مسائل تصوف و سلوک کا بڑا حصہ ان مکاتیب میں آگیا ہے، اخیر میں "حکمنامہ" کے نام سے آپ کی ایک تحریر ہے جس میں آپ نے بیان فرمایا کہ دہلی جب حاضر ہوا تو میں نے کیا دعائیں کیں اور وہ کس طرح مقبول بارگاہ الٰہی ہوئیں، اس کے بعد آپ کا منظوم "خواب نامہ" درج ہے، یہ دونوں چیزیں چودہ اوراق میں ہیں، بقیہ (۳۲۶) اوراق میں آپ کے (۱۴۸) مکتوبات بکھرے ہوئے ہیں، کل ضخامت (۳۴۰) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۱) سطریں، کتابت نفیس عمدہ، تقطیع اوسط، یہ سارے مکتوبات لائق مطالعہ ہیں، یہ واضح رہے کہ پہلے دور میں مکتوبات علمی مضامین پر مشتمل ہوا کرتے تھے، سنہ کتابت درج نہیں ہے ایک خریدار نے اپنی خریداری کی تاریخ ۱۲۶۵ھ لکھ رکھی ہے، اس سے پہلے کا تو بہرحال ضروری ہے۔ بوعلی قلندر کے حالات کے لئے پڑھئے خزینۃ الاصفیاء ج۲ ص۳۲۶، اخبار الاخیار ص۱۲۹۔

(۱۰۰/۵۵۴) مکتوبات شاہ خوب اللہ الٰہ آبادی (ف ۸۹)

مرتبہ محمد اسلم الٰہ آبادی (م ---) شاہ خوب اللہ (م ۱۱۴۶ھ) کا اصلی نام محمد یحییٰ اور عرفی نام شاہ خوب اللہ تھا، آپ شیخ محمد افضل الٰہ آبادی (م ۱۱۲۴ھ) کے خلیفہ تھے اور اسی کے ساتھ برادر زادہ اور داماد بھی، شاہ خوب اللہ کے مکتوبات کی یہ تیسری جلد ہے جسے مرتب نے ۱۱۳۹ھ میں جمع کیا تھا، اس میں آپ کے ۵۵ مکتوبات ہیں اور کافی لمبے لمبے جو مختلف علماء اور مریدین کے نام لکھے گئے ہیں، ہر خط کے شروع میں مکتوب الیہ کا پتہ دیا گیا ہے، اور خط کے موضوع کی نشان دہی بھی کردی گئی ہے۔ مرتب نے صراحت کی ہے کہ اس سے پہلے آپ کے مکتوبات کی دو جلدیں مرتب ہو چکی ہیں، اس تیسری جلد کی ترتیب کا شرف میں نے حاصل کرنے کی سعی کی ہے، اس جلد کا عنوان مرتب نے "مکتوبات تقدس آیات" تجویز کیا تھا، مکتوبات کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ شاہ خوب اللہ کی نظر کتابوں پر بہت گہری تھی اور مطالعہ بڑا وسیع تھا، اس جلد پر سید علی کبیر اجملی الٰہ آبادی کے دستخط ہیں اور آپ نے لکھ رکھا ہے کہ غازی پور و بنارس کے سفر میں دس دنوں

میں اس جلد کا مطالعہ کیا، یہ رجب ۱۲۴۳ھ کا واقعہ ہے، اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ جلد اس سے پہلے کی کتابت شدہ ہے، ضخامت (۱۸۲) اوراق، ہر صفحہ میں (۲۷) باریک سطریں، تقطیع کلاں، شروع میں فہرست مضامین بھی لگی ہوئی ہے، شاہ خوب اللہ اور شیخ محمد افضل الٰہ آبادی کے حالات کے لئے پڑھئے مآثر الامراء ص۲۱۱ ج۲، نزہۃ الخواطر ج۶ ص۳۰۔

(۱۰۱/۵۵۵) مکتوبات شیخ عبدالقدوس گنگوہیؒ (ف ۱۱۴)

مرتبہ خضر بن حسن بن رکن جونپوری المعروف بہ میاں خاں بن قوام الملک (م ---)

مرتب حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہیؒ کے مریدوں میں تھے، اور جتنے خطوط آپ اپنے متوسلین کو لکھا کرتے تھے ان کی نقل یہ اپنے پاس جمع کرتے جاتے تھے۔ دنیائے تصوف میں شیخ عبدالقدوس گنگوہیؒ (م ۹۴۴ھ) جن کا آبائی وطن ردولی ضلع بارہ بنکی تھا، کسی تعارف کے محتاج نہیں، اس جلد میں (۱۹۳) مکاتیب آگئے ہیں، دیباچہ کے بعد مرتب نے ان کی فہرست دیدی ہے جس میں مضامین کی طرف اشارہ بھی کردیا ہے، یہ جلد کوئی دو سو اوراق سے زیادہ میں پھیلی ہوئی ہے، تقطیع بڑی ہے، ہر صفحہ میں (۱۷) سطریں ہیں، عربی عبارتیں جو اس جلد میں آئی ہیں ان کا بین السطور میں عنایت اللہ سرساوی اور جلال خان نے ترجمہ لکھدیا ہے، ۲۵ جلوس میں یہ جلد نقل ہوئی ہے، اس کے کاتب شیخ صبغۃ اللہ انبیٹھہ ضلع سہارنپور ہیں، مختلف مالکوں کے قبضہ سے ہو کر یہاں پہنچی ہے، ان میں ایک نے سال خریداری ۱۱۹۵ھ اور دوسرے نے ۱۲۳۸ھ لکھ رکھا ہے، اس کی کتابت ایک خاتون عصمت پناہ فاضلہ بانو بنت رفعت شاہ مراد خاں لاہوری نے کرائی تھی، پہلی مالکہ یہی تھیں شیخ عبدالقدوس کے حالات کے لئے پڑھئے خزینۃ الاصفیاء ص۱۲ ج۱، اخبار الاخیار ص۲۳۱۔

(۱۰۲/۵۵۶) مکتوبات مرزا مظہر جان جاناں (ف ۶۸)

مرزا جان جاناں مظہر الشہید (م ۱۱۹۵ھ) مشہور اہل اللہ گذرے ہیں، قاضی ثناء اللہ

پانی پتی (م ۱۲۲۵ھ) نے آپ کے ہی نام پر اپنی تفسیر کا نام "تفسیر مظہری" رکھا ہے، زیرِ نظر جلد میں مرزا صاحبؒ کے کچھ مکتوبات اور کچھ دوسری چیزیں ہیں، کوئی مرتب چیز نہیں ہے، اکثر حصہ میں مختلف بزرگوں کے خطوط ہیں اور ان تمام میں علمی مباحث ہیں اور جگہ جگہ دوسری علمی باتیں بھی نوٹ ہیں، ضخامت (۳۲۶) صفحات، کتابت کہیں صاف ستھری اور کہیں ناصاف، تقطیع متوسط، سنہ کتابت درج نہیں۔ مرزا صاحب کے حالات کے لئے پڑھئے انوار العارفین ص۴۸۹، خزینۃ الاصفیاء ص۶۸۴ ج ۱۔

(۵۵۶/۱۰۳) ملفوظات و حالات بہاء الدین نقشبند (ف ۲۰)

یہ رسالہ دراصل حضرت نقشبند (م ۷۹۱ھ) کے حالات میں ہے جسے ان کے خلیفہ اور مرید یعقوب بن عثمان بن محمود الغزنوی الچرخی (م ۸۵۱ھ) نے لکھا ہے، شروع میں مصنف نے اپنے حالات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ کس طرح حضرت والا کی خدمت میں میری حاضری ہوئی، اور پھر کس جذبہ سے میں نے یہ رسالہ قلمبند کیا ہے، اس کا نام "رسالہ انسیہ" ہے، اس رسالہ کی ضخامت (۲۶) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۳) سطریں، کتابت عمدہ، سائز چھوٹا۔

اس جلد میں اس کے بعد دوسرا ایک رسالہ ہے جس کا نام صراحۃً نہیں مل سکا اور نہ اس کے مصنف کا، یہ لکھتے ہیں کہ والدین نے حکم دیا کہ میں اہل اللہ کی باتیں جمع کر کے ان کی خدمت میں پیش کروں، یہ دس اوراق پر چھوٹے سائز کا رسالہ ہے، ہر صفحہ میں (۱۳) سطریں ہیں، اس کے اخیر میں یہ لکھا ہوا ہے، "تمام شد رسالہ والدیہ حضرت خواجہ عبید اللہ احرار قدس سرہ العزیز"

اس کے بعد شیخ شرف الدین یحییٰ منیری رحمہ اللہ (م ۷۸۲ھ) کا ایک مکتوب گرامی ہے یہ (۲۵) اوراق پر پھیلا ہوا ہے، یہ بھی اسی چھوٹے سائز پر ہے، اس کے ہر صفحہ میں (۸) سطریں ہیں، کتابت عمدہ ہے۔

خواجہ بہاء الدین نقشبند کے حالات کے لئے دیکھئے انوار العارفین ص۳۸۲، خزینۃ الاصفیاء ص۵۴۳ ج ۱، اور یعقوب چرخی کے حالات کے لئے دیکھئے حدائق الحنفیہ ص۳۲۰

خزینۃ الاصفیاء ص۵۲۶ ج ۱، اور نفحات الانس ص۳۵۸ اور شرف الدین احمد بن یحییٰ منیریؒ کے حالات کے لئے دیکھئے اخبار الاخیار ص۱۱۷، دعوت و عزیمت ج۳ ص۱۴۴

(۵۵۹/۱۰۴) ملفوظات خواجگان چشت (ف ۲۲)

اس مجموعہ میں چار ملفوظات جمع ہیں (۱) ملفوظات خواجہ عثمان ہارونی (م ۶۱۷ھ) مرتبہ خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی (م ۶۳۳ھ) (۲) افضل الفوائد ملفوظات نظام الدین اولیاء (م ۷۲۵ھ) مرتبہ امیر خسرو دہلوی (م ۷۲۵ھ) (۳) فوائد السالکین ملفوظات خواجہ قطب الدین بختیار کاکی (م ۶۳۳ھ) مرتبہ فرید الدین گنج شکر (م ۶۶۴ھ) (۴) راحت القلوب ملفوظات خواجہ فرید الدین گنج شکر (م ۶۶۴ھ) مرتبہ نظام الاولیاء بدایونی (م ۷۲۵ھ)۔

یہ تمام رسائل بڑے سائز کے (۱۲۰) اوراق میں پھیلے ہوئے ہیں، ہر صفحہ میں (۲۰) سطریں ہیں، کتابت صاف ستھری ہے، کاغذ موٹا دبیز ہے، سنہ کتابت درج نہیں ہے۔

خواجہ معین الدین چشتی کے حالات کے لئے دیکھئے اخبار الاخیار ص۲۲، امیر خسرو کے حالات کے لئے دیکھئے کتاب مذکور ص۹۹، فرید الدین شکر گنج کے حالات کیلئے دیکھئے کتاب مذکور ص۲۳، اور نظام الاولیاء کے لئے ص۵۳۔

(۵۵۹/۱۰۵) ✓ ملفوظات مخدوم وجیہ الدین کمرودیؒ (ف ۹۱)

مولوی نصر اللہ (م ــــ) اس کے مرتب ہیں، انہوں نے مخدوم وجیہ الدین کی خدمت میں ہی رہ کر علم حاصل کیا تھا، اس کتاب میں مخدوم وجیہ الدین کمرودی (م ۹۹۰ھ) کے حالات و ملفوظات جمع کئے گئے ہیں، یہ کتاب کوئی سو اوراق میں پھیلی ہوئی ہے، ہر صفحہ میں (۲۲) سطریں ہیں، کتابت صاف ستھری ہے، شیخ احمد حسن ولد امیر احمد ساکن قصبہ گوپامئو اس کے کاتب ہیں کاغذ دبیز موٹا ہے، سنہ کتابت درج نہیں ہے۔

مناقب فخریہ

(۵۶۰/۱۰۲) (۱۱۰)

مولانا فخرالدین اورنگ آبادی (م ـــــ) ایک باخدا بزرگ گذرے ہیں، غازی الدین خاں نظام نے "مناقب فخریہ" کے نام سے آپ کی سوانح لکھی ہے، پانچ ابواب پر مشتمل ہے (۱) کرامت (۲) اطوار و عادات (۳) کرامات و خوارق عادات (۴) سماع میں آپ کا طریقہ (۵) تربیت کا طریقہ۔ ضخامت (۵۵) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۲) سطریں، کتابت عمدہ، کاتب مرزا حسین ہمدانی، صفر ۱۲۰۵ھ میں اس کی کتابت ہوئی ہے۔

نزہتہ الارواح

(۵۶۱/۱۰۷) (۵۰)

یہ حسین بن عالم بن ابی الحسین الحسینی (م ـــــ) کی تصنیف ہے، اس میں مضامین تصوف دلچسپ انداز میں بیان کئے گئے ہیں آیات قرآنی اور مثنوی مولانا روم کا بکثرت حوالہ ہے، [illegible] کی تصنیف ہے، زبان شگفتہ و شستہ ہے، کاتب الہ داد بن جمال محمد ساکن قاسم پور ہیں۔ سنہ کتابت درج نہیں، ایک کتب خانہ میں داخلہ کی تاریخ البتہ درج ہے اور وہ رجب ۱۲۳۲ھ ہے، شروع کتاب میں "سلطان محمود" اور "عبدالرحمٰن" کی دو مہریں لگی ہوئی ہے، کتابت صاف ستھری ہے، ضخامت کوئی سوا سو صفحات، ایک صفحہ میں (۱۳) سطریں۔

نغمۂ عشاق

(۵۶۲/۱۰۸) (۶۴)

مولوی محمد نوراللہ اعظم پوری کی تصنیف ہے جو شاہ عبدالرحمٰن (م ۱۲۴۵ھ) لکھنوی کے مرید تھے اس رسالہ میں سماع کا جواز ثابت کرنے کی سعی کی گئی ہے۔ اس رسالہ کا اصل نام "ازالۃ القناع عن وجوہ السماع" ہے۔ کتاب ایک مقدمہ، تین ابواب اور ایک خاتمہ پر منقسم ہے، ضخامت سو اوراق ہر صفحہ میں (۱۶) سطریں، کتابت عمدہ نفیس، ۱۲۴۴ھ کی کتابت شدہ ہے۔ دیکھئے نزہتہ الخواطر ۷/۵۱۶

نفحات الانس

(۵۶۳/۱۰۹) (۱ و ۲)

مولانا جامی (م ۸۹۸ھ) کی تصنیف لطیف ہے، کتاب علماء میں مقبول و مشہور ہے، شروع میں تصوف کی حقیقت بیان کی گئی ہے، پھر بزرگان دین (صوفیا) کے حالات ہیں، یہ قلمی نسخہ (۳۷۷) اوراق میں پھیلا ہوا ہے، ضخامت کی وجہ سے دو جلدوں میں مجلد کرایا گیا ہے، اس کتاب کا سنہ تصنیف ۸۸۳ھ ہے، کرم بخش ولد محمد عاقل ولد محمد معصوم اخوند سرہندی (م ـــــ) نے ۱۲۱۴ھ میں اس کی کتابت کی ہے۔ اس کے ہر صفحہ میں (۲۳) سطریں ہیں، کتابت صاف ستھری ہے، کاغذ موٹا دبیز ہے، اس کے مطبوعہ نسخے عام طور پر ملتے ہیں۔ اس کا دوسرا قلمی نسخہ ۶۹ پر ہے جو پہلے سے کتابت و کاغذ میں بڑھا ہوا ہے، البتہ اخیر سے ناقص ہے۔ ضخامت (۱۷۸) صفحات ہے سنہ کتابت درج نہیں۔

نوادر المعارف

(۵۶۴/۱۱۰) (۱۳۰)

یہ خواجہ محمد بن خواجہ علی کی تصنیف ہے، مسائل تصوف اور مشائخ کے حالات بیان کئے گئے ہیں، ضخامت کوئی (۵۰) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۹) سطریں، کتابت صاف ستھری ۱۲۶۷ھ کی کتابت شدہ۔

نور مطلق ترجمہ کلمۂ حق

(۵۶۵/۱۱۱) (۹۳)

مولانا شاہ عبدالرحمٰن لکھنوی (م ۱۲۴۵ھ) کا ایک رسالہ "کلمۃ الحق" کے نام سے تھا، آپ کے ایک معتقد مولوی نوراللہ ولد مقیم الدین اعظم پوری سنبھلی نے اس کا فارسی ترجمہ "نور مطلق" کے نام سے کر دیا ہے، اس میں کلمہ طیبہ اور وحدت وجود کی بحث ہے، کلمۃ الحق پر لوگوں نے جو اعتراض کیا تھا مترجم نے اس کا جواب دینے کی سعی بھی کی ہے، یہ ترجمہ آپ نے ۱۲۳۲ھ میں کیا ہے، گویا مصنف کی زندگی ہی میں یہ رسالہ محمد الطاف احمد ولد حکیم کرامت علی نے ۱۲۵۱ھ میں نقل کیا ہے، کوئی (۶۰) اوراق

ہیں، ہر صفحہ میں (۱۵) سطریں ہیں، یہ رسالہ کرم خوردہ ہے، بمشکل لائق استفادہ ہے، مولانا عبد الرحمن لکھنوی کے لئے دیکھئے تذکرہ علماء ہند ص۱۱۶، نزہۃ الخواطر ص۲۵۳ اور نور اللہ کیلئے دیکھئے نزہۃ الخواطر ص۱۵۶ ج۷ ۔

۵۶۶/۱۱۲ **نور وحدت سے انتخاب** ۱۲۵

حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی (م ۷۵۷ھ) نے ایک رسالہ "نور وحدت" کے نام سے اپنے مرید وخلیفہ حضرت خواجہ سید محمد گیسو دراز (م ۸۲۵ھ) کیلئے لکھا تھا، زیر نظر رسالہ میں اسکا انتخاب ہے اس کے بعد اس میں میر محمد ہمدانی (م ـــ ھ) کا اجازت نامہ ہے جس میں انھوں نے سید حسین شیرازی کو احادیث رتنیات اور احادیث اشجیہ کی اجازت مرحمت فرمائی ہے، اس کے بعد ایک چہل حدیث، مرتبہ محمد بن محمد البخاری ہے، یہ چالیس حدیثیں احادیث رتنیات سے منتخب شدہ ہیں، دو تین چھوٹے چھوٹے رسالے اور ہیں ۱۲۸۲ھ کا مکتوبہ ہے

۵۶۷/۱۱۳ **وصایا الوزیر علی طریقۃ البشیر والنذیر** ۱۱۱

نواب محمد وزیر خاں مرحوم (م ـــ ھ) نے یہ قیمتی وصایا لکھوائے تھے، کتاب کی ترتیب سے پہلے آپ کا انتقال ہوگیا، آپ کے انتقال کے بعد نواب محمد علی خاں (م ـــ ھ) نے اسے مرتب کرایا، چالیس ابواب میں چالیس وصیتیں جمع کی گئی ہیں، مضامین بڑی خوبی سے ان میں آگئے ہیں، اخیر سے ناقص ہے، سنہ کتابت درج نہیں، کتابت صاف ستھری، معمولی ہے ۔

۵۶۸/۱۱۴ **ارشادیہ (اردو)** ۱

عبد اللطیف معروف بہ محی الدین شاہ قادری نامی بزرگ نے عربی فارسی میں تصوف سے متعلق کچھ کارآمد باتیں لکھی تھیں، آپ کے ایک معتقد حاجی سید شاہ محمد صاحب نے اسے اردو کا جامہ پہنایا اور اس کا نام "ارشادیہ" تجویز کیا، یہ رسالہ (۹) اوراق میں ہیں، ایک صفحہ میں (۱۳) سطریں ہیں، ۱۲۸۳ھ کا لکھا ہوا ہے ۔

۵۶۹/۱۱۵ **تقریر دلپذیر اردو** ۵

مولوی نور اللہ شاہ عبد الرحمن لکھنوی (م ۱۲۳۴ھ) کے مریدوں میں ہیں، اس رسالہ میں انھوں نے تصوف کے بعض مسائل کو واعظانہ انداز میں قلمبند کیا ہے ممکن ہے یہ ان کے مرشد شاہ عبد الرحمن لکھنوی کی تقریر ہی ہو اس کی ضخامت دس اوراق ہے، اس کے اخیر میں حضرت حسان الہند شاہ عبد نبوی کا ایک قصیدہ ہے اس کے ساتھ اردو ترجمہ بھی ہے، یہ مترجم قصیدہ چار اوراق میں پھیلا ہوا ہے، مرتب تقریر کے حالات کے لئے دیکھئے نزہۃ الخواطر ص۱۵۶ ج۷ ۔

یہ کتابیں اپنی جگہ کتابت میں آنے سے رہ گئیں لہذا انکا تعارف یہاں دیا جارہا ہے۔ (مصحح)

۵۳۸/۸۴ **مثنوی سلسلۃ الذہب** ۱۹۸

مصنف مولانا عبد الرحمن جامی (م ۸۹۸ھ) اس میں حمد و نعت کے بعد عدل وانصاف کی خوبی، طمع کے نقصانات، پھر ذکر کی ترغیب بالخصوص کلمۂ طیبہ کے ورد کی، اسکے بعد نصیحت آمیز اور عبرت آموز حکایات، علماء ومشائخ کے اقوال، یہ ساری باتیں عمدگی سے نظم کی گئی ہیں۔ ضخامت (۱۹۸) اوراق، ایک صفحہ میں ۱۷ سطریں، سائز بڑا کتابت عمدہ ۱۲۹۲ھ کی کتابت شدہ ہے۔ مولانا جامی کے حالات کیلئے دیکھئے خزینۃ الاصفیاء ص۵۸۲ ج ۱،

۵۴۱/۸۷ **مثنوی نظامی** ۶۰

نظامی گنجوی (م ۵۹۲ھ) مشہور شاعر ہیں اور بہت سی منظوم کتابوں کے مصنف، زیر نظر قلمی نسخہ انکی مثنوی ہے، حمد و نعت کے بعد توحید، ریاضت، خلوت وغیرہ مضامین بیان کئے گئے ہیں پھر عبرت آموز قصے کہانیاں ہیں۔ نسخہ کرم چشیدہ ہے مگر پھر بھی لائق استفادہ ہے، ضخامت کوئی (۶۰) اوراق، ایک صفحہ میں ۱۲ سطریں، حاشیہ پر بھی مثنوی چڑھی ہوئی ہے، کتابت عمدہ، جدولیں جاذب نظر، سنہ کتابت درج نہیں، پہلا شعر یہ ہے: "بسم اللہ الرحمن الرحیم ہست کلید در گنج حکیم"

نظامی کے حالات کے لئے پڑھیئے نفحات الانس ص۵۴۷ نیز دیکھئے خزینۃ الاصفیاء ص۲۲۹ ج ۲

۵۴۷/۹۳ **مخزن احمدی** ۲۶

سید محمد علی (م ۱۲۶۷ھ) کی تصنیف ہے، یہ دراصل سید شہید احمد بریلوی (م ۱۲۴۶ھ) کی سوانح ہے ضمناً شجرات، مضامین سلوک اور آپ کے خلفاء ومریدین کے حالات بھی آگئے ہیں، شروع میں اور جگہ جگہ مصنف نے آپکی خدمت میں بطور ہدیۂ اخلاص قصیدے بھی پیش کئے ہیں مصنف صاحب سوانح کے مرید باصفا تھے جکی تصدیق بھی درج ہے اخیر میں ایک شعر میں کہتے ہیں کہ "چہل سالہ احوال امام مرقسم گشت با آئین تمام"

یہ کتاب ۱۲۶۱ھ میں تصنیف کی گئی ہے خود اسکی تاریخ اشعار میں لکھ رکھی ہے وہ یہ ہے:۔

ع "ہاں بگو" "ایں چمن باغ جناں"۔ ضخامت (۱۵۰) اوراق، ہر صفحہ میں ۱۱ سطریں، کتابت صاف ستھری ۱۲۶۷ھ کی کتابت شدہ، مصنف کے حالات کیلئے دیکھئے سیرت سید احمد شہیدؒ از مولانا سید ابو الحسن علی ندوی ص۲۵۶ ۔

تاریخ (عربی)

(۵۷۰/۱) اخبار الدول و آثار الاُوَل (۳۰)

اس کے مصنف کا نام ابوالعباس احمد بن یوسف الدمشقی المعروف بالقرمانی (م ۱۰۱۹ھ) ہے یہ کتاب ایک مقدمہ اور پچپن ابواب پر مشتمل ہے، پھر مقدمہ میں متعدد فصلیں ہیں، جن میں تاریخ کا موضوع جن و شیاطین کی پیدائش، زمین اور اس کے باشندوں کا تذکرہ ہے، اور اس طرح کی دوسری چیزیں بیان کی گئی ہیں، اس کتاب میں امم ماضیہ کے حالات و واقعات اور عجائب و غرائب کا اجمالی تذکرہ اور انبیاء کرام کی تاریخ آگئی ہے۔

۱۰۰۸ھ میں مصنف نے اس کی تصنیف سے فراغت حاصل کی ہے، زیر نظر نسخہ ۱۲۶۳ھ کا نقل کیا ہے، دہلی میں اس کی کتابت ہوئی ہے، (۲۱۰) صفحات پر کتاب پھیلی ہوئی ہے، ہر صفحہ میں (۱۷) سطریں ہیں، کتابت اچھی اور کاغذ بہتر ہے، البتہ کیڑوں نے چاٹ کر اوراق میں سوراخ کر رکھے ہیں، مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے خلاصۃ الاثر صـ۲۰۹ ج ۱۔

(۵۷۱/۲) بذل القوۃ فی حوادث سنن النبوۃ (۱۱)

یہ محمد ہاشم بن عبدالغفور بن عبدالرحمن السندھی (م ۱۱۷۴ھ) کی تصنیف ہے، یہ کتاب سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات میں ہے، پہلے حصہ میں ہجرت سے پہلے کے حالات بیان کئے گئے ہیں، اور دوسرے حصہ میں ہجرت سے بعد کے واقعات بیان ہوئے ہیں، مختصر یہ کہ پیدائش سے لیکر وفات تک کے حالات آگئے ہیں، اس کی ضخامت (۱۴۶) اوراق ہے اور اس کے ہر صفحہ میں (۱۶) سطریں ہیں، مصنف نے یہ کتاب ۱۱۶۶ھ میں لکھنا شروع کی تھی اور ۱۱۶۸ھ میں اس کی تکمیل عمل میں آئی۔ زیر نظر نسخہ ۱۲۴۳ھ کا کتابت شدہ ہے، اس کے کاتب محمد فضل علی ہیں، مصنف

کے حالات کے لئے دیکھئے تذکرہ علماء ہند ص۲۵۳ و ص۲۵۴ .

(۵۰۲/۳) تاریخ یمینی (ع۱۲)

ابوالنصر محمد بن عبدالجبار العتبی الشاعر (م ۴۲۷ھ) کی تصنیف ہے، سلطان محمود بن سبکتگین اور خوارزم کے حالات درج ہیں، اس میں لطائف ادبیہ اور دقائق غریبہ کا تذکرہ ہے، اس میں ہندوستان پر حملہ کا تذکرہ بھی آیا ہے، کسی زمانہ میں یہ کتاب درسیات میں داخل تھی، زبان اچھی ہے اور عام طور پر مطبوعہ ملتی ہے. حالات کے لئے دیکھئے معجم المؤلفین ج۱۰ ص۱۲۶، الاعلام ج۷ ص۵۷

(۵۰۳/۴) تحفۃ المحبین بمناقب الخلفاء الراشدین (ع۹)

مرزا محمد معتمد خان الحارثی البدخشی (م بعد ۱۱۴۶ھ) کی تصنیف ہے، نام سے ہی کتاب کو مضامین ظاہر ہیں، خلفاء راشدین پر یہ ایک عمدہ کتاب ہے، احادیث سے جگہ جگہ استدلال نے اس کی حیثیت کو نمایاں کر دیا ہے، شیعوں کا رد بہت خوشگوار انداز میں ہوتا گیا ہے، اخیر کتاب میں حضرات حسنین رضی اللہ عنہما کے مناقب بھی ہیں .

کوئی سوا سو اوراق پر کتاب پھیلی ہوئی ہے، ہر صفحہ میں (۱۵) سطریں ہیں، کتابت صاف ستھری ہے، مصنف نے اس کتاب کی تصنیف سے رمضان ۱۱۴۶ھ میں فراغت حاصل کی ہے.

اس کے اخیر میں مصنف کی دوسری کتاب "منزل الابرار بما صح من مناقب اہل بیت الاطہار" ہے، اہل بیت نبوی کے سلسلہ میں جو صحیح حدیثیں وارد ہیں، اس کتاب میں ان تمام کو یکجا کر دینے کی سعی کی گئی ہے، اس کے کوئی پچاس اوراق ہوں گے، یہ کتاب اخیر سے ناقص ہے حالات کیلئے دیکھئے نزہۃ الخواطر ص۲۵۹ ج۶

(۵۰۴/۵) تطہیر الجنان واللسان (ع۱۵)

مصنف کا نام درج نہیں، اس میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب کی تفصیل

ہے، اور آپ سے متعلق جتنے واقعات اور اس سلسلہ میں شکوک و شبہات ہیں سب کا تذکرہ اور تشفی بخش حل اور جواب ہے. بالخصوص اہل البدع اور رافضیوں نے جن کو بنیاد بنایا ہے اس کا رد ہے.

مصنف نے تمہید میں لکھا ہے کہ ہمایوں اکبر بادشاہ کی فرمائش پر یہ محنت کی گئی ہے، پوری کتاب ایک مقدمہ، چند فصلوں اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے، ضخامت (۹۱) صفحات، سنہ کتابت درج نہیں یہ مدینہ منورہ کی کتابت شدہ ہے، ایک صفحہ میں (۲۳) سطریں ہیں، تقطیع اوسط ہے، اور کتابت صاف ستھری، کتابت میں اندازہ ہے کہ تین شخصوں کا حصہ ہے، اس لئے کہ تین قلم استعمال ہوئے ہیں، کتاب لائق مطالعہ ہے.

(۵۰۵/۶) التمہید لتعریف ائمۃ التجدید (ع۱۳)

حضرت مولانا عبیداللہ سندھی (م ۱۳۶۳ھ/۱۹۴۴ء) کی تصنیف ہے، دیوبندی مکتب فکر کے آپ موجودہ دور میں درشاہوار کی حیثیت رکھتے تھے. یہ کتاب دور آخر کی علمی اور تاریخی دستاویز ہے، علماء دیوبند کی حدیثی، فقہی اور معقولی سلسلۂ تلمذ کی اس سے عمدہ تاریخ اب تک نظر سے نہیں گذری، اپنے حالات بھی آپ نے ایسی قدرے تفصیل سے لکھے ہیں، دیباچہ میں لکھا ہے کہ جب میں افغانستان، ترکی، استنبول، اٹلی، روس اور دوسرے ملکوں کی سیاحت میں تھا تو ۱۳۳۳ھ میں پہلی مرتبہ اس کتاب کی تصنیف کا خیال آیا، ۱۳۴۵ھ میں تمام جگہوں سے ہو کر مکہ مکرمہ آگیا تو وہاں اس کی چند فصلیں لکھیں، اور پھر اسے آکر ہندوستان میں مکمل کیا، حصہ اول کی تصنیف پھر اس کی تبییض رجب ۱۳۴۹ھ میں مکہ مکرمہ ہی میں کر چکا تھا.

حضرت مولانا محمد طیب صاحب مدظلہ مہتمم دارالعلوم دیوبند جب سندھ گئے تو آپ نے ۱۳۷۵ھ میں اس کی نقل کرائی اور یہ تاریخی دستاویز یہاں آئی، یہ نسخہ مصنف کے دستی نسخہ سے نقل ہوا ہے، کتابت عمدہ اور نفیس ہے، ضخامت (۲۶۲) صفحات، تقطیع کلاں، اگر اب تک یہ اردو میں منتقل نہیں ہوئی ہے اور غالباً نہیں ہوئی ہے تو اس کا اردو ترجمہ دارالعلوم کو شائع کرانا چاہئے. مولانا کے حالات کیلئے

دیکھئے "مولانا عبید اللہ سندھی" نامی کتاب۔

(۵۷۶/۷) خلاصۃ السِیَر (۱۵)

محب الدین احمد بن عبد اللہ الطبری الشافعی (م ۶۹۴ھ) کی تصنیف ہے، سیرت نبوی پر ایک جامع مختصر کتاب ہے، اس میں بارہ کتابوں کا خلاصہ جمع کیا گیا ہے، پوری کتاب چوبیس فصل پر مشتمل ہے، اس کے ہر صفحہ میں (۱۷) سطریں ہیں، مجموعی ضخامت پچاس اوراق، کتابت بہتر، کاغذ کرم چشیدہ کاتب عبد الرحیم قاضی طیب، ربیع الثانی ۱۳۳۲ھ کی کتابت شدہ ہے، معنف کے حالات کے لئے دیکھئے مرآۃ الجنان ۲۲۳ ج ۴، شذرات الذہب ۴۲۵ ج ۵۔

(۵۷۷/۸) الدر الحبب فی تاریخ اعیان حلب (۱۶)

محمد بن ابراہیم بن یوسف بن عبد الرحمٰن الحلبی الربعی الحنفی القادری المشہور بابن الحنبلی (م ۹۷۱ھ) کی تصنیف ہے، اس کے دیباچہ میں مصنف نے نشاندہی کی ہے کہ حلب پر کن اہل علم نے لکھا ہے اور کس کس سنہ میں، فن تاریخ کی اہمیت پر کتاب ولغت کے حوالے سے ابھار کیا ہے، اخیر میں لکھا ہے کہ میں نے ضرورت محسوس کی کہ اعیان حلب پر ایک مستند کتاب ایسی ہونی چاہئے جس میں موجودہ زندہ علماء کا بھی تذکرہ آجائے، کتاب کی ترتیب حروف تہجی پر ہے، مصنف نے کافی محنت کی ہے اور عمدہ کتاب مرتب کی ہے، یہ کتاب نایاب ہے، جمہوریہ عرب نے اس کا فوٹو اس نسخہ سے حاصل کیا ہے، زیر نظر نسخہ ۹۸۳ھ کا کتابت شدہ ہے (۲۱۰) اوراق پر بڑی تقطیع میں کتاب پھیلی ہوئی ہے، ایک صفحہ میں (۲۷) سطریں ہیں، کتابت صاف ستھری ہے، کاغذ موٹا دبیز ہے، مرمت کے بعد اچھی حالت میں ہے، شروع کتاب میں اس کے دو مالکوں کے دستخط مع تاریخ درج ہیں، ایک احمد المکی الحنفی ۱۰۱۳ھ کے ہیں، اور دوسرے محمد بن الحاج مصطفی رجب ۱۰۴۱ھ کے ہیں، مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے شذرات الذہب ۳۶۵ ج ۸، آپ نے اور بہت سی کتابیں تصنیف کی ہیں۔

(۵۷۸/۹) عجائب المقدور فی نوائب تیمور (۱۸)

قاضی شہاب الدین الدمشقی المعروف بابن عرب شاہ (م ۸۵۴ھ) کی تصنیف ہے، بیان و اسلوب کے لحاظ سے معیاری ہے، عبارت مسجع ہے، اس کتاب میں آٹھویں صدی ہجری کے راس الفتنہ تیمور لنگ کی تاریخ اور اس کے مظالم کی داستان ہے، مصنف نے اور بھی بہت سی کتابیں تصنیف کی ہیں، زیر نظر نسخہ کی ضخامت (۳۷۹) صفحات، ہر صفحہ میں (۲۱) سطریں، کتابت معمولی مگر صاف ستھری، مطبوعہ نسخے بھی عام طور پر پائے جاتے ہیں، اس کا دوسرا نسخہ قلمی نمبر (۲) پر ہے، مصنف کے حالات کے لئے ملاحظہ فرمائیں شذرات الذہب ۲۸۰ ج ۷۔

(۵۷۹/۱۰) کتابُ المحن والفِتَن (۱۹)

اخوند محمد باقر مجلسی شیعی (م ۱۱۱۰ھ) کی تصنیف ہے، یہ بحار الانوار نامی کتاب کا ایک حصہ یا اس کی ایک جلد ہے جو کتاب الفتن کے نام سے مشہور ہے، مصنف نے اس حصہ کی تصنیف سے ذی الحجہ ۱۰۸۰ھ میں فراغت پائی، زیر نظر نسخہ ۱۰۸۰ھ کا کتابت شدہ ہے، اس میں شیعی نقطۂ نظر کی تائید ہے اور سنی نقطۂ نظر سے یہ (جیسا کہ اس کے شروع میں مولانا وکیل احمد سکندر پوری نے لکھ رکھا ہے) صرف موضوعات وتعصبات کا مجموعہ ہے، ضخامت (۲۵۹) اوراق، ہر صفحہ میں (۲۳) سطریں، تقطیع کلاں، یہ حصہ باب ما روی فی معاویۃ وعمرو بن العاص الخ سے شروع ہوتا ہے، کتابت عمدہ ہے، مصنف کے حالات کے لئے پڑھئے نجوم السماء ۱۱۶ از مرزا محمد علی۔ متاخرین میں شیعہ علماء میں سب سے فائق گنے جاتے ہیں، ان کی سب سے اہم کتاب یہی "بحار الانوار" ہے، جو پچیس ۲۵ جلدوں پر مشتمل ہے۔

(۵۸۰/۱۱) کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون (۲۰، ۲۱)

ملا کاتب چلپی (م ۱۰۶۷ھ) کی تصنیف ہے، یہ کتاب کسی تعارف کی محتاج نہیں، مصنف نے

لکھا ہے کہ میرے مطالعہ سے جتنی کتابیں گذریں، تمام کے نام، ان کے مصنف کا نام اور سنہ وفات اور کتاب کا تعارف لکھتا چلا گیا، چنانچہ ایام جوانی ہی میں اس کا پورا مسودہ تیار ہوگیا، بعد میں اضافہ بھی کرتا رہا، پھر لغت کی ترتیب پر تمام کتابوں کے نام مع ان کے مصنف کے نام و وفات کے مرتب کردیا اور اگر کوئی خاص بات کسی کتاب کے متعلق مناسب معلوم ہوئی تو ساتھ ہی اس کا تذکرہ بھی کردیا، شروع میں مقدمہ کے اندر کئی فصلوں میں علم کی تعریف، تقسیم اور دوسری کارآمد چیزیں بیان کردی گئی ہیں، کتاب اپنے عنوان پر کامیاب ہے، تقریباً ساری کتابوں کے نام اس میں ملتے ہیں، اور جہاں کتاب کا نام ہے مصنف کا نام مع سنہ وفات ضرور ہے الا ماشاء اللہ، ہر کتاب کے ساتھ اس کی شروح وحواشی کا بھی تذکرہ ہے، یہ قلمی نسخہ کی پہلی جلد ہے، ضخامت (۴۵۲) صفحات یکم اور جلد ثانی ۴۵۳ سے لیکر ۹۱۶، ہر صفحہ میں (۱۳) سطریں، کتابت ستھری، سائز چھوٹا ہے، کتابوں کے نام سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں، مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے معجم المؤلفین ص۲۶۳ ج۱۲

(۵۸۱/۱۲) **كفاية التنجيم** (۱۴۰)

مصنف کا کہیں نام درج نہیں ملا، یہ حصہ باب الازمنہ وانواعہا وسعادتہا ونحوستہا سے شروع ہوتا ہے، شمس وقمر کی گردش پھر قمری وشمسی سال وماہ کی تفصیل، بارہ مہینوں کی وجہ تسمیہ تاریخ کی حقیقت، سنہ ہجری کی ابتداء، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش ووفات کی تاریخ میں اختلاف اور اس طرح کی دوسری بحثیں ہیں، پوری کتاب شیعی روایتوں سے مملو ہے، کسی شیعی عالم کی تصنیف ہے، سنی نقطۂ نظر سے کوئی خاص چیز نہیں، تقطیع چھوٹی، ضخامت (۱۵۷) اوراق، ہر صفحہ میں گیارہ سطریں، کتابت صاف ستھری، سنہ کتابت درج نہیں۔

(۵۸۲/۱۳) **مجموعہ کتب** (۱۴۰)

اس جلد میں کوئی مکمل کتاب نہیں ہے بلکہ تین مختلف کتابوں کے اجزاء ہیں، پہلا حصہ سیرۃ النبی

صلی اللہ علیہ وسلم پر ہے جس میں مغازی، فتح مکہ اور وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ابواب ہیں، اس کے بعد اخیر کے دو حصے کسی حدیث کی کتاب کے اجزاء ہیں، سابق منتظم کتب خانہ مولانا عبد الحفیظ صاحب علوی مرحوم (شاگرد شیخ الہندؒ) کی تحقیق یہ ہے کہ ان دو میں پہلا جز، شرح السنۃ بغوی کا ہے اور دوسرا شرح مشکل الآثار للطحاوی کا ہے، سنہ کتابت درج نہیں

(۵۸۳/۱۴) **مرآۃ الجنان وعبرۃ الیقظان** (۱۴۰)

عبد اللہ بن اسعد بن علی معروف بہ علامہ یافعی (م ۷۶۸ھ) کی تصنیف ہے، حیدرآباد سے یہ کتاب چھپ چکی ہے، پہلی صدی ہجری سے ۷۵۰ھ تک کے علماء وامراء اور مشہور لوگوں کا اختصار سے اس میں تذکرہ ہے، نہ بالکل مختصر ہے اور نہ مفصل، ترتیب سنہ وار رکھی ہے، جس سنہ میں جو مشہور واقعہ ہوا ہے اس کی طرف بھی اشارہ کردیا گیا ہے، صوفیاء کے تذکرہ میں کہیں کہیں اطناب سے کام لیا گیا ہے، جن کتابوں سے مصنف نے استفادہ کیا ہے ان میں تاریخ ابن خلکان اور تاریخ ابن سمرہ کا خصوصیت سے تذکرہ کیا ہے، یہ قلمی نسخہ بہت قدیم معلوم ہوتا ہے، لیکن سنہ کتابت درج نہیں ہے، اخیر کا تھوڑا حصہ بعد کا لکھا ہوا ہے، بڑے سائز کے (۴۴۰) اوراق میں کتاب پھیلی ہوئی ہے، ایک صفحہ میں (۲۷) سطریں ہیں، کتابت عمدہ ہے، تمام سنین کو سرخ روشنائی سے لکھا ہے، مرمت کے بعد یہ نسخہ بہت کارآمد ہوگیا ہے، اس کے شروع میں مفتی سعد اللہ مرادآبادی کی مہر اور ان کے دستخط ہیں، کسی صاحب ذوق نے اس کے شروع میں اسماء کی فہرست بترتیب حروف تہجی بہت صاف ستھری لکھ کر لگا رکھی ہے، یہ فہرست ۱۲۶۰ھ کی تیار کردہ ہے، کتاب کسی طرح تین چار سو سال سے کم کتابت شدہ نہیں ہے، مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے الدرر الکامنہ لابن حجر ص۔۔۔، نفحات الانس ص۳۸۳، شذرات الذہب ص۲۱۰ ج۶، مفتاح السعادۃ ص۲۱۷ ج۱، اس کے شروع میں امام سیوطی کا ایک مختصر رسالہ منتہی العقول فی منتہی المنقول لگا ہوا ہے جس میں ہر چیز کی منتہیٰ کا بیان ہے۔

(۵۸۴/۱۵) **مناقب امام اعظمؒ وجواب معترضین** (۱ٹ)

مصنف کا نام معلوم نہ ہو سکا، لیکن مصنف نے دیباچہ میں لکھا ہے کہ پہلے مجھے اس کی خبر نہیں تھی کہ شوافع امام اعظم ابوحنیفہؒ کی مخالفت میں تشدد اختیار کرتے ہیں، لیکن میری حیرت کی انتہا نہ رہی جب میں نے حلب کے ایک مدرسہ میں جاکر یہ دیکھا کہ ایک مدرس بے تکان امام ابوحنیفہؒ کے خلاف بول رہا ہے اور غلط چیزیں آپ کی طرف منسوب کر رہا ہے، پھر معلوم ہوا کہ امام غزالیؒ جیسے فاضل نے بھی اپنی کتاب "المنخول فی علم الاصول" میں بڑا لعن طعن کیا ہے، چنانچہ اس کتاب میں مصنف نے اسی طرح کے لغو اور بے سروپا اعتراضات کے جوابات تحریر کئے ہیں، پوری کتاب چھ فصلوں پر منقسم ہے، پانچ فصلوں میں اعتراضات کے جوابات ہیں اور آخری فصل میں مناقب بیان کئے گئے ہیں، اس کتاب میں (۹۷) اوراق ہیں، ہر صفحہ میں (۱۳) سطریں ہیں، کتابت صاف ستھری مگر حروف روشنائی کے چپکنے کی وجہ سے کہیں مٹے مٹے ہیں.

یہ کتاب ۹۰۷ھ میں تصنیف ہوئی ہے، اس کے ساتھ امام سیوطی (م ۹۱۱ھ) کا ایک مختصر رسالہ ہے جس میں اپنے زمانہ کے اس غلط مقولہ کا جواب یا رد تحریر فرمایا ہے کہ ہزار سال بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے روضۂ اطہر میں باقی نہ رہیں گے، قیامت کے آثار شروع ہو کر قیامت برپا ہو جائے گی، ۸۹۵ھ میں ان کے سامنے اس غلط بات کی تائید میں ایک فتویٰ لکھا ہوا آیا جس سے متاثر ہو کر آپ نے یہ رسالہ قلمبند کیا، اس کے اوراق (۹) ہیں، اس کا نام ہے "الکشف عن مجاوزۃ ہذہ الامۃ الالف"، ان دونوں کتابوں کے ناقل وکاتب غلام حیدر نامی کوئی بزرگ ہیں.

(۵۸۵/۱۶) **مناقب امام احمد حنبلؒ** (۱ٹ)

عمر بن محمد عارف نہروانی (م ــــ) کی تصنیف ہے، آپ نے حرم شریف میں ۱۱۶۲ھ میں

مسند احمد جب ختم کی تو یہ داعیہ پیدا ہوا کہ امام موصوف کے حالات پر ایک رسالہ لکھا جائے، چنانچہ آپ نے یہ رسالہ لکھا اس میں مصنف نے امام موصوف کے سلسلہ میں آپ کے معاصرین کے اقوال بھی نقل کئے ہیں پھر فن حدیث میں آپ کو جو عظمت حاصل تھی اسے واضح کرنے کی سعی کی ہے، ضمناً یہ بات بھی آگئی مسئلہ خلق قرآن میں آپ کو کیسی اذیتیں دی گئیں، سند کے سلسلہ میں بھی گفتگو کی ہے کہ اس کا کیا مقام ہے، اور آپ نے کیسے اسے جمع کیا، اخیر میں امام موصوفؒ کے اقوال وملفوظات نقل کئے گئے ہیں، ضخامت (۱۵) ورق، ہر صفحہ میں (۱۹) سطریں، کتابت ناصاف، سنہ کتابت درج نہیں.

(۵۸۶/۱۷) **منتہی السؤل فی سیر الرسولؐ** (۱ٹ)

ابوالمظفر یوسف بن الجوزی (م ۶۵۴ھ) اس کے مصنف ہیں، سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی جامع سیرت اس کتاب میں آگئی ہے، نسب نامہ اور پیدائش سے لیکر وفات تک کے حالات درج ہیں، ازواج واولاد اور غزوات کا بھی تذکرہ ہے، رمضان ۶۳۷ھ اس کتاب کا سنہ تصنیف ہے کل تین دن میں پورا رسالہ لکھا گیا ہے، ضخامت (۵۴) صفحات، ہر صفحہ میں (۲۵) سطریں، کتابت صاف ستھری، ۱۱۴۳ھ کی کتابت شدہ ہے، حالات کے لئے دیکھئے مرآۃ الجنان ج۴ ص۱۳۶، شذرات الذہب ج۵ ص۲۶۶، مفتاح السعادہ ج۱ ص۲۰۸.

(۵۸۷/۱۸) **منح المکیہ فی شرح الہمزیہ** (۱۸ع)

ابن حجر ہیتمی مکی (م ۹۷۳ھ) نے قصیدہ ہمزیہ کی شرح لکھی ہے، اس قصیدہ کا دوسرا نام ام القریٰ بھی رکھا گیا تھا، یہ قصیدہ صاحب قصیدہ بردہ ــــ کا ہے، زیر نظر کتاب اسی قصیدہ کی مفصل شرح ہے، چونکہ اس میں سیرت نبوی کے مختلف گوشوں پر بحث آگئی ہے، اس لئے اسے تاریخ کے خانہ میں رکھا گیا ہے.

ضخامت تقریباً دو سو اوراق، ہر صفحہ میں (۱۹) سطریں، کتابت بہتر، کاغذ دیسی ساخت، سنہ

کتابت درج نہیں، شارح کے حالات کے لئے دیکھئے شذرات الذہب ۸: ۳۰۸.

تاریخ فارسی

(۵۸۸/۱۹) اخبار الابرار فی مناقب الاخیار (۵۳)

محمد پناہ عطا کرمی (م ۱۲۶۵ھ) کی تصنیف ہے، ۱۲۳۵ھ میں آپ نے یہ کتاب لکھی ہے، اپنے والد شاہ پیر کریم عطا (م ۱۲۴۸ھ) کے سلسلہ کے بزرگوں کا مختصر تذکرہ کیا ہے، ان کے والد سے لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک شجرہ میں جتنے بزرگ آتے ہیں سب کے مختصر حالات آ گئے ہیں، اس کے بعد چہار پیر اور چہاردہ خانوادوں کا تذکرہ ہے اور اس کی تفصیل بھی ہے، چہار پیر سے کون بزرگ مراد ہیں اور چودہ خانوادے کون ہیں، پھر ضمناً دوسرے سلسلوں کا نام بھی آیا ہے، سب کے اخیر میں قطب، ابدال، غوث وغیرہم کا تذکرہ ہے اور ان کی تعریف ہے ۔

ضخامت (۹۷) اوراق، ہر صفحہ میں (۷) سطریں، کتابت جلی قلم عمدہ، تقطیع چھوٹی، اس نسخہ کے کاتب سید عبد العلی صاحب بھوپالی ہیں، ۱۲۷۰ھ کی کتابت شدہ ہے ۔ یہ تصوف فارسی نمبر ۵۳ پر ہے، حالات کے لئے دیکھئے نزہۃ الخواطر ص ۱۰۳ ج ۷ ۔

(۵۸۹/۲۰) اخبار الاخیار فی اسرار الابرار (۴۸)

شیخ عبد الحق محدث دہلوی (م ۱۰۵۲ھ) کی تصنیف ہے، آپ نے تمام قابل ذکر اولیاء، اتقیاء، صوفیاء اور مجذوبوں کا اس میں تذکرہ فرمایا ہے، طبقہ اولیٰ میں خواجہ معین الدین چشتی اور آپ کے اہل عصر، خلفاء اور مریدوں کے حالات ہیں، طبقہ دوم میں فرید الدین گنج شکر اور آپ کے معاصرین، مریدین اور خلفاء کے، اور طبقہ سوم میں نصیر الدین چراغ دہلی اور آپ کے زمانہ کے دوسرے علماء و مشائخ کا تذکرہ ہے، اخیر میں مجذوبوں کا تذکرہ ہے اور خاتمہ میں مصنف نے اپنے اور اپنے والد بزرگوار کے حالات لکھے ہیں، حالات کی جمع و ترتیب میں نہ زیادہ طول ہے نہ اختصار مطبوعہ نسخے عام طور پر ملتے ہیں ۔

اس قلمی نسخہ کی سب سے اہم خصوصیت یہ ہے کہ یہ ۱۰۴۲ھ کا کتابت شدہ ہے اس لئے

یا تو یہ خود مصنف کے قلم کا ہے یا پھر آپ کی حیات میں کسی اور نے لکھا ہے، اور یہ مصنف کا اخیر مسودہ ہے جس میں اختصار ہے، اس کے شروع میں غلام امام بن شیخ غلام علی عباسی نے فہرست مضامین لکھ کر بعد میں لگا دی ہے اور انہوں نے اس قلمی نسخہ کی اہمیت جتائی ہے اور فہرست مضامین میں جگہ جگہ اضافہ بھی کیا ہے، ضخامت (۲۵۹) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۷) سطریں، کتابت عمدہ، کاغذ خستہ، اخیر کے دو صفحات اس میں ایسے ہیں کہ جو اور نسخوں میں نہیں پائے جاتے ۔

مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے حدائق الحنفیہ ص ۴۰۹، خزینۃ الاصفیاء ص ۱۲۴، نزہۃ الخواطر ص ۲۰۱ ج ۵ ۔ یہ تصوف فارسی ۴۸ پر ہے ۔

(۵۹۰/۲۱) امیر نامہ (۴۲)

(۵۹۱/۲۲) انفاس العارفین (۳۱)

حکیم الامۃ شاہ ولی اللہ الدہلوی (م ۱۱۷۶ھ) کی تصنیف ہے، اس کتاب میں آپ نے اپنے دادیہالی اور ننہیالی خاندان کے حالات قلم بند کئے ہیں اور ساتھ ہی ان بزرگوں کے سبق آموز حالات بھی درج کئے ہیں، ان علماء کا تذکرہ بھی ہے جن سے آپ نے فیض پایا، اور اس رسالہ کا نام ہے "انسان العین فی مشائخ الحرمین" اخیر میں آپ کا مشہور رسالہ "الجزء اللطیف فی ترجمۃ العبد الضعیف" لگا ہوا ہے جس میں شاہ صاحب نے اپنے قلم سے اپنے ذاتی حالات لکھے ہیں، یہ کتاب بڑے سائز کے (۱۵۸) اوراق میں پھیلی ہوئی ہے، ہر صفحہ میں (۱۹) سطریں ہیں، کتابت صاف ستھری ہے، زیر نظر نسخہ ۱۲۳۹ھ کا کتابت شدہ ہے، اخیر میں فہرست مضامین بھی ہے ۔

مصنف کے حالات کے لئے پڑھئے حیات ولی اور تذکرہ علماء ہند ص ۲۵۰، یہ کتاب تصوف فارسی ۳۱ پر ہے ۔

(۵۹۲/۲۳) **بحر امواج** (۳۰)

مولوی ہادی علی صاحب (م ۱۲۸۱ھ) کی یہ منظوم تصنیف ہے جس میں حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم تک کے مختلف مشہور پیغمبروں کے جزوی حالات قلمبند کرنے کی سعی کی گئی ہے، یہ کتاب ۱۲۶۲ھ میں منظوم ہوئی ہے، ضخامت (۸۸) اوراق ایک صفحہ میں (۱۵) سطریں، خط صاف ستھرا یہ نسخہ ۱۲۷۷ھ کا کتابت شدہ ہے۔ حالات کیلئے دیکھئے نزہۃ الخواطر ۵۳۰/۷.

(۵۹۴/۲۴) **بہار سخن** (۲۹)

میاں محمد اصلح (م ـــ) کی تالیف ہے، اس میں مختلف خطوط کے علاوہ کچھ لوگوں کا احوال درج ہیں، عہد عالمگیری کے بہت سے واقعات آگئے ہیں، زبان شستہ اور رواں دواں ہے، کتاب کی ضخامت (۳۹۵) اوراق ہے اور ہر ایک صفحہ میں ۱۷ - ۱۷ سطریں، کتابت معمولی، اور کاغذ کرم چشیدہ ہے، زیر نظر نسخہ ۱۲۴۲ھ کا مکتوبہ ہے۔

(۵۹۵/۲۵) **تاریخ شاہجہاں** (۳۲)

معروف بہ درشاہ جہانی اور ترجمہ تاریخ مالکم)

مصنف کا نام درج نہیں ہے، اس کتاب میں دور سلطان شاہجہاں کی عمارتوں کا تذکرہ ہے بالخصوص لال قلعہ دہلی کی تعمیر کا مفصل حال درج ہے کہ کس طرح تیار ہوا اور کیا خرچ آیا، کیڑوں نے اس طرح چاٹ لیا ہے کہ پڑھنے میں دقت ہوتی ہے، ضخامت (۱۶) اوراق، کتابت معمولی، سنہ کتابت درج نہیں۔

اس جلد میں دوسری کتاب تاریخ مالکم (انگریزی) کا اردو ترجمہ ہے جس میں ہندوستانی

ریاستوں اور ان کے والیان کا مفصل تذکرہ ہے حتی کہ فوج کی تعداد پھر ان میں کتنے مسلم اور کتنے غیر مسلم ہیں سب درج ہے، مترجم حکیم سید مولی بخش صاحب ہیں، پنڈت بھولاناتھ کا اس پر مقدمہ ہے، ضخامت کوئی پچاس اوراق، اس کے اخیر میں انگریزی فتوحات کا روزنامچہ بھی ہے، ۱۲۷۱ھ کی مکتوبہ ہے۔

(۵۹۶/۲۶) **تاریخ سمرقند الموسوم بہ سمریہ** (۱۵)

میر ابو طاہر صدر سمرقند (م ۱۲۵۱ھ) کی تصنیف ہے، پوری کتاب گیارہ ابواب پر منقسم ہے جس میں سمرقند کی وجہ تسمیہ، یہاں سب سے پہلے آنے والے، عمارت تعمیر کرنے والے، وہاں کی آب و ہوا، زمین و اطراف اور پہاڑوں، نہروں، چشموں، غار و کھوہ، مساجد و مدارس، مزارات اور دوسری ساری ضروری چیزوں کا تذکرہ ہے، سب سے طویل باب مزارات کا ہے بقیہ ابواب مختصر ہیں، مصنف نے اپنا ایک واقعہ درج کیا ہے وہاں اس دن کی تاریخ ۱۲ جمادی الاولی ۱۲۵۱ھ لکھی ہے، اس سے معلوم ہوا کہ یہ کتاب ۱۲۵۱ھ یا اس کے بعد چند سال کے اندر کی تصنیف ہے، ضخامت کوئی ۶۰ - ۷۰ اوراق، ہر صفحہ میں (۱۵) سطریں، کتابت معمولی مگر صاف سنہ کتابت درج نہیں ہے، کاتب نے اپنا نام احمد خواجہ سمرقندی لکھ رکھا ہے۔

(۵۹۷/۲۷) **تاریخ احمد شاہ درانی** (۲۵)

منشی عبدالکریم علوی کی تصنیف ہے، سلاطین درانیہ کے حالات درج ہیں، احمد شاہ درانی سے اس کی ابتداء ہوئی ہے، اور ۱۲۱۲ھ تک کے حالات جمع کرنے کی سعی کی گئی ہے۔ مصنف نے یہ کتاب ۱۲۵۵ھ کے بعد لکھی ہے، یہ نسخہ مطبوعہ نسخہ سے نقل کیا گیا ہے، ضخامت کوئی پچاس اوراق، ہر صفحہ میں (۱۷) سطریں، کتابت صاف ستھری، سنہ کتابت درج نہیں ہے اس کا دوسرا نسخہ قلمی ۱۹ پر ہے۔

تاریخ جہاں کشا

(۵۹۸/۲۸) (۱۱ع)

اس کتاب کے مرتب عبداللہ بن فضل اللہ (م سنہ) ہیں، صاحب کشف الظنون نے جس جہاں کشا کا مصنف علاء الدین جوینی (م ۶۸۳ھ) کو بتایا ہے وہ کوئی اور کتاب ہے، زیر نظر کتاب میں چنگیزی خاندان کے حالات بیان کئے گئے ہیں، زبان سلیس و شگفتہ ہے، ضخامت (۱۸۲) صفحات، ایک صفحہ میں (۱۹) سطریں، کتابت عمدہ، ۱۲۷۵ھ کی کتابت شدہ ہے، کیڑوں نے پوری کتاب چاٹ کر داغ دار بنا رکھا ہے۔

تحفۃ القادریہ

(۵۹۹/۲۹) (۵۴ع)

ابو المعالی محمد صاحب کی تصنیف ہے، انہوں نے مختلف کتابوں کی مدد سے یہ کتاب شیخ عبدالقادر جیلانی کے حالات و واقعات میں مرتب کی ہے، یہ کتاب اکیس ابواب پر منقسم ہے، ضخامت (۴۵) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۷) سطریں، کتابت عمدہ، کاتب شیر محمد لاہوری، رمضان ۹ محمد شاہی کی لکھی ہوئی ہے، یہ کتاب تصوف فارسی میں نمبر ۵۴ پر ہے۔

تذکرۃ الاولیاء

(۶۰۰/۳۰) (۱۷ و ۱۸ع)

خواجہ فریدالدین عطار (م ۶۲۷ھ) کی مشہور تصنیف ہے، آپ نے مختلف کتابوں سے منتخب کر کے چھیانوے اولیاء کبار کا اپنی اس کتاب میں تذکرہ کیا ہے، کتاب مورخانہ انداز کے بجائے تصوف کے رنگ میں لکھی ہوئی ہے، مصنف خود بھی تصوف سے عملی دلچسپی رکھتے تھے، چنانچہ یہ کتاب ہمارے یہاں تاریخ کے بجائے تصوف میں مذکورہ نمبر پر رکھی گئی ہے۔

ضخامت (۴۰۵) اوراق، ہر صفحہ میں (۲۱) سطریں، کتابت صاف ستھری، مولوی محمد حمیدالدین قلعہ بیجاپور کے لئے قاضی محمد حسین نے نقل کی تھی، ۱۱۸۰ھ کی کتابت شدہ ہے، دو

جلدوں میں مجلد ہے، یہ تصوف نمبر ۱۷-۱۸ پر ہے، حالات کے لئے دیکھئے

تذکرۃ الشہداء

(۶۰۱/۳۱) (۱۳ع)

مؤلفہ محمد حسن بن باقر بخاری (م سنہ)، اس میں دس مجلسیں ہیں، بنیادی مجلسیں حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے متعلق ہیں، روایتیں واہی تباہی ہیں، ضخامت کوئی (۷۵) اوراق، ایک صفحہ میں (۱۷) سطریں، کتابت صاف ستھری، ۱۲۷۵ھ کی کتابت شدہ ہے۔

حلیہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

(۶۰۲/۳۲) (۱۳۳ع)

مؤلفہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی (م ۱۰۵۲ھ) مدارج النبوۃ آپ کی مشہور تالیف ہے جو سیرت نبوی سے متعلق ہے، آپ نے اسی سے منتخب کر کے یہ قیمتی رسالہ الگ مرتب کر دیا ہے، اخیر سے ناقص ہے، ضخامت (۳۲) اوراق، ایک صفحہ میں ۱۳ سطریں، کتابت معمولی، مؤلف کے حالات کے لئے دیکھئے حدائق الحنفیہ ص ۴۰۹۔

خلاصۃ الاخبار فی بیان احوال الاخیار

(۶۰۳/۳۳) (۳۹ع)

غیاث الدین بن ہمام الدین ملقب بہ خواند میر (م ۹۴۲ھ) کی تصنیف ہے۔ وزیر امیر علی شیر ایک علم دوست حکمراں تھے، مصنف نے یہ کتاب ان کی فرمائش پر لکھی ہے، تاریخ کی بہت سی کتابیں وزیر موصوف نے مؤلف کے حوالہ کیں، اور درخواست کی کہ ان کا خلاصہ تیار فرمائیں، چنانچہ مصنف نے ۹۰۴ھ میں یہ خدمت انجام دینا شروع کی اور اختتام تک پہنچائی، یہ ایک مقدمہ، دس مقالے اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے، مقدمہ خلعت خلقت وغیرہ، مقالہ اولی در ذکر انبیاء و مرسلین، مقالہ دوم در ذکر حکماء، مقالہ سوم در ذکر ملوک عجم و سلاطین ماتقدم، مقالہ چہارم در ذکر حالات و غزوات خواجہ کائنات

سلم، مقالۂ پنجم در ذکر خلفاء راشدین، مقالۂ ششم در ذکر خلفاء بنی امیہ، مقالۂ ہفتم در ذکر خلفاء عباسیہ، مقالۂ ہشتم در ذکر طبقات سلاطین، مقالۂ نہم در ذکر فرزندان یافث بن نوح و بیان خروج چنگیز خاں و سلطنت اولاد او، مقالۂ دہم در ذکر فرمان روائی و کشور کشائی پادشاہ امیر تیمور گورگاں و بیان سلطنت اولاد آں، خاتمہ در بلدہ فاخرہ ہرات و بیان باغات وغیرہ۔

کتابت عمدہ و دیدہ زیب، جدولیں حسین سنہری، سطریں ہر صفحہ میں (۲۱) ضخامت (۴۹۰) اوراق، کتابت سید محمود ولد جلال بن داؤد الحسینی ساکن روضہ شاہ، سنہ کتابت ۹۹۸ھ، کاغذ عمدہ چکنا۔ مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے نزہۃ الخواطر ص ۲۵۲ ج ۴

(۶۰۴/۳۴) درۃ التاج (۲۵ب)

(مؤلفہ محمود بن مسعود شیرازی (م ۸۱۶ھ)

یہ کتاب ایک فاتحہ، پانچ جملہ اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے، فاتحہ میں تین فصلیں ہیں فضیلت علم، حقیقت علم اور تقسیم علوم، پہلا جملہ منطق میں ہے اور یہ سات مقالوں پر مشتمل ہے، دوسرا جملہ فلسفہ کے بیان میں ہے اور یہ دو فن پر مشتمل ہے، تیسرا جملہ علم اسفل میں ہے اور دو فن پر مشتمل ہے، جملۂ چہارم علم اوسط کے بیان میں ہے اور اس میں چار فن ہیں، پانچواں جملہ علم اعلیٰ میں ہے اور یہ دو فن پر مشتمل ہے، خاتمہ دین کے اصول و فروع میں ہے اور یہ چار قطب پر مشتمل ہے۔

یہ بہت بڑے سائز کے (۹۸) اوراق میں پھیلی ہوئی ہے، کتابت صاف ستھری ہے ایک صفحہ میں (۳۲) سطریں ہیں، سنہ کتابت درج نہیں حالات کیلئے دیکھئے مفتاح السعادہ ص ۱۶۴ ج ۱

(۶۰۵/۳۵) درنادر (۳۳ب)

مرزا مہدی خاں کوکب (م ۱۱۶۱ھ) کی تصنیف ہے، گو یہ تاریخ میں لکھی گئی ہے مگر اس کی زبان پر ادب اس طرح غالب ہے کہ آدمی اسی میں کھو سا جاتا ہے، پتہ نہیں چلتا مصنف کیا

کہنا چاہتا ہے، ہر صفحہ میں (۱۱) سطریں ہیں، کتابت عمدہ ہے، ۱۱۵۶ھ کی لکھی ہوئی ہے، عنوانات کی جگہ سرخ روشنائی کے انتظار میں خالی رہ گئی ہے، کوئی سو اوراق ہوں گے۔

(۶۰۶/۳۶) روضۃ الاحباب فی سیرۃ النبی و الآل و الاصحاب (۳۸ب)

عطاء اللہ بن فضل اللہ الملقب بجمال الحسینی (م ۹۳۰ھ) کی تصنیف ہے، مصنف نے یہ کتاب وزیر امیر علی شیر کے مشورہ سے لکھی تھی، دیباچہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ منشاء یہ ہے کہ اس میں سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرامؓ، تابعینؒ، تبع تابعینؒ اور ائمہ حدیث کے حالات کم اسماء الرجال کے طرز پر لکھا جائے چنانچہ یہ اس کا پہلا حصہ ہے جو سیرت سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم میں ہے، مختلف کتابوں سے اس میں مدد لی گئی ہے۔ بالخصوص اپنے استاذ اصیل الدین بن عبداللہ سے مدد لی ہے، مصنف نے اس حصہ کی تصنیف سے ۸۸۸ھ میں فراغت پائی ہے، زیر نظر حصہ بڑے سائز کے (۲۴۴) اوراق پر مشتمل ہے، کتابت عمدہ ہے، عربی عبارتیں سرخ روشنائی سے لکھی گئی ہیں، ۹۷۵ھ کی کتابت شدہ ہے، حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (م ۱۲۳۹ھ) نے اپنے رسالہ "عجالۂ نافعہ" میں اس کی بہت تعریف فرمائی ہے، مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے حدائق الحنفیہ ص ۳۶۹۔

(۶۰۷/۳۷) ایضاً حصۂ دوم (۳۴ب)

یہ روضۃ الاحباب کا دوسرا حصہ ہے، مقصد دوم پر مشتمل ہے، شروع میں صحابی کی تعریف وغیرہ ہے، پھر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حالات شروع ہیں، یہ جلد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر ختم ہو جاتی ہے، تیسری جلد یہاں نہیں ہے، ضخامت (۲۰۱) اوراق، سائز بڑا، ایک صفحہ میں (۲۱) سطریں، کتابت عمدہ، عنوانات سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں، جگہ جگہ اشعار بھی ہیں، وہاں لفظ "بیت" بھی سرخ روشنائی سے لکھا ہے، یہ جلد ۱۰۸۷ھ کی کتابت شدہ ہے، کاتب کا نام عبدالغفار ولد عبدالحی ساکن ملتان ہے، نصیر الدین حسین خانہ زاد

بادشاہ عالمگیر اور دوسرے نام کی شروع میں مہر لگی ہوئی ہے۔

(۶۰۸/۳۸) سرور المحزون (۴۴)

"نور العیون فی تلخیص سیر الامین والمامون" ایک عربی کتاب سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات میں تھی، حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی (م ۱۱۷۶ھ) نے اپنے زمانہ میں سیرۃ النبیؐ پر جب ایک مختصر کتاب فارسی زبان میں لکھنے کا ارادہ کیا تو آپ نے اسی کتاب کو منتخب کیا اور مختصر رد و بدل کے ساتھ اسے فارسی میں ڈھال دیا اور اس کا نام "سرور المحزون" تجویز فرمایا، یہ رسالہ عام طور پر مطبوعہ ملتا ہے، زیر نظر قلمی نسخہ ۱۲۳۶ھ کا کتابت شدہ ہے، مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے حدائق الحنفیہ ص۴۴۴، نزہۃ الخواطر ص۴۹۸ ج ۶۔

(۶۰۹/۳۹) شاہنامہ فردوسی (۲۱)

ابوالقاسم حسن بن محمد الطوسی الفردوسی (م ۴۱۱ھ) نے ملوک عجم کے حالات کو فارسی میں نظم کیا ہے، اس نظم پر انہوں نے تیس سال لگائے اور ۳۸۴ھ میں اس کی تکمیل کی، ساٹھ ہزار ابیات ہیں، سلطان محمود سبکتگین کی یادگار کے طور پر ہے، پوری کتاب چار جلدوں میں ہے، (۳۵۷) اوراق، ہر صفحہ میں چار کالم اور (۲۵) سطریں ہیں، کتابت عمدہ، جدولیں خوبصورت سنہ کتابت درج نہیں۔ حالات کے لئے دیکھئے شعر العجم ج۱ ص۱۴۲

(۶۱۰/۴۰) شمشیر خانی الموسوم بہ تاریخ دلکشا (۱۲)

شمشیر خان حاکم غزنین کے ایماء سے ان کے وقائع نگار توکل بیگ ولد تولک بیگ نے یہ کتاب لکھی، ملوک عجم کی تاریخ فردوسی کے شاہنامہ سے انتخاب کرکے نثر میں ایک خاص ترتیب سے انہوں نے اس میں جمع کردی ہے، پھیلاؤ کو حذف کرکے اور ضروری اجزا لیلئے

مرتب نے یہ خدمت ۱۰۶۳ھ میں انجام دی۔

ضخامت (۲۱۵) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۷) سطریں، کتابت معمولی، کاتب محمد کریم الدین ولد شیخ حسام الدین اور سنہ کتابت ۱۲۳۳ھ ہے۔

(۶۱۱/۴۱) عجائب المخلوقات و غرائب الموجودات (جغرافیہ) (۱۰)

عماد الدین زکریا بن محمد بن محمود الکوفی القزوینی (م ۶۸۲ھ) نے یہ کتاب اسی نام سے بزبانِ عربی تصنیف کی تھی اور اس زمانہ میں کی تھی جب وہ بقول خود وطن سے دور غربت کی زندگی گزار رہے تھے اور لکھنے پڑھنے کے سوا ان کا کوئی مشغلہ نہ رہ گیا تھا۔

ابوالمظفر ابراہیم عادل شاہ کے عہد میں کسی نے اسے فارسی میں منتقل کیا جو اس وقت سلنے ہے، مترجم نے اپنا نام نہیں لکھا ہے اور نہ اب تک یہ معلوم ہو سکا کہ وہ کون بزرگ تھے، البتہ مترجم نے یہ لکھا ہے کہ شعبان ۹۵۴ھ میں اس ترجمہ سے فراغت حاصل ہوئی۔

شروع میں کتاب کی تقسیم اس طرح کی ہے، مقدمات اوّل لفظ عجیب کی شرح میں، دوّم تقسیم مخلوقات میں، سوّم لفظ غریب کی شرح میں، چہارم تقسیم موجودات میں، پھر مقالۂ اولی علویات کی بحث میں ہے جو تیرہ حصول پر "نظر" کے نام سے منقسم ہے، اور مقالۂ ثانیہ میں سفلیات کی بحث ہے اور اس میں بھی کئی نظر یا فصلیں ہیں۔

فلکیات و کواکب کی بحث میں سب کے نقشے بھی بنائے ہیں، اسی طرح سفلیات میں بھی مگر اس نسخہ میں بہت سے نقشوں کی جگہیں خالی ہیں، بنے ہوئے نقشوں اور تصویروں میں بڑی صفائی ہے، کاتب اپنی فن کاری پر قابل مدح و ستائش ہے مگر کتابت معمولی ہے، ضخامت (۴۹۹) اوراق، ہر صفحہ میں (۲۷) سطریں، کاغذ عمدہ، یہ نسخہ ۱۲۶۰ھ کا کتابت شدہ ہے، نصیر الدین بن عبد المغنی معروف بہ مولوی مدنی ساکن مدینہ منورہ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے۔

...

(۶۱۲/۴۲) عجائب الدنیا منظوم (جغرافیہ) (۴۱)

زیر نظر کتاب اسی نام سے درج رجسٹر ہے، یہ کتاب اس شعر سے شروع ہوتی ہے:

"بنام فرازندۂ آسمان" الخ

اس میں مخلوقات کے عجائب و غرائب کا بیان ہے، اور اس کے کشادہ حاشیہ پر ان تمام عجائب و غرائب کی تصویر مختلف رنگوں میں بنائی گئی ہے جنہیں دیکھ کر بنانے والے کی بے ساختہ تعریف کرنی پڑتی ہے، غضب یہ کیا ہے کہ اس میں حضرت موسیٰؑ، عیسیٰؑ اور خضرؑ تک کی تصویریں موجود ہیں، سمندر پہاڑ، آفتاب، ماہتاب، پھل پھول، جانور، چرند، پرند، آسمان، زمین، آدمی، مچھلی، دریائی مختلف جانور، ہیرا، جواہر، لعل و زمرد، دنیا بھر کی چیزوں کی حاشیہ پر تصویر بنائی گئی ہے، تمام تصویروں میں صفائی، نفاست اور ساتھ ہی دلکشی اور کشش بھی ہے، مصنف کا نام کہیں درج نہیں ہے، اور نہ سنہ کتابت ہی، ضخامت (۱۷۶) اوراق۔

(۶۱۳/۴۳) قصص الانبیاء (۲۶)

اس کتاب میں کہیں کسی مصنف کا نام درج نہیں ملا، کتاب امام بخاری کی ایک حدیث سے شروع ہوتی ہے پھر اس کا ترجمہ ہے، اس کتاب میں آدم علیہ السلام اور دوسرے کئی پیغمبروں کا تذکرہ ہے، اخیر میں سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابۂ کرام کا تذکرہ ہے، بڑے سائز کے (۲۲۳) اوراق میں کتاب پھیلی ہوئی ہے، ایک صفحہ میں (۲۱) سطریں ہیں، کتابت عمدہ ہے، ۱۰۲۴ھ کی کتابت شدہ ہے، بلخ کے مدرسہ خواجہ پارسا میں لکھی گئی ہے۔

(۶۱۴/۴۴) مجمع الاخبار (۳۴، ۳۵، ۳۶)

برسکھ رائے ولد جیون داس بن بسنت رائے کھتری عرف سہگل (م بعد ۱۲۲۲ھ) کی تصنیف ہے

مصنف نے ۱۲۱۳ھ میں اس کام کی ابتدا کی تھی اور ۱۲۲۲ھ میں اس سے فراغت پائی، یہ ابو المظفر شاہ عالم کا دورِ حکومت تھا۔

پوری کتاب آٹھ ابواب (اخبار) پر منقسم ہے، پہلے اس میں ہنود، اہل فارس اور اہل اسلام کے عقائد و احوال بیان کئے گئے ہیں، پھر ایران و توران اور دوسری اقلیم کے فرمانرواؤں کا تذکرہ ہے، پھر حکمراں اہل اسلام کا اور ان کی خدمت گذاری کا، اس کے بعد انگریزوں کا تذکرہ ہے، گویا مصنف نے ہندوستان کی پوری تاریخ کو اس کتاب میں سمو دینے کی سعی کی ہے، کتابت خط شکستہ میں ہے، ضخیم ہونے کی وجہ سے تین جلدوں میں مجلد کرائی گئی ہے، کل اوراق (۵۱۴) ہیں، اندازہ یہ ہے کہ یہ نسخہ خود مصنف کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے، ایک صفحہ میں (۱۵) سطریں ہیں۔

(۶۱۵/۴۵) مخزن الفتوح (۳۰)

بھگوانداس شو پوری اس کے مصنف ہیں، شاہ عالم ثانی کے عہد حکومت میں ہندوستان کی مختصر تاریخ لکھی گئی ہے، یہاں کے مختلف شہروں کے سیاسی اور ملکی حالات درج ہیں کتاب کے نام سے سنہ تصنیف ۱۲۲۳ھ نکلتا ہے، ضخامت (۱۰۸) صفحات، ہر صفحہ میں (۱۳) سطریں عنوانات سرخ روشنائی سے لکھے ہوئے ہیں، ۱۲۴۹ھ کی کتابت شدہ ہے۔

(۶۱۶/۴۶) مدارج النبوۃ (۳، ۴)

شیخ عبد الحق محدث دہلویؒ (م ۱۰۵۲ھ) کی سیرت نبوی میں یہ مشہور تصنیف ہے پوری کتاب تین جلدوں میں پوری ہوئی ہے، یہ قلمی نسخہ اس کی تیسری جلد ہے جو ص ۴۰۲ سے شروع ہو کر ص ۹۷ پر ختم ہوتی ہے، ضخیم ہونے کی وجہ سے اس کی دو جلدوں میں تجلید کرائی گئی ہے، ۱۱۸۹ھ کی کتابت شدہ ہے، سائز بڑا ہے، ہر صفحہ میں (۲۱) سطریں، کتابت بہتر، مصنف کے حالات کے لئے پڑھئے حدائق الحنفیہ ص ۴۰۹۔

(۶۱۷/۴۷) مطالع الانوار (۱۵۸)

اس کے مصنف عفیف نور کاشفی ہیں، اس میں غزوات نبوی، دعوت، توحید، معراج اور سیرت نبوی کے دوسرے گوشوں کا بیان ہے، اخیر میں خلفاء راشدین کا تذکرہ ہے ستر فصلوں میں سیرت نبوی کی جھلکیاں ہیں، اٹھارویں اور انیسویں فصلوں میں خلفاء راشدین کا بیان ہے، بیسویں فصل میں کعبہ کا تذکرہ اور اکیسویں فصل میں ارواح اور احوال آخرت کا تذکرہ ہے ضخامت (　) اوراق، ایک صفحہ میں (۱۷) سطریں، سنہ ۹ جلوس میں اس کی کتابت ہوئی ہے۔

(۶۱۸/۴۸) معارج النبوۃ (۵، ۶، ۷)

یہ ملا معین الدین ہروی (م ۹۰۷ھ) کی محنت کا ثمرہ ہے، پوری کتاب تین جلدوں میں ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات کیساتھ ضمناً دوسرے انبیاء کرام کے حالات بھی آگئے ہیں، پہلی دو جلدوں کی مجموعی ضخامت (۴۳۲) اور تیسری کی (۲۰۳) صفحات، کتابت عمدہ ایک صفحہ میں (۲۱) سطریں، سنہ کتابت درج نہیں ہے۔

نمبر ۱۷ پر اس کتاب کا مقدمہ ہے جو ۱۰۹۲ھ کا کتابت شدہ ہے اور یہ سمرقند میں لکھا گیا ہے، اخیر سے ناقص ہے، ضخامت (۲۴۷) اوراق، اس کتاب کا ایک حصہ ۸ پر ہے جس کی ضخامت (۳۶۸) اوراق، ہر صفحہ میں ۲۷ سطریں، مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے حدائق الحنفیہ ص ۳۵۵

(۶۱۹/۴۹) مفتاح العارفین (۹)

عبدالفتاح بن محمد نعمان (م ــــ) کی تصنیف ہے، حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر سیدالانبیاء، خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم تک کے مختصر حالات، مولد اور مدفن اور مسکن کا بیان ہے اور پھر پہلی صدی ہجری سے لیکر گیارہویں صدی ہجری تک کے اکابر و اسلاف

اولیاء و علماء اور مشائخ کے حالات ہیں، ان میں صحابہ کرام بھی آگئے ہیں، حالات میں مولد، مدفن اور سنہ وفات کا اہتمام ہے، جن بزرگوں کا سنہ وفات مصنف کو نہیں مل سکا ہے وہاں انہوں نے ان کے کسی معاصر کا نام لیکر زمانہ کے متعین کرنے میں سعی کی ہے، کتاب اپنے موضوع پر عمدہ کوشش ہے، ضخامت (۲۴۶) اوراق، ایک صفحہ میں (۱۷) سطریں، سائز کلاں، کتابت جلی اور صاف ستھری، ۱۲۳۰ھ کی کتابت شدہ ہے، اخیر میں خاتمہ نہیں ہے، یہ کتابت تصوف فارسی کے نمبر ۹ پر ہے، مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے

(۶۲۰/۵۰) نورالابصار فی مناقب الاصحاب الکبار (۱۴)

جان محمد بن محمد غوث سیالکوٹی (م ۱۲۶۵ھ) نے یہ کتاب خلفاء راشدین کے حالات میں بڑی محنت سے لکھی ہے، اس کتاب کی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اس میں کتب شیعہ کی ان جعلی روایتوں کی مدلل تردید کی ہے جو سنیوں کے خلاف انہوں نے گڑھ رکھی ہیں، پہلی فصل شیعہ کے مطاعن کا بھرپور جواب ہے، دوسری فصل میں شیعی عقائد کا بیان ہے جو کتاب و سنت کے خلاف ہیں، تیسری فصل میں ان احکام فقہیہ کا بیان ہے جن میں شیعوں کا اختلاف ہے، خاتمہ میں اختلاف امت کا تذکرہ ہے اور شیعہ و سنی کی بحث ہے

کتاب کا سائز بڑا ہے، ضخامت (۱۶۸) اوراق، ہر صفحہ میں (۲۱) سطریں، کتابت بہتر سنہ کتابت درج نہیں۔ اس کتاب کا دوسرا نسخہ نمبر ۱۵ پر ہے، یہ نسخہ ناقص ہے، کتابت اچھی ہے، مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے حدائق الحنفیہ ص ۴۷۵۔

(۶۲۱/۵۱) نادر نامہ (۹)

مصنف مرزا مہدی حسن، اس میں شاہ ایران نادر شاہ کے ۱۱۲۰ھ سے لیکر ۱۱۶۰ھ تک کے حالات درج کئے گئے ہیں، مصنف وقائع نگاری پر مقرر تھے۔

زیر نظر نسخہ ذی قعدہ ۱۲۰۶ھ کا لکھا ہوا ہے، ضخامت (۱۷۸) اوراق ہے، ایک صفحہ میں (۱۹) سطریں، کتابت جلی قلم صاف ستھری، عنوانات سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں، نواب وجیہ الدین کی فرمائش پر یہ نسخہ نقل ہوا تھا

(۶۲۲/۵۲) آئینۂ چینی ترجمۂ اردو تاریخ یمینی (قلمی)

ابو نصر عتبی (م ۴۲۷ھ) نے عربی میں یہ کتاب لکھی تھی، جس میں سلطان محمود بن سبکتگین کی حیات بیان کی گئی اور اس نے جو خدمتیں جنگ کے ذریعہ انجام دی ہیں ان کی تفصیل ہے، مولانا وکیل احمد سکندر پوری (م ۱۳۲۲ھ) نے اس کا اردو ترجمہ کیا ہے جو مولانا عبد الحئی فرنگی محلی (م ۱۳۰۴ھ) کے پدر بزرگوار مولانا عبد الحلیم (م ۱۲۸۵ھ) کے شاگرد رشید ہیں، مولانا سکندر پوری نے ۱۲۷۷ھ میں درسیات سے فراغت حاصل کی، یہ اردو ترجمہ رواں ہے، غالباً یہ ترجمہ ۱۳۰۵ھ میں چھپ چکا ہے اور اس کا اصل مسودہ یہی نسخہ ہے جو مصنف کا ذاتی نسخہ ہے، زیر نظر قلمی نسخہ بہت پاکیزہ ہے، کاٹ چھانٹ کہیں کہیں موجود ہے۔

اس میں سلطان محمود کے سپہ سالاروں اور امراء کا بھی تذکرہ ہے، غزنین اور اس کی جامع مسجد، ہندوستان پر حملہ اور فتح کا بھی ذکر ہے، ضخامت (۲۳۳) صفحات، کتابت نفیس جلی خط، ایک صفحہ میں (۱۵) سطریں، سنہ کتابت درج نہیں، مگر اندازہ ہے کہ یہ نسخہ ۱۳۰۵ھ سے پہلے کا لکھا ہوا ہے، اخیر میں مترجم کی مختصر سوانح ہے۔ حالات کے لئے دیکھئے نزہۃ الخواطر ص ۵۱۱ ج ۸

(۶۲۳/۵۳) حدیقۂ شہداء (قلمی)

اس کے مصنف و مرتب مرزا جان لکھنوی ہیں، اس کتاب میں انہوں نے اس زمانہ کے امیر المجاہدین مولوی امیر الدین صاحب لکھنوی (م ۱۲۷۲ھ) کے جذبۂ جہاد اور شہادت کا واقعہ قلم بند کیا ہے جو انہوں نے ضلع فیض آباد ہنومان گڑھی کی ایک مسجد کے شہید کئے جانے پر دکھلایا،

واجد علی شاہ کے عہد سلطنت میں ہندوؤں نے یہ مسجد مسمار کر دی تھی، پہلے مقدمہ واجد علی شاہ کی خدمت میں پیش کیا، جب اس نے اسے ٹال دیا تو ایک لشکر مجاہدین کا تیار کیا اور ہنومان گڈھی روانہ ہوئے، شیعی حکومت نے دھوکہ دیکر "ردولی" میں مجاہدین پر اپنی فوج سے حملہ کرا دیا صفر ۱۲۷۲ھ میں اور مجاہدین کے ساتھ امیر المجاہدین نے بھی جام شہادت نوش جان فرمایا۔

کتاب کی ضخامت (۱۷۲) صفحات، ایک صفحہ میں (۱۴) سطریں، کتابت صاف ستھری تقطیع اوسط، سنہ کتابت ۱۳۱۱ھ۔ مولوی امیر الدین کے حالات کے لئے پڑھیئے تذکرۂ علماء ہند ص۲۹، نزہۃ الخواطر ص۸۱ ج ۷۔

(۶۲۴/۵۴) نور عظیم و فوز عظیم وغیرہما (قلمی)

اس جلد میں اردو کے پانچ رسالے ہیں (۱) نور عظیم فی احوال نبی کریم (۲) فوز عظیم، (۳) احوال موت و قبر (۴) موضح المذاہب ترجمہ تذکرۃ المذاہب (۵) وفات نامہ (منظوم)

ان میں پہلے چار رسالوں کے مصنف اور مترجم مولانا میر عبد اللہ شاہجہاں آبادی (م بعد ۱۲۵۹ھ) ہیں پہلے میں معجزات کا بیان ہے، دوسرا رسالہ حالات نبوی میں ہے اور اس میں ولادت، بعثت اور معجزہ کا بیان ہے، تیسرے میں موت اور احوال قبر کا ذکر ہے، چوتھے میں مذاہب کا کہ کون ناجی ہے اور کون ناری، میر عبد اللہ نے یہ رسالے ۱۲۵۹ھ یا اس سے پہلے لکھے ہیں، شاہ عبد العزیزؒ اور شیخ عبد الحق محدث دہلی کی کتابوں سے استفادہ کیا ہے۔

پانچواں رسالہ سید محبوب علی کا ہے اور یہ ۱۲۰۶ھ کا کتابت شدہ ہے، اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا تذکرہ نظم میں ہے، یہ سارے رسالے اوسط سائز پر ہیں، پہلے کی ضخامت (۶۰) صفحات دوسرے کی (۱۲۶) صفحات، تیسرے کی (۳۵) صفحات، چوتھے کی (۳۶) صفحات، پانچویں کے صفحات پڑے ہوئے نہیں ہیں، کوئی اسی صفحات ہوں گے، کاغذ بوسیدہ کرم چشیدہ۔

۱۰۷
معانی و بیان (عربی)
۱۰۶

حاشیہ مطول

(۶۲۵/۱) (نہ)

(تصنیف سید شریف علی بن محمد جرجانی (م ۸۱۶ھ)

پہلے یہ بات سمجھ لی جائے کہ "تلخیص المفتاح" کے نام سے جلال الدین محمد بن عبدالرحمن القزوینی (م ۷۳۹ھ) نے معانی و بیان میں ایک متن متین مرتب کیا، پھر اس متن کی متعدد علماء نے شرحیں لکھیں، ان میں دو شرح علامہ سعد الدین مسعود بن عمر التفتازانی (م ۷۹۱ھ) کی ہیں، ایک مطول کے نام سے مشہور ہے اور دوسری "مختصر المعانی" کے نام سے، پہلی شرح انہوں نے ۷۴۸ھ میں لکھی تھی اور دوسری ۷۵۶ھ میں۔

ان دونوں شرحوں کو ہر دور میں مقبولیت حاصل رہی اور ان پر متعدد علماء نے حواشی لکھے، صرف مطول پر حواشی لکھنے والوں کی تعداد پندرہ بیس ہے، انہی میں ایک علامہ سید شریف جرجانی (م ۸۱۶ھ) بھی ہیں اور آپ کا حاشیہ مجموعی حیثیت سے بہت اہم ہے اس میں اجمال کی تفصیل بھی ہے اور مقاصد کی توضیح بھی، شارح پر اعتراضات بھی ہیں اور محشی کی اپنی تحقیقات انیقہ بھی۔

زیر نظر قلمی نسخہ چھوٹے سائز پر ہے، اس میں (۲۴۳) اوراق اور ہر صفحہ میں (۱۳) سطریں ہیں، کتابت صاف ستھری ہے، ۱۰۳۵ھ کا کتابت شدہ ہے، محشی کے حالات کے لئے دیکھئے الضوء اللامع ۳۲۸ ج ۵، بغیۃ الوعاۃ ۳۵۱، اور صاحب مطول کے حالات کے لئے دیکھئے شذرات الذہب ۳۱۹ ج ۶، انباء الغمر ۳۷۷ ج ۲، اس کا دوسرا نسخہ اسی سائز کے نمبر ۸ پر ہے، سنہ کتابت درج نہیں ہے، اس کی ضخامت (۲۱۴) اوراق، اور ہر صفحہ میں (۱۷) سطریں۔

حاشیہ مطول

(۶۲۶/۲) (۱۴)

تصنیف ابو القاسم بن ابی بکر اللیثی السمرقندی (م بعد ۹۱۸ھ)، مطول کا یہ حاشیہ بھی مقبول

اور عمدہ ہے اور پوری تحقیق سے لکھا گیا ہے، مصنف نے یہ حاشیہ ۹۱۱ھ میں لکھا ہے، ضخامت (۲۹۴) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۹) سطریں، یہ نسخہ ۹۹۰ھ کا کتابت شدہ ہے۔ محشی کے حالات کے لئے دیکھئے معجم المؤلفین ۱۰۳ ج ۸

حاشیہ ملازادہ علی شرح التلخیص

(۶۲۷/۳) (۱۱)

یہ ملازادہ کون بزرگ ہیں ابھی تحقیق نہیں ہو سکی، اس نسخہ کا ابتدائی حصہ غائب ہے یہ حاشیہ بھی علامہ تفتازانی (م ۷۹۲ھ) کی مطول پر ہے۔ یہ نسخہ بوسیدہ حال میں تھا، دار العلوم نے مرمت کر کے اسے نئی زندگی بخشی ہے ضخامت (۱۰۹) اوراق، کتابت صاف ستھری، ہر صفحہ میں (۲۱) سطریں، یہ ۱۰۶۸ھ کا مکتوبہ ہے۔

شرح مفتاح العلوم قسم ثالث

(۶۲۸/۴) (۱)

علامہ سراج الدین ابو یعقوب یوسف بن ابو محمد بن علی السکاکی (م ۶۲۶ھ) نے "مفتاح العلوم" کے نام سے ایک جامع کتاب لکھی، قسم اول میں علم صرف، قسم ثانی میں علم نحو اور قسم ثالث میں معانی و بیان کی تفصیل ہے، اس تیسری قسم کی بہت سے اہل علم نے شرحیں لکھی ہیں، ان شروح میں تین ممتاز شمار ہوتی ہیں، شرح علامہ قطب الدین محمود بن مسعود الشیرازی (م ۷۱۰ھ) شرح علامہ تفتازانی (م ۷۹۱ھ) شرح سید شریف جرجانی (م ۸۱۶ھ)۔

زیر نظر قلمی نسخہ "شرح جرجانی" ہے، اس کا نام "المصباح" ہے، علامہ جرجانی نے یہ شرح ۸۰۳ھ میں لکھی ہے، اخیر سے ناقص ہے، موجودہ حصہ کی ضخامت (۲۷۷) اوراق ہے اور ہر صفحہ میں (۲۷) سطریں، کتابت ایسی کہ پڑھی جا سکے۔

ماتن کے حالات کے لئے دیکھئے شذرات الذہب ۱۲۲ ج ۵، اور شارح کے حالات کے لئے دیکھئے الضوء اللامع ۳۲۸ ج ۵۔

(۱۵)

۶۲۹/۵ عقود الدرر فی حل ابیات المطول و المختصر (۲)

اسکے مصنف حسین بن شہاب الدین الشامی العاملی (م ۱۰۷۶ھ) ہیں، اس کتاب میں ان اشعار کا حل ہے جو تلخیص المفتاح کی شرح مطول اور مختصر المعانی میں آتے ہیں، ہر شعر میں یہ بھی بیان کرنے کی سعی کی گئی ہے کہ فلاں کا کلام ہے، عروض پر بھی بحث ہے اگر کسی شعر کا سمجھنا اس کے ماقبل اور مابعد کے اشعار پر موقوف ہے تو وہاں ان اشعار کو بھی بیان کیا ہے، لغت اعراب معنی اور بلاغت پر بھی گفتگو ہے، اس رسالہ میں (۶۱۱) غیر مکرر اشعار ہیں، مطول کے (۵۸۹) ہیں اور بقیہ مختصر کے۔

ضخامت (۱۰۰) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۹) سطریں، اشعار سرخ روشنائی سے لکھے گئے اور اس کی تشریح سیاہ روشنائی سے، زیر نظر نسخہ ۱۲۹۰ھ کا کتابت شدہ ہے، سائز بڑا اس کتاب کا دوسرا قلمی نسخہ ۱۵ پر ہے ضخامت (۱۲۲) اوراق ہر صفحہ میں (۲۱) سطریں اس نسخہ میں اس کی صراحت موجود ہے کہ مصنف اس خدمت سے ذی قعدہ ۱۰۶۳ھ میں فارغ ہوتے، یہ نسخہ پہلے سے بہت قدیم ہے گو سنہ کتابت درج نہیں۔ مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے معجم المؤلفین ص۱۲ ج ۴۔

(۶۳۰/۶) مختصر المعانی (م۳)

یہ تلخیص المفتاح للقزوینی (م ۷۳۹ھ) کی مشہور شرح ہے جس کے مصنف علامہ تفتازانی (م ۷۹۱ھ) ہیں، یہ شرح انہوں نے مطول کے بعد ۷۵۶ھ میں لکھی تھی، کتاب داخل درسیات ہے۔ ضخامت (۵۰) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۷) سطریں، کاتب محمد یسین، کتابت صاف ستھری، یہ کتاب ۱۱۵۷ھ کی کتابت شدہ ہے، مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے بغیۃ الوعاۃ للسیوطی ص۲۹۱

(۶۳۱/۷) المطول (م۵)

مطول تلخیص المفتاح کی مشہور شرح ہے، اس کے مصنف علامہ تفتازانی (م ۷۹۱ھ) ہیں

پہلے آپ نے اسے ہی تصنیف کیا تھا، یہ ۷۴۸ھ کا واقعہ ہے بعد میں اس کی طوالت دیکھ کر مختصر شرح لکھی، مطول کی تصنیف کا کام دوشنبہ ۲ رمضان ۷۴۲ھ میں شروع کیا تھا اور چہارشنبہ ۱۱ صفر ۷۴۸ھ کو اس سے فراغت حاصل ہوئی، کام کی ابتدا جرجانیہ میں کی تھی اور تکمیل ہراۃ میں ہوئی، زیر نظر نسخہ عمدہ اور جاذب نظر ہے، حسین و دیدہ زیب جدولوں سے مزین ہے، اس کی کتابت ۹۰۶ھ میں ہوئی ہے، کاغذ کرم چشیدہ ہے اس پر حواشی بھی چڑھے ہوئے ہیں جو عربی فارسی دونوں زبانوں میں ہیں، اپنی قدامت اور کتابت کی وجہ سے یہ نسخہ قابل قدر ہے۔

مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے شذرات الذہب ص۳۱۹ ج ۶ معجم المؤلفین ص ۲۲۸/۱۲۴

م۶ پر اس کتاب کا دوسرا نسخہ ہے، اس نسخہ پر کافی حواشی چڑھے ہوئے ہیں اس کے کاتب مشتاق احمد ہیں اور حواشی بھی انہی کاتب صاحب نے اپنے پڑھنے کے زمانہ میں چڑھائے ہیں ۱۳۲۹ھ کی کتابت شدہ ہے، کتابت اچھی ہے مگر نسخہ ما اناقلت کی بحث تک ہے۔

اس کا تیسرا مکمل نسخہ م۸ پر ہے، اس پر سلطان عبدالعزیز بن سلطان عبداللطیف نام کی مہر لگی ہوئی ہے، کتابت صاف ستھری ہے، سنہ کتابت درج نہیں۔

چوتھا مکمل نسخہ م۱۲ پر ہے جو ۱۰۹۶ھ کا مکتوبہ ہے، کتابت صاف ستھری عمدہ ہے، اور پانچواں نسخہ نمبر م۱۳ پر ہے جو ۱۰۹۶ھ کا کتا ہے اس کی کتابت بھی اچھی ہے۔

(۱۲) مفتاح تلخیص (م۹)

(معروف بہ ارجوزہ عبدالرحمٰن)

تلخیص المفتاح للقزوینی کی جہاں مختلف شرحیں لکھی گئیں وہیں اس کی تلخیص بھی کی گئی اور نظم میں بھی ڈھالا گیا، تلخیص المفتاح کو نظم کرنے والے کئی بزرگ ہیں ان میں ایک علامہ جلال الدین عبدالرحمٰن السیوطی (م ۹۱۱ھ) بھی ہیں، علامہ سیوطی نے تلخیص المفتاح کو نظم کیا اور اس کا نام "مفتاح التلخیص" رکھا، پھر اپنی اس نظم کی شرح لکھی اور اس کا نام "عقود الجمان" رکھا۔ زیر نظر

قلمی نسخہ مفتاح التلخیص ہے اس کا پہلا شعر یہ ہے ؎

قال الفقیر عبد الرحمن　　　الحمد للہ علی البیان

ضخامت (۰٫۰۴) اوراق، ہر صفحہ میں عموماً (۱۱) سطریں، کتابت عمدہ، کاغذ پرانا دیسی کرم خوردہ
۱۲۶۴ھ میں جس کی ملکیت میں یہ رسالہ آیا ہے اس نے تو تاریخ لکھ رکھی ہے، سنہ کتابت درج
نہیں ہے مگر یہ اس سے بہت پہلے کا لکھا ہوا معلوم ہوتا ہے، علامہ سیوطی کے حالات کے لئے
دیکھئے شذرات الذہب ص۵۱ ج ۸ ۔

۶۳۳/۹　　مفتاح العلوم قسم ثالث　　(۲)

سراج الدین یوسف بن ابی بکر السکاکی (م ۶۲۶ھ) کی تصنیف ہے، علم معانی و بیان
میں ہے، یہ بنیادی کتاب سمجھی جاتی ہے۔ تلخیص المفتاح اسی مفتاح العلوم کی تلخیص ہے، اور پھر
اس تلخیص کی متعدد علماء نے شرحیں لکھیں جو عوام و خواص اور اہل علم میں رائج ہوئیں۔
یہ قلمی نسخہ ۱۳۱۰ھ کا لکھا ہوا ہے، ضخامت (۳۰۰) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۱) سطریں
کتابت عمدہ، کاتب محمد یحیٰ نامی بزرگ ہیں، مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے ابجد العلوم
ص۳۲۵ شذرات الذہب ص۱۲۲ ج ۵ ۔

عربی ادب

۶۳۴/۱ اجزاء دیوان حماسہ (۵)

اس میں دیوان حماسہ کے باب الادب اور باب النسیب سے کچھ منتخب اشعار نقل کئے گئے ہیں، بین السطور بہت سے الفاظ کے معنی بھی درج ہیں۔ یہ حصہ اسی صدی کا کتابت شدہ ہے۔

دیوان حماسہ مشہور کتاب ہے اور درسیات میں داخل نصاب ہے۔ اسکے مرتب ابو تمام الطائی (م ۲۳۲ھ) ہیں جن کا نام حبیب بن اوس ہے، جو مشہور اور بلند پایہ شاعر ہیں، ان کے سنہ وفات میں اختلاف ہے، کسی نے ۲۳۱ھ کہا، کسی نے ۲۲۸ھ کسی نے ۲۲۹ھ اور کسی نے ۲۳۲ھ، حالات کے لئے دیکھئے مفتاح السعادہ ص ۱۹۰ ج ۱ و ص ۱۹۱ ج ۱

نزہۃ الالباء فی طبقات الادباء ص ۲۱۳

۶۳۵/۲ خمیلۃ الاداب فی مایفید الکتاب (۲۱)

مرتبہ مولانا اوعدالدین احمد بلگرامی (م ۱۲۴۳ھ) یہ کتاب سات ادواح پر منقسم ہے دوحہ اولیٰ وہ چیزیں جو ادیب کے لئے مفید ہوتی ہیں (۲) دوحہ ثانیہ وہ خطوط جن کا مرتب اور دوسرے اہل علم کے درمیان تبادلہ ہوا، دوحہ ثالثہ مرتب کے مختلف خطوط جو نمونہ کے طور پر لکھے گئے اسی طرح اور ادواح ہیں، اس مجموعہ میں صرف پہلا اور دوسرا دوحہ ہے، کتابت صاف ستھری، زبان رواں دواں، ضخامت (۵۶) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۳) سطریں، سنہ کتابت درج نہیں، اخیر سے کتاب ناقص ہے، مرتب اپنے وقت کے مانے ہوئے ادیب تھے آپ نے عرب میں تعلیم پائی تھی، حالات کے لئے دیکھئے تاریخ خطۂ پاک بلگرام ص ۲۱۱

نزہۃ الخواطر ص ۸۸ ج ۷

۶۳۶/۳ درۃ الغواص فی اوہام الخواص (۱۶)

مصنف ابو القاسم محمد الحریری (م ۵۱۶ھ) صاحب مقامات اپنے فن میں جو مقام رکھتے ہیں وہ اہل علم سے پوشیدہ نہیں، اس کتاب میں آپ نے عربی جملوں اور محاوروں پر بحث کی ہے، اور ان کے معانی پر جاندار تبصرہ کیا ہے۔ یہ ایک مشہور کتاب ہے جس پر بہت حواشی تصنیف ہوتے ہیں اور اسکی بہت سی شرحیں لکھی گئی ہیں۔

ضخامت (۱۲۳) اوراق، ہر صفحہ میں (۹) سطریں، کتابت صاف ستھری، سنہ کتابت درج نہیں، حالات کے لئے دیکھئے مفتاح السعادۃ ص ۱۷۹ ج ۱، شذرات الذہب ص ۵۰ ج ۴

نزہۃ الالبار ص ۴۵۳

۶۳۷/۴ دیوان المتنبی (۴)

ابو الطیب محمد بن حسین المتنبی (م ۳۵۴ھ) مشہور قادر الکلام شاعر گذرا ہے، یہ اسی کا دیوان ہے اور ہمارے مدارس اسلامیہ اور دوسرے علمی اداروں میں یہ نصاب کے اندر داخل ہے، گو اس کے اشعار میں وہ روانی نہیں جو بے ساختہ اشعار میں ہوتی ہے مگر ادبی شان کی وجہ سے یہ دیوان ہر دور میں مقبول رہا، اور یہی وجہ ہے کہ کم و بیش اس کی چالیس شرحیں لکھی گئیں، اور اسیطرح متعدد حواشی بھی، ضخامت (۴۴۶) صفحات، سنہ کتابت درج نہیں، کتابت صاف ستھری، صاحب دیوان کے لئے دیکھئے مفتاح السعادۃ ص ۱۹۲ ج ۱ ابجد العلوم ص ۷۶۶ نزہۃ الالبار ص ۳۷۶ ابن خلکان ص ۳۶ ج ۱

۶۳۸/۵ دیوان حضرت علی رضی اللہ عنہ (۱۵)

امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ (م ۴۰ھ) کا کلام اس میں یکجا ہے اور یہ آپ کی طرف منسوب ہے

اشعار میں روانی اور بے ساختگی ہے اور زبان بہت ہلکی پھلکی، ضخامت (۱۲۲) اوراق، ہر صفحہ میں دس سطریں، کتابت نفیس، عنوانات ہر جگہ سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں، سنہ کتابت درج نہیں حضرت علیؓ کے حالات کے لئے دیکھئے تذکرۃ الحفاظ ج۱ معجم الادبار ج۱۴ ص۴۱ -

۶۳۹/۶ شرح الدریدیہ (۲)

ابوعبداللہ ہشام اللخمی (م ۵۷۰ھ) کی تصنیف ہے، اس میں مصنف نے ابوبکر بن درید (م ۳۲۱ھ) کی شخصیت کو اجاگر کرنے کی سعی کی ہے، عربی زبان وادب میں وہ جیسا بلند مقام رکھتا تھا اس کی نشان دہی کی ہے، ابن درید کے اشعار اور اس کے جملوں کو نقل کر کے اسکی خوبیاں بیان کی ہیں اخیر سے ناقص ہے، سنہ کتابت درج نہیں مگر کاغذ سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ کوئی سو سال پہلے کی کتابت شدہ ہے، ضخامت (۵۸) اوراق، ہر صفحہ میں (۲۸) سطریں، کتابت صاف ستھری، مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے
اور ابن درید کے حالات کے لئے پڑھئے نزہۃ الالبار ص۳۲۲ ابن خلکان ج۱ ص۴۹۷ -

۶۴۰/۷ شرح دیوان حماسہ (۱)

ابوزکریا یحیٰ بن علی الخطیب التبریزی (م ۵۰۲ھ) کی تصنیف ہے، دیوان حماسہ کی یہ شرح تبریزی کافی مشہور اور اہل علم میں مقبول ہے، اور حماسہ کی شرح میں بنیادی حیثیت رکھتی ہے، یہ نسخہ کوئی پچاس سال پہلے کا لکھا ہوا ہے، سنہ کتابت درج نہیں ہے، ضخامت (۹۳۰) صفحات، ہر صفحہ میں (۳۰) باریک سطریں، کتابت معمولی۔

اس کتاب کا دوسرا قلمی نسخہ ع۱۳ پر ہے، یہ نسخہ پہلے سے عمدہ اور بہتر ہے، اس کی کتابت اچھی ہے، کاتب اخون زادہ ہے، اشعار سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں اور شرح سیاہ روشنائی سے، اس کی کتابت ۱۲۶۵ھ میں ہوئی ہے، ضخامت (۲۵۸) اوراق

ہر صفحہ میں (۲۳) سطریں، مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے نزہۃ الالبار ص۴۴۳، ابجد العلوم ص۷۴۹، مفتاح السعادۃ ج۱ ص۱۷۵ اور صاحب دیوان کے لئے ابن خلکان ج۱ ص۱۳۱ -

۶۴۱/۸ شرح قصیدہ امالی (۲۰)

سراج الملۃ علی بن محمد الاوشی (م سنہ ھ) کے قصیدہ کی یہ عمدہ شرح ہے، مصنف نے اپنا نام کہیں نہیں لکھا ہے، اشعار سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں اور شرح سیاہ روشنائی سے کتابت عمدہ ہے، ضخامت (۴۷) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۹) سطریں، سنہ کتابت درج نہیں کاغذ کرم خوردہ۔

۶۴۲/۹ شرح قصیدہ بانت سعاد (۱۲)

اس مجموعہ میں چار کتابیں ہیں (۱) شرح قصیدہ بانت سعاد عربی از ملا علی قاری (م ۱۰۱۴ھ) (۲) شرح قصیدہ بانت سعاد عربی محمود بن محمد بن المجاہد الحافری (م سنہ) (۳) شرح قصیدہ بانت سعاد فارسی از صدر الدین بتنانی (۴) شرح قصیدہ لامیہ فارسی -

"قصیدہ بانت سعاد" حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ (صحابی رسولؐ) کا قصیدہ ہے جو آپ نے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کہا تھا اور بنفس نفیس دربار نبوی میں سنایا تھا حدیث میں اس قصیدہ کی تفصیل مذکور ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ایک شعر پر خوش ہو کر شاعر کو اپنا جبہ مبارک عطا کر دیا تھا، اس کی بہت علماء نے شرحیں لکھی ہیں انہیں سے تین شرحیں اس جلد میں قلمی موجود ہیں (۱) ملا علی قاریؒ (جن کی مرقات شرح مشکوٰۃ اہل علم میں کافی مقبول ہے) نے یہ شرح ۱۰۱۳ھ میں لکھی تھی۔

اس شرح کی ضخامت (۱۴) اوراق ہے، ہر صفحہ میں (۱۳) سطریں (۲) شرح محمودی کی ضخامت (۴۵) اوراق، ہر صفحہ میں گیارہ سطریں، اور شرح صدر الدین کی ضخامت (۲۷) اوراق اور اس کے ہر صفحہ میں گیارہ سطریں، کتابت سب کی صاف ستھری، سنہ کتابت کسی میں درج نہیں لیکن

قدیم کتابت شدہ ہے۔

شرح قصیدہ لامیہ کی ضخامت (۱۰) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۵) سطریں یہ ۱۲۲۴ھ کا کتابت شدہ ہے، کعب بن زہیرؓ کے حالات کے لئے دیکھئے الاستیعاب لابن عبد البر ص ۲۲۶/۱ اور ملا علی قاری کے لئے دیکھئے خلاصۃ الاثر فی اعیان القرن الحادی عشر ص ۱۸۵/۳ حدائق الحنفیہ ص ۲۹۹ تعلیقات الفوائد البہیہ ص ۱۔

۶۴۳/۱۰ شرح دیوان المتنبی المسمیٰ بہ تبیان (۱۴)

زیر نظر قلمی نسخہ دیوان متنبی کی شرح ہے، ابو الطیب احمد بن الحسین الجعفی (م ۳۵۴ھ) مشہور شاعر ہے، چونکہ اس نے نبوت کا عمر کے ایک حصہ میں جھوٹا دعویٰ کیا تھا اس لئے متنبی کے نام سے مشہور ہوا، اس کا یہ دیوان داخل نصاب ہے اور کوئی شبہ نہیں کہ زبان و بیان کے اعتبار سے بلند ہے، علامہ ابو البقاء عبد اللہ بن الحسین العکبری الحنبلی النحوی (م ۶۱۶ھ) نے "تبیان" کے نام سے اس کی شرح لکھی ہے، انہوں نے مقدمہ میں لکھا ہے کہ جب ۵۹۹ھ میں میں نے یہ کتاب پڑھی اور دیکھا کہ بہت سے اہل علم اس کی شرح اور حواشی لکھ چکے ہیں تو میں نے بھی شارحین کی کتابوں کی مدد سے یہ شرح لکھنے کی ہمت کی، علامہ عکبری کئی فن کے اپنے زمانہ میں امام سمجھے جاتے تھے اور آپ کی بہت سی تصنیفات بھی ہیں، زیر نظر کتاب اس کی پہلی جلد ہے، دوسری جلد موجود نہیں ہے یوں یہ کتاب چھپی ہوئی بھی ملتی ہے اور یہاں بھی موجود ہے کوئی شبہ نہیں کہ یہ ایک اچھی شرح ہے، شارح کے حالات کے لئے دیکھئے شذرات الذہب ص ۶۷/۵ اور صاحب دیوان کے لئے شذرات الذہب ص ۱۳/۳ ابن خلکان ص ۳۶/۱۔

۶۴۴/۱۱ قصیدہ بانت سعاد و قصیدہ بردہ (۱۸)

اس جلد کے شروع میں پہلے کبریت احمر نامی کتاب لگی ہوئی ہے پھر اس کے بعد قصیدہ بانت سعاد

اور "قصیدہ بردہ" ہے، قصیدہ بانت سعاد کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ (صحابی) کا کلام ہے جو آپ نے سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اسلام قبول کرنے کے فوراً بعد سنایا تھا اور انعام میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے جبہ مبارک پایا تھا، اور دوسرا قصیدہ شیخ بوصیریؒ (م ۶۹۵ھ) کا ہے قصیدہ بانت سعاد کی دسیوں چھوٹی بڑی شرحیں لکھی گئی ہیں، تفصیل کے لئے دیکھئے کشف الظنون ص ۲۵۰/۱ اور ایک زمانہ میں اس قصیدہ کو لوگ زبانی رٹا کرتے تھے، اور پڑھتے پڑھاتے بھی تھے۔ ضخامت (۱۳) اوراق، ہر صفحہ میں پانچ سطریں، اور اس کے نیچے فارسی ترجمہ کی پانچ باریک سطریں۔

قصیدہ بردہ جو "الکواکب الدریہ فی مدح خیر البریہ" کے ساتھ موسوم ہے شیخ شرف الدین ابو عبد اللہ محمد بن سعید الدلاصی ثم البوصیری (م ۶۹۵ھ) کا ہے یہ (۱۶۲) اشعار کا مجموعہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش، مدح رسول، مدح قرآن، معراج، جہاد وغیرہ مضامین پر مشتمل ہے کہتے ہیں کہ صاحب قصیدہ پر فالج گرا تھا انہوں نے اس قصیدہ کے وسیلہ سے خدا سے شفا چاہی تھی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں تشریف لائے، اپنا دست مبارک ان پر پھیرا چنانچہ صبح کو وہ بھلے چنگے تھے، اس قصیدہ کی بھی بہت سے علماء نے شرحیں لکھی ہیں (کشف الظنون ص ۲۰۱/۲) اس نسخہ کے شروع میں اس کے پڑھنے کا طریقہ بھی درج ہے، ضخامت (۱۹) اوراق، ہر صفحہ میں (۹) سطریں کتابت عمدہ، کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ کے حالات کے لئے دیکھئے الاستیعاب لابن عبد البر ص ۲۳۶/۱ شیخ شرف الدین البوصیری کے حالات کے لئے دیکھئے شذرات الذہب ص ۴۳۲/۵۔

۶۴۵/۱۲ قصیدہ بردہ (۹)

البوصیری محمد بن سعد بن حماد الدلاصی (م ۶۹۵ھ) پر جب فالج گرا تو اسی حال میں انہوں نے یہ قصیدہ لکھا اور اس کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ سے صحت کی التجا کی، دعا قبول ہوئی

خواب میں زیارت نبوی حصّہ میں آئی، سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے جسم پر اپنا دست مبارک پھیر دیا، صبح کو گھر سے بھلے چنگے نکلے، ملکِ ظاہر کو جب اس کی اطلاع ہوئی تو اس نے بڑے احترام سے یہ قصیدہ سنا، زیر نظر قلمی نسخہ ۱۰۸۰ھ کا کتابت شدہ ہے۔

بوصیری کے حالات کے لئے دیکھئے شذرات الذہب ج۵ ص۴۳۲، اس کا دوسرا قلمی نسخہ نمبر (۲۴) پر ہے اور اس دوسرے نسخہ میں "تشطیر البردۃ البہیہ فی مدح خیر البریہ" نامی قصیدہ لگا ہوا ہے جو رمضان علادہ کا تصنیف کردہ ہے، ضخامت (۱۲) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۵) سطریں، سنہ تصنیف ۱۲۸۹ھ ہے اور سنہ کتابت ۱۲۹۶ھ۔

۶۴۶/۱۳ قصیدہ لامیۃ المعجزات (۶)

دار العلوم دیوبند کے سابق مہتمم حضرت مولانا حبیب الرحمٰن عثمانیؒ (م ۱۳۴۸ھ) کا مشہور قصیدہ جو طبع ہو چکا ہے، یہ قلمی نسخہ عمدہ ہے، ضخامت (۴۰) صفحات، اس میں معجزات نبوی کا تذکرہ ہے اور سرورِ کونینؐ کی مدح، مولانا کے حالات کیلئے دیکھئے دار العلوم کی صد سالہ زندگی

۶۴۷/۱۴ کتاب المرصّع (۷)

اس کتاب کا مصنف کون ہے، پتہ نہیں چل سکا، کشف الظنون سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکے مصنف ابن الاثیر ہیں، یہ کون ابن الاثیر ہیں کچھ نشان دہی نہیں کی ہے یہ کتاب ایک مقدمہ اور تین ابواب پر منقسم ہے، اسماء پر ہر جہت سے بحث کی ہے، اور اب، ابن، ام، بنت، ذو، ذات، ان چھ اسم سے بحث کی گئی ہے اور ان سے جو کنیت یا نام پیدا ہوتے ہیں ان کے معانی کی نشان دہی کی ہے، یہ بحث حروف تہجی کے اعتبار سے ہے اور سلیقہ سے ہے اس کی ضخامت (۱۴۴) صفحات، ہر صفحہ میں (۱۹) سطریں، کتاب اچھی، کاغذ بہت باریک۔

۶۴۶/۱۵ مجموعہ مختلف رسائل (۸)

اس جلد میں "الف لیلہ" کا کچھ حصہ ہے، جس میں آٹھ رات کی حکایتیں آگئی ہیں پھر نفحۃ الیمن نامی کتاب ہے جو داخل درسیات ہے، پھر لغات القرآن پر ایک کتاب ہے جس میں سورۃ کی ترتیب پر الفاظ قرآن کے معنی درج ہیں، پھر قصّہ تیمور ہے اور اخیر میں کچھ متفرق یادداشتیں ہیں۔

۶۴۹/۱۶ مظہر البرکات (۳)

مولانا سید غلام علی آزاد بلگرامی (م ۱۲۰۰ھ) مشہور اہل قلم گذرے ہیں، آپ کی متعدد قیمتی تصنیفات ہیں ان میں سبحۃ المرجان اور مآثر الکرام کافی مشہور و مقبول ہے۔

زیر نظر قلمی کتاب آپ کی ہی تصنیف ہے، مثنوی مولانا روم کے طرز عمل پر عربی میں آپنے سات دفتر لکھے ہیں اور بیان و زبان کی شگفتگی کو کہیں ہاتھ سے جانے نہیں دیا ہے، اشعار کی تعداد (۵۰۱) ہے جو متنوع مضامین پر مشتمل ہے، سنہ ۱۱۹۳ھ میں آپ نے بیس دن میں یہ اشعار کہے تھے، پھر سنہ ۱۱۹۶ھ میں بقیہ تین دفتر کی تکمیل کی، ان دفتروں کے اشعار کی تعداد بھی کم و بیش چار پانچ سو ہوگی۔

اشعار پر آزاد بلگرامی کی قدرت کا حال یہ تھا کہ بقول خود ان کے ہی مظہر البرکات کے چوتھے دفتر کے ختم پر لگ بھگ دہ نو ہزار اشعار کہہ چکے تھے، ضخامت (۱۰۰) اوراق، ہر صفحہ میں عموماً (۲۱) سطریں، کتابت عمدہ، سنہ ۱۳۲۹ھ میں اس نسخہ کی کتابت ہوئی ہے، ان اشعار میں مختلف بزرگوں کے قصے اور مختلف حکائتیں ہیں، کاتب سید واحد علی بن سید جعفر علی بھوپال، مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے تذکرہ علمائے ہند ص۱۵۴، ابجد العلوم ص۹۰۳، حدائق حنفیہ ص۴۵۴، نزہۃ الخواطر ج۶ ص۲۰۱۔

۶۵۰/۱۷ مقامات حریری (۱۰ و ۱۱)

عربی ادب میں مقامات حریری کا جو درجہ ہے وہ کسی اہل علم سے مخفی نہیں، اس کے

مصنف علامہ حریری قاسم بن علی بن محمد بن عثمان البصری الحریری (م ۵۱۶ھ) ہیں، قاموس کو مقامات
بڑی خوبی کے ساتھ بکھیر کر مضمون کی شکل دیدی گئی ہے، یہ قلمی نسخہ دو جلدوں میں مجلد ہے
ضخامت (۲۵۴) اوراق ہر صفحہ میں صرف (۹) سطریں، کتابت جاذب نظر عمدہ جگہ جگہ بین السطور
اور حواشی سے مزین، کاغذ سے اندازہ ہوتا ہے کئی سو سال پہلے کی کتابت شدہ ہے سنہ کتابت
و کاتب کا نام درج نہیں، مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے مفتاح السعادہ ص ۱۷۹/۱ ،
ابجد العلوم ص ۷۵۱، نزہتہ الالباء ص ۴۵۳ اور معجم الادبار ج ۱۶ ص ۲۶۱ ۔ اس کی ایک قلمی شرح بھی نمبر (۲۲)
ہے، کس کی ہے؟ کچھ معلوم نہیں ہوتا، تیرہ مقامات کی شرح اس میں آئی ہے، کتابت ناصاف ہے۔

نعم النعمۃ

۶۵۱/۱۸ (۱۷)

اس مجموعہ میں مختلف چیزیں ہیں (۱) امثال اور پر مغز جملے مع ترجمہ فارسی (۲) مناجات حضرت
علی (۳) مفید و موثر جملے از کلام حضرت علی رضی اللہ عنہ بترتیب حروف تہجی ۔
کتابت معمولی ہے، ان میں بعض کی کتابت ۱۱۹۴ھ کی ہے اور بعض قریب زمانہ
کی کتابت شدہ ہے ۔

لغت عربی و فارسی

۶۵۴/۱ حاشیہ قاموس (۱)

مجدالدین فیروزآبادی (م ۸۱۷ھ) کی "القاموس" لغت میں بلند پایہ کتاب ہے، زیرنظر قلمی نسخہ اس کتاب پر حاشیہ کی حیثیت رکھتا ہے، جسے ابن امیر قاسم محمد ہاشم الحسینی (م ۱۰۶۱ھ) نے لکھا ہے، اس میں قاموس کے بعض الفاظ کی تشریح اور اجمال کی تفصیل ہے، الفاظ لکھکر اُن کے صحیح تلفظ کی نشان دہی بھی کی گئی ہے شاہجہاں کے عہد میں ہندوستان آئے اور عالمگیر کے اتالیق مقرر ہوئے ضخامت (۱۶۲) صفحات، ہر صفحہ میں (۱۹) سطریں، کتابت کہیں واضح اور صاف ستھری، کہیں مٹی مٹی، سنہ کتابت اور کاتب کا نام درج نہیں، شروع کتاب میں مفتی سعداللہ کا دستخط ہے محشی کے حالات کے لئے دیکھئے نزہتہ الخواطر ۳۹۵ ج ۵

۶۵۵/۲ شرح قاموس و مثلث (۹)

قاموس لغت کی ایک مشہور کتاب ہے، بہت سے لوگوں نے اس کے حواشی لکھے ہیں جن میں متعلق الفاظ کی تشریح ہے، زیرنظر قلمی نسخہ قاموس کی شرح ہے، محمد بن عبدالرؤف المناوی (م ۱۰۳۱ھ) کی تصنیف ہے، شارح نے لکھا ہے کہ عمر کا ایک حصہ میں نے قاموس پر خرچ کیا اور نصوص کی تلاش میں رہا، پھر دل میں یہ بات آئی کہ ان تمام فوائد کو قلم بند کر دوں، چنانچہ متن کو اپنی شرح کے ساتھ لکھنا شروع کر دیا ،

زیرنظر نسخہ صرف شرب کی تحقیق تک ہے، یہ جلد اسی پر ختم ہو جاتی ہے اس کی کتابت صاف ستھری ہے، اس کے اخیر میں صاحب قاموس محمد بن یعقوب فیروزآبادی (م ۸۱۷ھ) کی ایک کتاب "مثلث" نامی لگی ہوئی ہے، حروف تہجی کی ترتیب پر ہے ،

محمد بن عبدالرؤف المناوی کے حالات کے لئے دیکھئے معجم المولفین ۲۳۰ ج ۵ و ۱۶۶ ج ۱۰

اور فیروزآبادی کے حالات کے لئے دیکھئے الضوء اللامع ۷۹ ج ۱۰، ابجد العلوم ۷۰۵ ،

۶۵۶/۳ فقہ اللغۃ (۸)

مصنفہ ابوالمنصور عبدالملک بن اسماعیل الثعالبی (م ۴۳۰ھ) ایک مشہور کتاب ہے یہ کتاب مصنف نے امیر سید ابوالفضل عبیداللہ بن احمد المیکالی کی مجلس کے سلسلہ میں لکھی تھی، اس میں ہر نوع پر ایک فصل قائم کر کے تفصیل دی گئی ہے، پوری کتاب تیس ابواب پر منقسم ہے، یہ کتاب عام طور پر مطبوعہ بھی ملتی ہے، ضخامت (۱۱۱) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۷) سطریں سنہ کتابت درج نہیں، مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے شذرات الذہب ۲۴۶ ج ۳ ،

۶۵۷/۴ القاموس (کامل) (۳ تا ۶)

تالیف مجدالدین الفیروزآبادی الشیرازی (م ۸۱۶ھ) لغت کی مشہور ترین کتابوں میں ہے جو اہل علم کے یہاں عام طور متداول اور مروج ہے، یہ چار جلدوں میں مکمل ہوئی ہے، ضخامت (۹۸۲) اوراق، ہر صفحہ میں (۲۳) سطریں، کتابت صاف ستھری، مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے الضوء اللامع ۷۹ ج ۱۰، شذرات الذہب ۱۲۶ ج ۷، مفتاح السعادۃ ۱۰۳ ج ۱، ابجد العلوم ۷۰۵ ، .

اس کا دوسرا کامل قلمی نسخہ نمبر ۴ پر ہے، ضخامت (۴۲۰) اوراق، ہر صفحہ میں (۲۴) سطریں وہ تمام الفاظ جن کے معنی لکھے گئے ہیں وہ سب سرخ روشنائی سے لکھے ہوتے ہیں، تاکہ نمایاں رہیں، کتابت عمدہ کاغذ بوسیدہ ،

اس کا تیسرا ناقص نسخہ نمبر (۱) پر ہے، یہ اس کی صرف ایک جلد ہے جو فصل الصاد سے فصل الہاء تک ہے، اس کی کتابت دیدہ زیب ہے، اور جدولیں حسین ہیں، اخیر سے ناقص ہے، اس لئے سنہ کتابت نہیں مل سکا، مگر یہ نسخہ کئی سو سال پہلے کا کتابت شدہ معلوم ہوتا ہے -

۶۵۸/۵ المزہر (۲)

تصنیف جلال الدین عبدالرحمٰن السیوطی (م ۹۱۱ھ) اس لغت کی ترتیب میں مصنف نے

جدت اختیار کی ہے، اور عام لغات سے الگ ترتیب رکھی ہے، پوری کتاب پچاس انواع پر منقسم ہے، ان میں سے آٹھ انواع کا تعلق لغت سے باعتبار اسناد ہے، اور تیرہ کا باعتبار الفاظ، اور تیرہ کا باعتبار معنی، اور پانچ انواع میں لطائف کا تذکرہ ہے، اور بقیہ انواع میں رجال لغت اور اس کے رواۃ سے بحث ہے۔

یہ قلمی نسخہ بوسیدہ ہونے کے باوجود قابل استفادہ ہے، کتابت عمدہ ہے اور ہر صفحہ میں (۲۱) سطریں ہیں، سنہ کتابت اور کاتب کا نام درج نہیں، تعداد اوراق (۲۸۰) مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے الضوء اللامع [illegible] ۔

۶۵۹/۶ المغرب للمطرزی مع ذیلہ (۱۰)

علامہ ابو الفتح المطرزی (م ۶۱۰ھ) کی تصنیف ہے، ان کے پیش نظر عموماً لغات فقہ کا حل ہے، چنانچہ کتب فقہ کے لغات میں ہی اس کا شمار ہوتا ہے، دیباچہ میں مصنف نے خود بھی اس کی صراحت کی ہے، اخیر میں قواعد پر ایک ذیل بھی مصنف کے قلم کا لگا ہوا ہے جس میں فصل وار نحو و صرف کے قواعد بیان کئے گئے ہیں، ضخامت (۲۶۵) اوراق، ہر صفحہ میں باریک (۱۹) سطریں، کتابت صاف ستھری، اخیر کا صفحہ جلد بندی میں نہیں آسکا ہے، اس لئے سنہ کتابت معلوم نہ ہو سکا۔

مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے شذرات الذہب ص ، مفتاح السعادۃ ج ۱ ص ۱۰۵۔

لغات فارسی

۶۶۰/۷ اساس العلوم (۱۱)

یہ کتاب حاکم بن عماد ناگوری کی تصنیف ہے، اس کتاب میں مصنف نے سعی کی ہے کہ قرآن پاک کے لغات اس طرح حل ہو جائیں کہ شبہات، دقائق اور مشکلات باقی نہ رہیں جو کچھ لکھا ہے وہ اختصار کے ساتھ لکھا ہے، یہ چھوٹے سائز کے (۱۵۶) اوراق پر پھیلی ہوتی ہے، کاغذ بوسیدہ اور خستہ ہے اور کرم خوردہ بھی، سنہ کتابت درج نہیں، ہر صفحہ میں (۱۵) سطریں ہیں،

۶۶۱/۸ تبیان شرح نصاب ابو نصر فراہی (۲۸)

ابو نصر فراہی کی کتاب "نصاب" منظوم ہے، اس میں اشعار کے اندر حل لغات کی سعی کی گئی ہے، "تبیان" اسی نصاب نامی کتاب کی شرح ہے، اس کے مصنف عبد المقتدر نامی ایک بزرگ ہیں، آپ نے یہ شرح ۹۲۹ھ میں لکھی ہے ضخامت (۱۱۴) اوراق، ایک صفحہ میں (۱۲) سطریں، کتابت بہتر، سنہ کتابت درج نہیں،

۶۶۲/۹ تصحیح اللغات (۴)

مصنفہ محمد حبیب اللہ صاحب، اس رسالہ میں مصنف نے اُن الفاظ کی نشان دہی کی ہے جو عام طور پر عوام و خواص کی زبان پر غلط چڑھے ہوئے ہیں، یہ آٹھ صفحات کا رسالہ ہے

ہر صفحہ میں (۱۷) سطریں ہیں غلطی کی نشان دہی کے ساتھ صحیح تلفظ بھی بتایا گیا ہے، تمام الفاظ سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں تاکہ نمایاں رہیں ،

۶۶۳/۱۰ خالق باری (۲۹)

یہ فارسی کا منظوم رسالہ ہے، جس میں فارسی الفاظ کے معانی اردو میں بتائے گئے ہیں پہلے بچوں کے نصاب میں یہ رسالہ داخل تھا، اور زبانی رٹایا جاتا تھا، زیر نظر قلمی نسخہ ۱۲۶۲ھ کا لکھا ہوا ہے -

۶۶۴/۱۱ حل لغات مقامات حریری وقصیدہ بانت سعاد (۵)

اس مجلد میں دو کتابیں ہیں پہلی کتاب میں مقامات حریری کا حل لغات ہے اور ۱۲۲۹ھ میں تصنیف ہوئی ہے، اس کی ضخامت (۱۸۵) اوراق، اور ہر صفحہ میں (۱۵) سطریں، مکتوبہ ۱۲۳۹ھ اور دوسری کتاب میں قصیدہ بانت سعاد کی شرح ہے، جسے مصنف نے ۱۲۳۱ھ میں تصنیف کیا ہے اس کا نام الجوہر الوقاد ہے، ان دونوں کے مصنف شیخ احمد انصاری شروانی یمنی (م ۱۲۵۳ھ) ہیں اس کتاب کی ضخامت (۷۵) اوراق ہے ،

مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے تذکرہ علمائے ہند ص ۱۹ ، نزہۃ الخواطر ج ۷ ص ۳۴ ،

۶۶۵/۱۲ زبدۃ الفوائد (۲)

شیر خاں (م ۹۹۳ھ) کی تصنیف ہے، دیباچہ میں مصنف نے اپنے مختصر حالات بھی لکھے ہیں، زیر نظر کتاب بڑی محنت اور تحقیق سے لکھنے کی سعی کی گئی ہے، ۹۵۵ھ میں مصنف اس خدمت سے فارغ ہوئے، اور اس کا نام زبدۃ الفوائد عرف شیر خاں تجویز کیا، ضخامت (۲۹۹) اوراق،

ہر صفحہ میں (۲۳) سطریں، تقطیع کلاں، کتابت عمدہ، کاغذ موٹا دبیز، ۱۰۹۱ھ کی کتابت شدہ ہے اس میں متقدمین ومتاخرین کی تمام تصنیفات کو جمع کرنے کی سعی کی گئی ہے، یعنی ان کے مشکل الفاظ کا حل لکھا گیا ہے - حالات کے لئے دیکھئے نزہۃ الخواطر ج ۵ ص ۱۵۰

۶۶۶/۱۳ صراح (۲۶)

مصنفہ جمال قریشی، فارسی لغت میں مشہور کتاب ہے، جس میں عربی الفاظ کے معانی بیان کئے گئے ہیں، اور عام طور پر اس کے مطبوعہ نسخے پائے جاتے ہیں، پہلے یہ کتاب علماء میں متداول تھی، زیر نظر قلمی نسخہ ۱۰۹۳ھ کا کتابت شدہ ہے

"صراح" دراصل "صحاح" نامی عربی لغت کا کچھ رد و بدل کے ساتھ فارسی ترجمہ ہے ، اس کے کاتب کا نام عبد الشکور ہے، کتابت عمدہ دیدہ زیب ہے، ایک صفحہ میں (۲۱) سطریں ہیں اس کا دوسرا قلمی نسخہ ۱۵ پر ہے، اس کے اوراق (۴۱۵)، ہر صفحہ میں (۲۳) سطریں، تقطیع کلاں کتابت عمدہ، کاتب رجب علی بن فتح علی قریشی اثنا عشری، یہ نسخہ ۱۲۲۵ھ کا کتابت شدہ ہے ، تیسرا قلمی نسخہ ۱۶ ڈ ۶ پر ہے، اس کی ضخامت (۴۰۶) اوراق، ہر صفحہ میں (۲۲) سطریں کتابت بہتر، سنہ کتابت درج نہیں ہے -

۶۶۷/۱۴ فرہنگ جہانگیری (۱۹)

جمال الدین حسین الشیرازی الملقب بعضد الدولہ (م ۱۰۳۰ھ) کی تصنیف ہے، دیباچہ میں مصنف نے لکھا ہے کہ ۱۰۰۵ھ میں سلطان اکبر (م ۱۰۱۴ھ) جب کشمیر آئے تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ کے ایماء سے میں نے یہ لغت لکھنا شروع کی، مگر ابھی اس کی تکمیل بھی نہ ہوئی تھی کہ بادشاہ اکبر چل بسا، اور ۱۰۱۴ھ میں ان کی جگہ ان کا لڑکا نور الدین جہانگیر اورنگ زیب سلطنت ہوا، تکمیل کے بعد بادشاہ کی مناسبت سے میں نے اس کا نام "فرہنگ جہانگیری" رکھا،

۱۰۱۱ھ میں اسکی تکمیل ہوئی تھی، مصرع " زہے فرہنگ نورالدین جہانگیر " سے سنہ تصنیف نکلتا ہے اکبراور جہانگیر کے دور حکومت میں بڑے منصب پر فائز رہے، ضخامت (۴۷۹) اوراق، ہر صفحہ میں بیّس سطریں، کتابت عمدہ، کاغذ باریک چکنا، یہ نسخہ ۱۰۱۹ھ کا کتابت شدہ ہے، تمام الفاظ لغت کو سرخ روشنائی سے لکھنے کا اہتمام ہے، مصنف کے حالات کیلئے دیکھئے نزہتہ الخواطر ج ۵ ص ۱۱۶ و ج ۵ ص ۱۱۹ ۔

فرہنگ

۶۶۸/۱۵ (۹)

یہ کسی لغت کا ایک حصہ ہے، اوراس کے صرف (۲۵) اوراق ہیں، اس جلد میں دو طب کی کتابیں ہیں جو میر اکبر کی تالیف ہیں، اس کے ایک صفحہ پر بزرگ جمہر سے یہ نقل کیا گیا ہے کہ جب اول محرم سہ شنبہ کو پڑیگا تو اس سال قحط پڑے گا، بارش بے وقت ہوگی، کاشتکار تباہ ہوں گے، رعایا ویران ہوگی، امن وامان جاتا رہے گا اور امراء میں جنگ ہوگی وغیرہ وغیرہ، اور چہار شنبہ کو اگر یکم محرم ہوا تو اس سال فتنہ ہوگا، ہندوستان میں بہتری نہ ہوگی، غلہ گراں ہوگا وغیرہ، اور پنج شنبہ کو پہلی تاریخ محرم کی پڑی تو غلہ سستا ہوگا، بارش اچھی ہوگی، ہندوستان میں فتنہ ہوگا، مالدار آسودہ حال ہوں گے، اسی طرح ساتوں دن سے متعلق حالات لکھے ہیں ۔

کشف اللغات

(۱۶)

عبدالرحیم بن احمد سوز بہاری کی تصنیف ہے، دیباچہ میں لکھا ہے کہ بعض لوگ ایسے الفاظ در اصطلاحات کے معانی دریافت کرتے ہیں جو عام طور پر لغت میں پائے نہیں جاتے میں نے اسی ضرورت کی تکمیل کے لئے یہ کشف اللغات نامی کتاب لکھی ہے، تاکہ غیر مشہور الفاظ واصطلاحات اس میں یکجا ہوجائیں، اور سب کا حل ہوجائے، ضخامت (۳۴۴) اوراق ایک صفحہ میں (۲۳) سطریں، کتابت عمدہ، یہ نسخہ ۱۲۵۶ھ کا کتابت شدہ ہے، کاتب عبداللہ جلال آبادی ہیں، مصنف نے یہ کتاب تقریباً ۱۰۶۰ھ میں لکھی (اسلامی علوم وفنون ہندوستان ص ۵۳)

مترادف اللغات

۶۶۹/۱۶ (۱۰)

مصنف کا نام درج نہیں، اس کتاب میں سعی کی گئی ہے کہ ایک چیز کے لئے جس قدر الفاظ آتے ہیں انہیں الگ الگ عنوان کے تحت درج کردیا جائے، عنوانات کی تقسیم کا انداز یہ ہے، اسمار الٰہی، اسمار سرور کائنات، اسمار جبریل، اسمائے آسمان، اسمار آفتاب، القاب بلبل، بیقرار کے القاب وغیرہ وغیرہ،

ضخامت (۵۰) صفحات، سنہ کتابت درج نہیں ۔۔

مثمر

۶۷۰/۱۷ (۲۷)

مصنف یادگار خاں آرزو، یہ کتاب حافظ سیوطی (م ۹۱۱ھ) کی کتاب " مزہر " کے طرز پر ہے، اصول لغت کا بیان ہے اور دوسری ضروری مفید باتیں بھی، کتاب عمدہ ہے، ضخامت (۲۲۲) اوراق، ۱/۲ ایک صفحہ میں (۹) سطریں، کتابت صاف ستھری، ۱۲۴۲ھ کی کتابت شدہ ہے اس پر مفتی سعداللہ کی مہر اور دستخط ہیں ۔

مجموعۃ السّامی

۶۷۱/۱۸ (۱۴)

تصنیف شیخ ابوالفضل احمد بن محمد احمد المیدانی، ہر چیز کے مترادف اسمار جمع کرنے کی سعی کی گئی ہے، ضخامت (۲۸۲) صفحات، سنہ کتابت درج نہیں،

مصادر عربی

۶۷۲/۱۹ (۲۱)

مصنف کا نام درج نہیں ہے، اس میں تمام مصادر عربی کے فارسی میں معنی لکھے گئے ہیں پہلے ایک دو صفحہ میں معنی اردو میں ہے بقیہ تمام میں فارسی زبان میں، ضخامت (۱۵۰) اوراق، ۱/۲ ایک صفحہ میں (۱۴) سطریں، کتابت اچھی، سنہ کتابت درج نہیں،

۶۶۳/۲۰ منتخب اللغات شاہجہانی جلد اول و ثانی (۱۲ و ۱۳)

عبدالرشید الحسینی المدنی اس کے مصنف ہیں، لغت کی مشہور کتاب ہے، اس کی تصنیف عہد شاہجہانی میں عمل میں آئی ہے، چنانچہ دیباچہ میں شاہ جہاں بادشاہ کے اوصاف اور ان کی مدح بیان کی گئی ہے، مطبوعہ نسخہ بھی عام طور پر لائبریریوں میں پایا جاتا ہے، دو جلدوں میں یہ قلمی نسخہ مجلد ہے مجموعی ضخامت (۶۸۰) کتابت جلی خط اور صاف ستھری، سنہ کتابت درج نہیں ۔

اس کے کئی قلمی نسخے اور ہیں ایک نمبر (۱۰) پر ہے، جس کی کتابت صاف ستھری نہیں ہے ایک نسخہ نمبر (۳) پر ہے، اور ایک اور نمبر (۲) پر، یہ نسخہ ۱۱۱۵ھ کا کتابت شدہ ہے، عبدالسلام نام کے کوئی صاحب کاتب ہیں، مصنف نے یہ کتاب ۱۰۴۶ھ میں تصنیف کی ہے، ضخامت (۲۲۴) اوراق، ایک صفحہ میں (۲۵) سطریں ۔

مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے نزہتہ الخواطر ص ۲۲۰/۵ ،

۶۶۴/۲۱ منتخب چراغ ہدایت (۲۲)

سراج الدین آرزو نے "چراغ ہدایت" کے نام ایک لغت لکھا تھا امام الدین حسینی صاحب واجد نے اُس کتاب سے فارسی اصطلاحات یکجا کرکے الگ ایک کتاب مرتب کردی ہے جو منتخب کے نام سے مشہور ہے، یہ نسخہ ۱۲۳۳ھ کا کتابت شدہ ہے، نسخہ بوسیدہ کرم خوردہ ہے ۔

۶۶۵/۲۲ مؤید الفضلاء (۱۵ و ۸)

تصنیف محمد لاد بن عبدالوہاب، مصنف نے دیباچہ میں لکھا ہے کہ اب تک جسقدر لغت میں مستند کتابیں تھیں، میں نے اپنی اس کتاب میں تمام کو جمع کرنے کی سعی کی ہے، لفظ کا

پہلا حرف کتاب کے عنوان سے یاد کیا گیا ہے اور آخر حرف باب کے نام سے، ہر باب میں تین فصلیں قائم کی گئی ہیں، فصل اول میں لغات عربی، دوسری میں لغات فارسی، تیسری میں لغات ترکی، یہ ۹۲۵ھ کی تصنیف ہے، زیر نظر نسخہ ۱۰۴۱ھ کا کتابت شدہ ہے، ضخامت (۳۴۴) اوراق، ایک صفحہ میں (۲۴) سطریں، تقطیع کلاں، مصنف (م ۱۰۰۱ھ) کیلئے دیکھئے معجم المولفین ۱۶۳/۱۱

دوسرا قلمی نسخہ نمبر (۱) پر ہے جو ۱۰۹۰ھ کا کتابت شدہ ہے ضخامت (۳۵۶) اوراق، ہر صفحہ میں (۲۱) سطریں، کاتب عبداللہ بن لطف اللہ ۔

۶۶۶/۲۳ نفائس اللغات جلد اول و دوم (۲۴ و ۲۵)

مولانا اوحد الدین (م ۱۲۶۲ھ) بلگرامی نے یہ لغت شاہ اودھ محمد علی کے عہد میں تصنیف کی اس میں اردو الفاظ کے لئے عربی و فارسی لغت بیان کئے گئے ہیں، انہوں نے اس دور میں یہ بڑی خدمت بڑی جانفشانی سے انجام دی تھی، ۱۲۵۳ھ میں اس خدمت سے فارغ ہوئے، زیر نظر نسخہ ۱۲۵۳ھ کا ہی کتابت شدہ ہے، کتابت عمدہ نفیس، ایک صفحہ میں (۱۹) سطریں، یہ کتاب کئی سو اوراق میں پھیلی ہوئی ہے، یہ لغت مصنف کے زندگی میں ہی ۱۲۵۶ھ میں مطبع مصطفائی لکھنؤ سے چھپ گیا تھا، مطبوعہ نسخہ کی ضخامت (۹۴۰) صفحات ہیں ،

حالات کے لئے دیکھئے تذکرہ علماء ہند ص ۳، تاریخ خطہ پاک بلگرام ص ۲۱۱ ، نزہتہ الخواطر ص ۵۸ جلد (۷) —

فلسفہ عربی

۶۶۷/۱ **انموذج العلوم** (۷)

علامہ جلال الدین محمد بن اسعد الدوانی (م ۹۰۸ھ) کی تصنیف ہے، اس میں مختلف علوم کی بحث ہے، علامہ دوانی کو فلسفہ سے چونکہ خاص شغف ہے اس لئے اس کو اسی فن میں رکھا گیا ہے۔ مصنف نے ہر فن میں بحث کے ساتھ اپنی سند بھی لکھی ہے،

اس کے بعد دوسرا رسالہ غیاث منصور کا ہے، جس میں علامہ دوانی (م ۹۰۸ھ) کے بیان کردہ مسائل پر اعتراضات ہیں، پہلی کتاب کے اوراق جلد ساز کی غلطی سے الٹ پلٹ گئے ہیں، اس لئے پڑھنے میں بڑی دشواری ہوتی ہے، پہلا رسالہ سو صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور دوسرا (۴۶) صفحات پر، علامہ دوانی کے حالات کے لئے دیکھئے الضوء اللامع ص ۱۳۳/۷ ۔

۶۶۸/۲ **تقدسیات** (۲۴)

مصنف میر باقر داماد شیعی (م ۱۰۴۱ھ) ضخامت (۹۸) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۱) سطریں، کتابت بہتر، سنہ کتابت درج نہیں ہے، انہوں نے بقول خود جاہلی فلسفہ کے مقابلہ میں ایمانی فلسفہ کی خدمت انجام دی ہے، مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے نجوم السماء ص ۴۶ ۔ خلاصۃ الاثر فی اعیان القرن الحادی عشر ص ۳۰۱/۴ ، سوانح نگار، ان کی اس کتاب کا تذکرہ نہیں کرتے۔

۶۶۹/۳ **التلویحات** (۱۴)

شیخ شہاب الدین السہروردی المقتول ۵۸۷ھ کی مشہور تصنیف ہے، حکمت اور منطق میں یہ کتاب قابل قدر ہے، علم الٰہی طبعی اور منطق تینوں پر جدا جدا بحثیں ہیں، ان میں سے ہر فن مختلف تلویحات پر مشتمل ہے، اسکے (۲۴۶) اوراق ہیں، ہر صفحہ میں (۱۳) سطریں ہیں، کتابت عمدہ اور صاف ستھری ہے، سنہ کتابت درج نہیں، مصنف کے حالات کیلئے دیکھئے شذرات الذہب ص ۲۹۰/۴ ، مفتاح السعادۃ ص ۱۶۴/۲ ۔

۶۸۰/۴ حاشیہ شرح ہدایۃ الحکمت (۴)

شیخ اثیر الدین مفضل بن عمر الابہری (م ۶۶۰ھ) کا فلسفہ میں ایک متن متین "ہدایۃ الحکمت" ہے جو تین قسموں میں منقسم ہے (۱) منطق (۲) طبعیات (۳) الٰہیات، اس کے متعلق مصنف کا بیان ہے کہ میں نے اسے اپنے بعض احباب کے لئے ارتجالاً لکھا ہے، مگر اس رسالہ کو ایسی مقبولیت حاصل ہوئی کہ متعدد علماء نے اس کی مبسوط و مختصر شرحیں لکھیں، اور پھر ان شروح پر مختلف حواشی لکھے گئے، ان شرحوں میں سے ہمارے دیار میں دو شرحوں کو خاص طور قبول عام حاصل ہوا، ایک میر حسن بن معین الدین المیبذی الحسینی کی شرح جو "میبذی" کے نام سے زبان زد خاص و عام ہے، اور دوسری مولانا عبد الحق خیرآبادی کی شرح،

شرح میبذی ہمارے مدارس کے نصاب میں داخل ہے، زیر نظر حاشیہ ہندوستان کے مشہور عالم دین ملا عبد الحکیم سیالکوٹی (م ۱۰۶۷ھ) کا ہے جو میبذی پر لکھا گیا ہے، ملا سیالکوٹی علمی دنیا میں آفتاب کی حیثیت رکھتے ہیں، یہ حاشیہ (۱۱۶) اوراق پر پھیلا ہوا ہے، اس کے ہر صفحہ میں (۱۹) سطریں ہیں، کتابت صاف ستھری ہے، علامہ سیالکوٹی کے حالات کے لئے دیکھئے نزہۃ الخواطر ج۵ ص۲۱۰، سبحۃ المرجان ص۶۶، ابجد العلوم ص۹۰۲، خلاصۃ الاثر ج۲ ص۳۱۸ -

۶۸۱/۵ حاشیہ شرح ہدایۃ الحکمت للمیبذی (۱۳)

میبذی پر یہ حاشیہ مولانا محمد اسماعیل (ابو محمد بن محمد وجیہ الدین بن شیر محمد (م سنہ) کا ہے یہ حاشیہ مبسوط و مفصل ہے، ضخامت (۲۲۳) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۷) سطریں، کتابت صاف ستھری، سنہ کتابت درج نہیں،

حاشیہ شرح ہدایۃ الحکمت للجنگی

ہدایت الحکمت کی ایک عمدہ شرح میرک شمس الدین محمد بن مبارک شاہ الجنگی البخاری.

(م سنہ) نے بھی لکھی ہے جو ہمارے دیار میں رائج نہیں ہے، زیر نظر حاشیہ اسی شرح پر علامہ سید شریف جرجانی (م ۸۱۶ھ) کے قلم سے ہے، اوراق (۱۴۵) ہیں اور ہر صفحہ میں (۱۷) سطریں ہیں، کتابت صاف ستھری، زیر نظر نسخہ ۱۲۳۶ھ کا کتابت شدہ ہے،

محشی کے حالات کے لئے دیکھئے الضوء اللامع ج۵ ص۳۲۸، بغیۃ الوعاۃ ص۳۵۱ ۔

۶۸۳/۷ حاشیہ شفا (۲۳)

شفا نامی کتاب شیخ بو علی سینا (م ۴۲۸ھ) کی تصنیف ہے، اس کے حصہ الٰہیات پر مشہور معقولی عالم شیخ صدر الدین شیرازی (م ۱۰۵۰ھ) کا یہ قیمتی حاشیہ ہے، جو کئی سو اوراق میں پھیلا ہوا ہے، زیر نظر نسخہ ۱۲۷۰ھ کا کتابت شدہ ہے، اس کے ہر صفحہ میں (۲۳) سطریں ہیں، کتابت صاف ستھری ہے، مصنف حاشیہ کے لئے دیکھئے نجوم السماء ص۸۹

۶۸۴/۸ حاشیہ شمس بازغہ (۶)

ملا محمود جونپوری (م ۱۰۶۲ھ) ہندوستان کے مایہ ناز علماء میں تھے، آپ کی تصنیفات میں "الشمس البازغہ" کو اہمیت اور کافی شہرت حاصل ہے اور داخل نصاب بھی ہے، زیر نظر حاشیہ اسی کتاب پر ہے جسے ہندوستان کے مشہور معقولی عالم ملا حسن لکھنوی (م ۱۱۹۹ھ) نے تحریر کیا ہے، یہ وہی ملا حسن لکھنوی (م ۱۱۹۹ھ) ہیں جنکی "شرح سلم" ملا حسن کے نام سے داخل درسیات ہے، جنکے متعلق لوگوں کا بیان ہے کہ ان سے زائد قوی الحافظہ ذہین ذکی اور طریق منطق پر بحث کا ماہر کوئی دوسرا نہیں گذرا۔

اس حاشیہ کی ضخامت (۱۶۱) اوراق ہے اور ہر صفحہ میں (۲۱) سطریں ہیں، کتابت بہتر ہے یہ نسخہ ۱۲۱۲ھ کا لکھا ہوا ہے، علامہ محمود صاحب شمس بازغہ کے حالات کے لئے دیکھئے تذکرہ علمائے ہند ص۲۲۱، مآثر الکرام ج۱ ص۲۰۲، سبحۃ المرجان ص۵۳، نزہۃ الخواطر ج۵ ص۳۹۷، اور ملا حسن کے لئے دیکھئے تذکرہ علمائے ہند ص۱۸۵، نزہۃ الخواطر ج۶ ص۲۹۶، ابجد العلوم ص۹۲۶، تذکرہ علمائے فرنگی محل ص۴۷ ۔

حاشیہ شمس بازغہ

۶۸۵/۹ (۳)

شمس بازغہ پر یہ زیر نظر حاشیہ مشہور معقولی عالم مولانا حمداللہ سندیلوی (م ۱۱۶۰ھ) کا تصنیف کردہ ہے، ان کی شرح سلّم حمداللہ کے نام سے مشہور ہے اور کافی مقبول ہے، شمس بازغہ کا حاشیہ مولانا حمداللہ کے فضل و کمال کی دلیل ہے، یہ حاشیہ بڑے سائز کے (۱۴۴) اوراق میں پھیلا ہوا ہے، ہر صفحہ میں (۲۳) سطریں ہیں، کتابت غنیمت ہے مگر کاغذ بوسیدہ ہے، یہ ۱۲۳۹ھ کا مکتوب ہے، محشی کے حالات کے لئے دیکھئے تذکرہ علمائے ہند ص۵۲، نزہۃ الخواطر ج۶ ص۴۷ -

حاشیہ صدرا

۶۸۶/۱۰ (۸)

ہدایۃ الحکمت کی ایک شرح مرزا صدرالدین شیرازی (م ۱۰۵۰ھ) نے بھی لکھی ہے جو عام طور پر "صدرا" کے نام سے مشہور ہے اور داخل نصاب بھی ہے، اور فن کی اونچی کتابوں میں اس کا شمار ہوتا ہے اس صدرا نامی کتاب پر بہت سے علماء کے حواشی ہیں، زیر نظر حاشیہ کے مصنف عمادالدین العثمانی اللکنی ہیں، محشی لکھتے ہیں کہ میں نے جب مولانا عبدالعلی بحرالعلوم (م ۱۲۲۵ھ) کی خدمت میں فراغت حاصل کی تو علماء کی ایک جماعت کا تقاضا ہوا کہ میں صدرا پر حاشیہ لکھوں، چنانچہ ان کی فرمائش پوری کرنی پڑی یہ نسخہ ۱۲۶۶ھ کا مکتوب ہے،

محشی کے حالات کے لئے دیکھئے تذکرہ علماء ہند ص۱۵، نزہۃ الخواطر ج۷ ص۳۳۹، اور مرزا صدرالدین شیرازی کے حالات کے لئے دیکھئے نجوم السماء ص۸۷ ،

حاشیہ صدرا

۶۸۷/۱۱ (۱۲)

صدرا کا یہ حاشیہ بحرالعلم سندیلوی (م ۱۱۹۰ھ) کا تصنیف کردہ ہے، جو منطق و حکمت کے ماہر ترین علماء میں تھے اور جن کی عمر کا بڑا حصہ درس تدریس میں گذرا اس حاشیہ کی ضخامت

سوا سو اوراق ہے، ہر صفحہ میں (۱۹) سطریں ہیں، کتابت ایسی ہے کہ اس سے استفادہ ممکن ہے، محشی کے حالات کے لئے دیکھئے نزہۃ الخواطر ج۶ ص۲۷۰، تذکرہ علمائے ہند ص۱۹ ،

اس حاشیہ کا دوسرا قلمی نسخہ ع۲۱ پر ہے، اس کی ضخامت (۴۷) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۷) سطریں، سنہ کتابت درج نہیں ہے ،

حاشیہ صدرا

۶۸۸/۱۲ (۲۰)

یہ حاشیہ مشہور عالم دین بحرالعلوم مولانا عبدالعلی لکھنوی (م ۱۲۲۵ھ) کا ہے جو آپ نے ملّا صدرالدین شیرازی (م ۱۰۵۰ھ) کی شرح ہدایۃ الحکمت "صدرا" پر لکھا ہے، حاشیہ کے بہتر ہونے کے لئے بحرالعلوم کا نام نامی کافی ضمانت ہے، ضخامت (۱۲۴) اوراق، ہر صفحہ میں (۲۳) سطریں، کتابت صاف ستھری، سنہ کتابت درج نہیں، محشی کے حالات کیلئے دیکھئے تذکرہ علمائے ہند ص۱۲۲، تذکرہ علمائے فرنگی محل ص۱۳۷، نزہۃ الخواطر ج۷ ص۲۸۲، اس کا ایک دوسرا قلمی نسخہ ع۲۷ پر ہے، کتابت کے اعتبار سے بہت پرانا معلوم ہوتا ہے، اس کے کل اوراق (۱۴۸) ہیں، اور اسکے ہر صفحہ میں (۲۴) سطریں ہیں، حافظ کلّو کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے، ملا صدرالدین شیرازی کے حالات کے لئے دیکھئے نجوم السماء و تذکرہ علمائے فرقہ امامیہ ص۳ ۔

حاشیہ صدرا

۶۸۹/۱۳ (۱۹)

صدرا پر یہ حاشیہ ملا نظام الدین لکھنوی (م ۱۱۶۱ھ) کا ہے، جن کی طرف درس نظامیہ منسوب ہے، یہ بہت پرانا نسخہ ہے مگر سنہ کتابت درج نہیں، بڑی تقطیع کے (۲۲۴) صفحات میں یہ حاشیہ پھیلا ہوا ہے ہر صفحہ میں (۲۵) سطریں ہیں، غالب گمان یہ ہے کہ یہ نسخہ مصنف کے دور حیات کا کتابت شدہ ہے، محشی کے حالات کے لئے دیکھئے نزہۃ الخواطر ج۶ ص۳۸۳، تذکرہ علمائے فرنگی محل ص۱۴۹، تذکرہ علمائے ہند ص۲۴۱ ۔

۶۹۰/۱۴ حاشیہ مرزا بر حاشیہ قدیمہ محقق دوانی (۲۵)

نصیر الدین طوسی (م ۶۷۲ھ) کی تجرید الکلام پر محقق دوانی (م ۹۰۸ھ) کا دو حاشیہ ہے، اور دونوں ہی مشہور و مقبول ہے، پہلا حاشیہ لوگوں میں "قدیمہ" کے نام سے مشہور ہے، اور دوسرا "جلالیہ" کے نام سے، زیر نظر حاشیہ پہلے حاشیہ قدیمہ پر مرزا جان حبیب اللہ شیرازی (م ۹۹۴ھ) کے قلم سے ہے، ضخامت (۲۵۰) اوراق ہر صفحہ میں (۱۹) سطریں، کتابت عمدہ نفیس، سنہ کتابت ۱۰۶۳ھ، محشی کے حالات کیلئے دیکھئے

۶۹۱/۱۵ حل المشکلات فی شرح الاشارات (۱)

شیخ بو علی سینا (م ۴۲۸ھ) کی تصنیف "الاشارات" ادبی اور مشکل کتاب سمجھی گئی ہے اس کی ایک شرح نصیر الدین محمد بن الحسن الطوسی (م ۶۷۲ھ) نے بھی "حل المشکلات فی شرح الاشارات" کے نام سے لکھی ہے، علامہ طوسی اپنی شرح کی تمہید میں لکھتے ہیں "الاشارات گراں قدر تصنیف ہے جس کی بہترین شرح امام فخر الدین رازی نے لکھی ہے، اور واقعہ ہے کہ انہوں نے اس کا حق ادا کردیا ہے مگر اسی کے ساتھ انہوں نے مصنف پر رد کرنے میں غلو سے کام لیا ہے، اسی وجہ سے بعض بذلہ سنج دوستوں نے ان کی شرح کا نام "جرح" رکھدیا ہے، حالانکہ چاہئے تو یہ تھا کہ شارح کی حیثیت سے آپ بقدر استطاعت مصنف کی حمایت کرتے اور جو اعتراضات وارد ہوتے تھے ان کا جواب دیتے، اس لئے بعض ذی علم دوستوں کا تقاضا ہوا کہ میں اس کی ایک ایسی شرح لکھوں جس میں امام رازی کا جس حد تک ممکن ہو جواب بھی دوں"۔

یہ شرح بڑے سائز کے (۲۰۰) اوراق میں پھیلی ہوئی ہے، ہر صفحہ میں (۱۶) سطریں ہیں، کتابت صاف ستھری ہے، ۱۲۷۲ھ کی کتابت شدہ ہے،

شارح کے حالات کے لئے دیکھئے مفتاح السعادۃ ج ۱ ص ۲۶۱، معجم المولفین ج ۱۱ ص ۲۱۷

۶۹۲/۱۶ شرح الاشارات (۱)

شیخ بو علی سینا (م ۴۲۸ھ) کی کتاب الاشارات کافی شہرت رکھتی ہے اور امام فخر الدین رازی (م ۶۰۶ھ) نے اس کی جو شرح لکھی ہے وہ بھی کافی مقبول ہے، زیر نظر نسخہ امام رازی کی ہی شرح ہے، مگر صاحب کشف الظنون نے جو ابتدائی جملے نقل کئے ہیں وہ اس کتاب سے نہیں ملتے، اسی طرح صاحب کشف الظنون کا بیان ہے کہ امام رازی کی شرح قال اقول کے ساتھ لکھی ہوئی ہے یہ بات بھی اس نسخہ میں نہیں پائی جاتی، محقق طوسی کی شرح سے بھی یہ شرح نہیں ملتی، مگر یہ شرح مکمل ہے زیر نظر قلمی نسخہ ۱۲۷۰ھ کا لکھا ہوا ہے، ضخامت (۱۹۱) اوراق، ہر صفحہ میں (۲۳) سطریں ہیں کتابت صاف ستھری، شارح کے حالات کے لئے دیکھئے شذرات الذہب ج ۵ ص ۲۱،

۶۹۳/۱۷ شرح حکمۃ العین (۲۶)

علامہ نجم الدین ابو الحسن علی بن محمد الشہیر بدبیر الکاتبی القزوینی (م ۶۷۵ھ) نے "حکمۃ العین" کے نام سے ایک متن متین تصنیف کیا تھا، اس کی شرح شمس الملۃ والدین محمد بن مبارک شاہ بخاری (م ــــــ) نے لکھی، زیر نظر شرح یہی کتاب ہے، اس پر کافی حواشی بھی چڑھے ہوئے ہیں، ــ جسے قطب الدین شیرازی کا اضافہ بتاتے ہیں، ضخامت (۲۰۰) اوراق، ہر صفحہ میں (۲۱) سطریں، کتابت الجھی ہوئی ہے، سنہ کتابت درج نہیں، اس کے شروع میں غازی محمد شاہ نام کی مہر لگی ہوتی ہے، اور اسکے نیچے ۱۲ شعبان ۱۱۲۰ھ درج ہے، یہ ان کے کتب خانہ میں داخلہ کی تاریخ معلوم ہوتی ہے، نسخہ بہر حال اس سے پہلے کا کتابت شدہ ہوگا، شارح کے حالات کیلئے دیکھئے

۶۹۴/۱۸ شرح مواقف موقف ثانی محشی (۱۰)

یہ علامہ عضد الدین (م ۷۵۶ھ) کی کتاب المواقف کی شرح ہے، جو سید شریف جرجانی

(م ۹۱۶ھ) کی لکھی ہوئی ہے، اس نسخہ کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ علامہ قطب الدین سہالوی کے مدرسہ کے ایک طالب علم عبدالمجید شاہجہاں پوری نے ۱۰۹۶ھ میں اس کی کتابت کی تھی، ضخامت (۱۰۶) اوراق، ہر صفحہ میں (۲۱) سطریں، کتابت صاف ستھری، ماتن کے حالات کے لئے دیکھئے مفتاح السعادۃ ج۱ ص۱۶۹، اور شارح کے حالات کے لئے دیکھئے کتاب مذکور ج۱ ص۱۶۷، اور علامہ قطب الدین کے حالات کے لئے دیکھئے نزہۃ الخواطر ج۶ ص۲۳۔

۶۹۵/۱۹ شرح ہیاکل النور (۲۲)

"ہیاکل النور" کے نام سے شیخ شہاب الدین سہروردی مقتول ۵۸۷ھ نے ایک رسالہ لکھا تھا، محقق "جلال الدین دوانی" (م ۹۰۸ھ) نے اس کی یہ شرح لکھی ہے، ضخامت (۷۵) اوراق، ہر صفحہ میں (۲۱) سطریں، کتابت صاف ستھری، اس کے ساتھ دو رسالے اور ہیں جو مولانا محب اللہ کی طرف منسوب ہیں، نسخہ بہت قدیم معلوم ہوتا ہے مگر سنہ کتابت درج نہیں ہے، شیخ سہروردی کے حالات کے لئے دیکھئے طبقات الشافعیۃ الکبری ج۵ ص۱۴۳، اور علامہ دوانی کے حالات کے لئے دیکھئے الضوء اللامع ج۷ ص۱۳۳، شذرات الذہب ج۸ ص۱۶۰۔

۶۹۶/۲۰ المحاکمات فی شرح الاشارات (۵)

شیخ ابو علی سینا (م ۴۲۸ھ) کی کتاب الاشارات حکمت میں سب سے اونچی کتاب سمجھی جاتی ہے، لوگوں کا اعتراف ہے کہ صغیر الحجم ہونے کے باوجود کثیر العلم ہے، اس کی دو شرحیں دو بڑے عالم نے لکھیں، پہلی شرح امام فخر الدین رازی (م ۶۰۶ھ) نے لکھی آپ نے شرح کے ساتھ مصنف پر کافی نقد و جرح بھی کی، اس کے بعد اس کی دوسری شرح نصیر الدین طوسی (م ۶۷۲ھ) نے لکھی، اور انہوں نے شرح کے ساتھ امام رازیؒ کے نقد و جرح کا جواب بھی دینے کی سعی کی،

یہ دونوں شرحیں جب علامہ قطب الدین الشیرازی (م ۷۱۰ھ) کے سامنے آئیں تو لوگوں

نے ان سے یہ معلوم کرنا چاہا کہ ان میں کس کو فوقیت حاصل ہے، آپ نے اپنے ہم نام محقق قطب الدین محمد بن محمد الرازی المعروف بالتحتانی (م ۷۶۶ھ) سے فرمایا کہ ان دونوں پر تم کو محاکمہ کا حق ہے۔ چنانچہ قطب الدین رازی (م ۷۶۶ھ) نے یہ محاکمہ تحریر کیا جو "المحاکمہ بین الشارحین الفاضلین" یا "المحاکمات" کے نام سے مشہور ہے، یہ خدمت ۷۵۵ھ میں انجام پائی، ضخامت (۲۴۹) اوراق، ہر صفحہ میں (۲۲) سطریں، کتابت عمدہ، زیر نظر قلمی نسخہ ۹۲۳ھ کا مکتوبہ ہے، کاتب کا نام "ابن عبدالسلام ابن عجائب دانشمند" ہے۔

اس کا دوسرا قلمی نسخہ نمبر ۲ پر ہے، ضخامت (۱۵۴) اوراق، ہر صفحہ میں (۲۳) سطریں، کتابت صاف ستھری، یہ دوسرا نسخہ ۱۱۹۵ھ کا کتابت شدہ ہے۔

مصنف محاکمہ کے حالات کے لئے دیکھئے شذرات الذہب ج۶ ص۲۰۷، اور قطب الدین شیرازی کے حالات کے لئے دیکھئے مفتاح السعادۃ ج۱ ص۱۶۴، معجم المؤلفین ص۲۰۲ ج۱۲

۶۹۷/۲۱ میبذی شرح ہدایۃ الحکمت (۱۶)

ہدایۃ الحکمت کی شرح میبذی حسین بن معین الدین المیبذی (م ۹۱۰ھ) کے قلم سے ہے، یہ درسیات میں داخل ہے، قدیم فلسفہ سے جو لوگ دلچسپی رکھتے ہیں اُن میں میبذی بہت مشہور و مقبول ہے، یہ ۸۸۰ھ کی تصنیف ہے، اس قلمی نسخہ کی ضخامت (۱۰۳) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۵) سطریں، کتابت نفیس، زیر نظر نسخہ ۱۱۳۶ھ کا کتابت شدہ ہے،

اس کتاب کا دوسرا قلمی نسخہ نمبر ۱۸ پر ہے، ضخامت (۱۰۸) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۷) سطریں کتابت معمولی، زیر نسخہ ۸۸۰ھ کا لکھا ہوا ہے،

اس کتاب کا تیسرا قلمی نسخہ نمبر ۹ پر ہے، یہ بوسیدہ حالت میں ہے اس کی کتابت ۱۰۲۷ھ میں بلخ کے اندر عمل میں آئی ہے، مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے ظفر المحصلین باحوال المصنفین ص۱۳۲ معجم المؤلفین ج۳ ص۲۳ اس میں انکا سنہ وفات ۸۷۰ھ درج ہے

۲۲/۶۹۸ **ہدیہ سعیدیہ** (۱۵)

فلسفہ قدیم کی ابتدائی کتابوں میں ہدیہ سعیدیہ سب سے عمدہ کتاب ہے، یہ مشہور معقولی عالم مولانا فضل حق خیرآبادی (م ۱۲۷۸ھ) کی تصنیف ہے، زبان بہت صاف شگفتہ اور مسائل بہت واضح، یہ کتاب علمی نصاب میں داخل ہے، مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے تذکرہ علمائے ہند ص ۱۶۴، باغی ہندوستان ص تا ص ۹۲ ابجد العلوم ص ۹۲۳، نزہۃ الخواطر ج ۷ ص ۳۷۴،

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں جن علمائے وقت نے حق و صداقت کا جھنڈا بلند کیا اور اس کی سزا میں جزیرۂ انڈمان میں جان دی، مولانا موصوف ان میں سرگردہ علماء کی حیثیت رکھتے ہیں، اپنے علم و فضل اور فن میں امام وقت شمار ہوتے تھے، آپ کی زندگی کے لئے "باغی ہندوستان" کا مطالعہ کریں؛

منطق عربی و فارسی

ایساغوجی مع شرح

۶۹۹/۱ (۴۵)

یہ منطق کی مشہور کتاب ہے پہلے نصاب میں داخل تھی، منطق کی ابتدائی کتابوں میں اچھی کتاب سمجھی جاتی ہے، اس کے مصنف اثیر الدین الابہری (م ۶۶۳ھ) ہیں اس کے ساتھ اس کی جو شرح لکھی ہوئی ہے اس کے مصنف حسام الدین حسن (م ۶۶۰ھ) ہیں ۔ ماتن کے لئے دیکھئے معجم المؤلفین ۲/۱۶
ضخامت ایساغوجی (۱۵) اوراق، ہر صفحہ میں (۷) سطریں، کتابت جلی عمدہ، ضخامت شرح (۱۸) اوراق ہر صفحہ میں (۱۵) سطریں، کتابت عمدہ سنہ کتابت درج نہیں ۔
اس جلد میں چند قلمی کتابیں اور سلی ہوئی ہیں جیسے ضریری، رسالہ خوشنویسی معراج الروض

بدیع المیزان

۷۰۰/۲ (۴۴)

یہ رسالہ عبداللہ بن الہداد العثمانی (م ۹۲۳ھ) کا تصنیف کردہ ہے، منطق کے ابتدائی مسائل بیان کئے گئے ہیں، انداز بیان عمدہ ہے ۔
ضخامت (۳۵) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۲) سطریں، مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے نزہۃ الخواطر ۲۰۴/۴، تذکرہ علمائے ہند ص ۱۰۱

التعلیقات علی میرزاہد

۷۰۱/۳ (۳۵)

میرزاہد رسالہ پر یہ کسی عالم کا قیمتی حاشیہ ہے کس بزرگ کا ہے نام کہیں درج نہیں ہے غالب گمان یہ ہے کہ بحر العلوم کا ہوگا۔ یہ حاشیہ (۴۶) اوراق میں پھیلا ہوا ہے، ہر صفحہ میں (۲۲) سطریں ہیں، کتابت صاف ستھری ہے، سنہ کتابت درج نہیں، نسخہ کافی قدیم معلوم ہوتا ہے ۔

تحریر القواعد المنطقیہ فی شرح الرسالۃ الشمسیۃ محشی (۳۳)

نجم الدین عمر بن علی القزوینی المعروف بالکاتبی (م ۴۹۳ھ) نے خواجہ شمس الدین کے لئے فن منطق میں ایک رسالہ تصنیف کیا اور خواجہ کے نام کی مناسبت سے اس کا نام "الشمسیۃ فی القواعد المنطقیۃ" رکھا علامہ قطب الدین محمود بن محمد الرازی (م ۷۶۶ھ) نے خواجہ غیاث الدین کے وزیر خدابندہ کے لئے اس رسالہ کی ایک عمدہ شرح لکھی اور اس کا نام "تحریر القواعد المنطقیہ" تجویز کیا جو آجکل قطبی کے نام سے زبان زد خاص و عام ہے، اور درسیات میں داخل ہے
زیر نظر قلمی نسخہ ۱۱۳۹ھ کا کتابت شدہ ہے، یہ نسخہ ۱۲۴۰ھ میں قسطنطنیہ کے کتبخانہ میں رہ چکا ہے، قطب الدین رازی کے حالات کے لئے دیکھئے شذرات الذہب ج ۶ ص ۲۰۷ ۔

تہذیبُ المنطق

۷۰۲/۴ (۳۷)

علامہ تفتازانی (م ۷۹۱ھ) کی تصنیف ہے، مصنف علمی دنیا میں کسی تعارف کے محتاج نہیں اس کی شرح ملا یزدی "شرح تہذیب" کے نام سے داخل درسیات ہے، ضخامت (۴۲) اوراق ہر صفحہ میں ۷ سطریں، کتابت عمدہ، یہ نسخہ ۱۲۳۳ھ کا کتابت شدہ ہے، کاتب سید محمد علی موسوی شاہجہاں آبادی، اس کے ساتھ ایک اور منطق کا رسالہ سلا ہوا ہے، زیر نظر کتاب کا دوسرا نسخہ نمبر ۲۷ پر ہے جو بوسیدہ حالت میں ہے، علامہ تفتازانی کے حالات کے لئے دیکھئے بغیۃ الوعاۃ ص ۳۹۱، الفوائد البہیہ ص ۱۱۳ حدائق الحنفیہ ص ۳۰۰ ۔

حاشیہ (ملا ابو الفتح) ملا جلال

۷۰۳/۵ (۴۶)

علامہ تفتازانی (م ۷۹۱ھ) نے ۷۸۹ھ میں منطق میں ایک متن متین تہذیب المنطق کے نام سے لکھا تھا جو علماء میں بہت مقبول ہوا، اس کی ایک شرح علامہ جلال الدین محمد بن اسعد الصدیقی الدوانی (م ۹۰۸ھ) نے بھی لکھی گو یہ مکمل نہ ہو سکی، یہ خواص میں "شرح ملا جلال" کے نام سے مشہور ہے اور اس پر بہت سے علمائے وقت نے حواشی لکھے ہیں، ان ہی حواشی میں ایک

ملا ابو الفتح السعیدی (م ۹۵۰ھ) کا یہ حاشیہ بھی ہے، ضخامت (۳۵) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۷) سطریں، کتابت صاف ستھری، سنہ کتابت درج نہیں۔

اس جلد میں یہ رسالے بھی سلے ہوئے ہیں (۱) الجذر الاصم للشیرازی (۲) جواب الجذر الاصم للدوانی (۳) جواب الجواب للشیرازی (۴) حاشیہ ملا ابو الفضل (۵) اثبات وجود کلی طبعی از حافظ امان اللہ بنارسی (م ۱۱۳۳ھ) (۶) حاشیہ مرزا جان (۷) حاشیہ مولانا محمد عظیم بر شرح ملا جلال۔

دوانی کے حالات کے لئے دیکھئے شذرات الذہب ج ۸ ص ۱۶۰، الضوء اللامع ج ۷ ص ۱۳۳، ابو الفتح کے لئے دیکھئے کشف الظنون ج ۱ ص ۲۶۹، حافظ امان اللہ کے لئے دیکھئے تذکرہ علمائے ہند ص ۲۷، نزہۃ الخواطر ج ۶ ص ۳۹، اور مولانا محمد عظیم کے لئے نزہۃ الخواطر ص ۳۳۳ ج ۶

۰۴/۷ حاشیہ بحر العلوم بر میر زاہد ملا جلال (۱۱)

تفتازانی (م ۷۹۱ھ) کی کتاب تہذیب المنطق کی علامہ جلال دوانی (م ۹۰۷ھ) نے ایک شرح لکھی ہے جو شرح ملا جلال کے نام سے مشہور ہے، اس شرح ملا جلال پر میر زاہد ہروی (م ۱۱۰۱ھ) کا مشہور حاشیہ ہے جو "میر زاہد ملا جلال" کے نام سے مشہور ہے، پہلے علماء ان کتابوں کو پڑھتے پڑھاتے تھے، اس حاشیہ میر زاہد ملا جلال پر مولانا عبد العلی بحر العلوم (م ۱۲۲۵ھ) کا یہ حاشیہ ہے، ضخامت (۱۰۴) اوراق ہر صفحہ میں (۱۰) سطریں۔

اس جلد میں الگ سے حاشیہ "میر زاہد ملا جلال" لگا ہوا ہے، ضخامت (۱۴) اوراق ہر صفحہ میں گیارہ سطریں، کتابت غنیمت، میر زاہد کے حالات کے لئے دیکھئے تذکرہ علمائے ہند ص ۱۹۰، اور بحر العلوم کے حالات کیلئے دیکھئے نزہۃ الخواطر ج ۷ ص ۲۹۳، تذکرہ علمائے ہند ص ۱۲۲، تذکرہ علمائے فرنگی محل ص ۱۳۷۔

۰۵/۷ حاشیہ عظیمہ بر میر زاہد ملا جلال (۱۹)

مولانا محمد عظیم گوپاموی (م ــــ) کا یہ حاشیہ میر زاہد کے اس حاشیہ پر ہے جو انہوں نے

علامہ دوانی (م ۹۰۷ھ) کی شرح تہذیب پر لکھا ہے، یہ حاشیہ عمدہ ہے، یہ بڑے سائز کے (۸۴) صفحات پر پھیلا ہوا ہے، ہر صفحہ میں (۹) سطریں ہیں، کتابت صاف ستھری، ۱۲۶۳ھ کا کتابت شدہ ہے، حالات کے لئے دیکھئے، نزہۃ الخواطر ج ۶ ص ۳۳۳

۰۶/۷ حاشیہ محمد ولی بر میر زاہد ملا جلال (۲۸)

یہ محمد ولی بن واجد علی خان صاحب کا وہ حاشیہ میر زاہد ملا جلال، پر حاشیہ ہے، ضخامت (۳۸) اوراق، ہر صفحہ میں (۲۳) سطریں، کتابت صاف ستھری، کاغذ کرم چشیدہ وبوسیدہ، حالات کے لئے دیکھئے نزہۃ الخواطر ص ۳۳۳ ج ۶

۰۷/۸ شرح سلم مولوی احمد علی سندیلوی (۱۵)

سلم فن منطق کی مشہور کتاب ہے اس کی مختلف علماء نے شرحیں لکھی ہیں، مولانا احمد علی سندیلوی (م ــــ) نے یہ شرح لکھی ہے، اس کتاب کا اول وآخر غائب ہے، اس لئے صحیح طور پر نہیں کہا جا سکتا ہے کہ شارح موصوف ہی ہیں، البتہ حاشیہ پر کسی نے شرح سلم از مولانا احمد علی سندیلوی لکھ رکھا ہے، ضخامت کوئی دو سو اوراق، ہر صفحہ میں (۱۷) سطریں، کتابت معمولی، سنہ کتابت درج نہیں مولانا احمد علی کے لئے دیکھئے نزہۃ الخواطر ج ۷ ص ۳۸، تذکرہ علمائے ہند ص ۲

۰۸/۹ حاشیہ مولانا عبد الحق خیرآبادی بر ملا جلال (۳۰)

متن متین تہذیب کی جو شرح علامہ دوانی (م ۹۰۷ھ) نے تصنیف کی ہے، اس پر بہت سے نامی گرامی علماء نے حواشی لکھے ہیں، ان میں ایک نہایت قیمتی حاشیہ ہندوستان کے مشہور معقولی عالم علامہ مولانا عبد الحق خیرآبادی (م ۱۳۱۶ھ) کا بھی ہے، گو یہ حاشیہ طبع نہیں ہوا ہے، افسوس یہ ہے کہ ہمارے اس قلمی نسخہ پر سنہ کتابت درج نہیں ہے، مولانا مرحوم کا خاندان ان کے دادا مولانا فضل امام (م ۱۲۴۳ھ) کے وقت سے

ہندوستان میں علم معقول میں شہرت عامہ رکھتا ہے، بہت ممکن ہے ہمارا یہ نسخہ خود مصنف کے قلم کا کتابت شدہ ہو، اس کی اخیر سطریں یہ ہیں ۔۔

"ھذا ما تیسر للعبد الضعیف المفتاق الی رحمۃ ربہ الھادی محمد عبد الحق الفاروقی الخیرآبادی عفا اللہ عنہ بکرمہ الھادی فی شرح الکتاب واللہ اعلم بالصواب والیہ لنا ولکل من ذی ارواح او غیرہ الموجع والمآب "۔

ضخامت (۷۰) اوراق، ہر صفحہ میں (۳۰) سطریں، کتابت صاف ستھری،

محشی کے حالات کے لئے دیکھئے نزہۃ الخواطر ج ۸ ص ۲۲۳، تذکرہ علمائے ہند ص ۱۱۰، باغی ہندوستان ص ۱۹۶ ۔

حاشیہ میر زاہد ملا جلال

۱۰/۹ء　(۳۲)

اس جلد میں دو کتابیں ہیں ایک علامہ دوانی (م ۹۰۸ھ) کی شرح تہذیب ہے جو شرح ملا جلال کے نام سے مشہور ہے اور دوسری کتاب میر زاہد (م ۱۱۰۱ھ) کا حاشیہ ہے جو انہوں نے ملا جلال پر لکھا ہے اور جو میر زاہد ملا جلال کے نام سے مشہور ہے ۔

یہ دونوں کتابیں علم معقول میں اپنا ممتاز مقام رکھتی ہیں، یہ دونوں قلمی نسخے کئی سو سال پہلے کے لکھے ہوئے معلوم ہوتے ہیں، کتابت صاف ستھری ہے اور کاغذ بوسیدہ، علامہ دوانی کے حالات کیلئے دیکھئے الضوء اللامع ج ۷ ص ۱۳۳، اور قاضی میر زاہد کے لئے تذکرہ علمائے ہند ص ۱۸۷، نزہۃ الخواطر ج ۶ ص ۳۰۶

حاشیہ سید مرتضیٰ میر زاہد ملا جلال

۱۱/۱۲ء　(۲۵)

علامہ دوانی (م ۹۰۸ھ) کی شرح تہذیب پر میر زاہد نے جو مشہور حاشیہ لکھا ہے یہ حاشیہ اس حاشیہ پر تعلیق کی حیثیت رکھتا ہے، چنانچہ وہ لکھتے ہیں "فہذا تعلیقی علی الحاشیۃ الزاہدیۃ المتعلقۃ بالحواشی الجلالیۃ "۔ ضخامت (۱۶۰) صفحات، ہر صفحہ میں (۲۴) سطریں، کتابت عمدہ، یہ سید مرتضیٰ

کون بزرگ ہیں تعین نہیں کیا جا سکا ۔

حاشیہ غلخالی علی شرح التہذیب للعلامۃ الدوانی

۱۲/۱۳ء　(۶)

شرح ملا جلال پر یہ ملا حسین الحسینی الخلخالی (م ۱۰۱۴ھ) کا قیمتی حاشیہ ہے، دیباچہ میں لکھا ہے کہ ملا جلال میں جو تدقیقات ہیں، میں نے ان کی تشریح و توضیح کی ہے اور اس کے محرک خود ان کے فرزند ارجمند برہان الدین محمد ہوئے، آپ نے یہ حاشیہ ۱۰۰۳ھ میں لکھا تھا، ۱۲۶۳ھ میں اس نسخہ کی کتابت ہوئی ہے، کاتب کا نام تفضل حسین ہے، ضخامت (۲۷) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۷) سطریں، کتابت و کاغذ عمدہ، شروع میں مولانا رضا حسن علوی لکھنوی کی تحریر اور دستخط ہے کہ میں نے اسے نقل کرایا، علامہ خلخالی کے حالات کے لئے دیکھئے خلاصۃ الاثر فی اعیان القرون الحادی عشر ج ۲ ص ۱۲۲، معجم المؤلفین ج ۳ ص ۳۲۱

حاشیہ بحر العلوم و ملا مبین بر میر زاہد رسالہ

۱۴/۱۵ء　(۵۲)

امام قطب الدین رازی (م ۷۶۶ھ) نے ایک مختصر رسالہ تصور و تصدیق کی تعریف و تحقیق میں لکھا ہے جو "الرسالۃ القطبیہ" کے نام سے زبان زد خاص و عام ہے، اس رسالہ پر میر زاہد کا حاشیہ کافی شہرت پذیر ہے اور وہ "میر زاہد رسالہ" کے نام سے مشہور ہے، بحر العلوم مولانا عبد العلی (م ۱۲۲۵ھ) اور ملا مبین (م ۱۲۲۵ھ) دونوں بزرگوں نے اپنے اپنے ذوق کے مطابق اس رسالہ پر حاشیہ لکھا ہے، جس میں میر زاہد رسالہ کے غوامض کے حل کی سعی کی گئی ہے ۔

ضخامت حاشیہ بحر العلوم (۱۰) اوراق، ہر صفحہ میں (۲۵) سطریں، کتابت بہتر کاغذ کرم خوردہ ۔۔ حاشیہ ملا مبین کی بھی کم و بیش یہی ضخامت ہے، اس میں دس اوراق کا ایک اور رسالہ مولانا حمد علی سندیلوی (م ۱۲۵۳ھ) کا بھی لگا ہوا ہے، بحر العلوم کے حالات کے لئے دیکھئے نزہۃ الخواطر ج ۷ ص ۲۹۲، تذکرہ علمائے ہند ص ۱۳۲، تذکرہ علمائے فرنگی محل ص ۱۳۷، اور ملا مبین کے لئے نزہۃ الخواطر ج ۷ ص ۴۰۳، تذکرہ علمائے ہند ص ۲۱۱، تذکرہ علمائے فرنگی محل ص ۱۸۲، اور مولانا حمد علی سندیلوی کے لئے تذکرہ علمائے ہند ص ۲، نزہۃ الخواطر ج ۷ ص ۲۹ ۔

۱۵/۱۶م حاشیہ غلام یحییٰ بہاری بر میر زاہد رسالہ (۳۴)

میر زاہد رسالہ پر یہ حاشیہ مولانا غلام یحییٰ بن نجم الدین البہاری (م ۱۱۸۰ھ) کے قلم سے ہے، جو علماء میں کسی زمانہ میں بہت مشہور و مقبول اور متداول تھا، اس حاشیہ کا نام "لواء الہدیٰ فی اللیل الدجیٰ" ہے اس حاشیہ پر بھی کہیں کہیں غیاث الدین نام سے حاشیہ چڑھا ہوا ہے، ضخامت (۳۶) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۷) سطریں، تذکرہ علمائے ہند میں ان کا سال وفات ۱۱۲۰ھ ہے اور نزہۃ الخواطر میں ۱۱۸۰ھ حالات کے لئے دیکھئے تذکرہ علمائے ہند ص ۱۵۹، نزہۃ الخواطر ص ۲۱۵ ج ۶۔

مولانا غلام یحییٰ بہاری اخیر زندگی میں حضرت مرزا جان جاناں دہلوی (ق ۱۱۹۵ھ) کے حلقہ ارادات میں داخل ہو گئے تھے، پانچ سال خدمت میں رہے، مرشد کی طرف سے خلافت حاصل ہوئی اور درس تدریس چھوڑ کر مراقبہ، تلقین، ذکر اور اشاعت طریقت میں مشغول ہو گئے۔

۱۶/۱۷م حاشیہ غلام نبی شاہجہانپوری (۳۶)

یہ حاشیہ بھی میر زاہد رسالہ پر ہے، اور یہ مولانا غلام نبی شاہجہانپوری (م ــــھ) کے قلم سے ہے آپ مولانا بحرالعلوم (م ۱۲۲۵ھ) اور ملا حسن (م ـــھ) کے شاگردوں میں تھے، علم معقول میں کافی شہرت رکھتے تھے، ابتدا سے یہ ناقص ہے، ص ۱۴ سے ص ۵۲ تک اس میں اوراق ہیں، اخیر سے مکمل ہے، کاغذ بہت بوسیدہ ہے، محشی کے حالات کے لئے دیکھئے نزہۃ الخواطر ص ۳۶۲ جلد (۷)

۱۷/۱۸م حاشیہ مولانا رستم علی (۱۸)

مولانا رستم علی رامپوری مولانا بحرالعلوم (م ۱۲۲۵ھ) کے شاگردوں میں تھے، میر زاہد رسالہ پر یہ آپ کا حاشیہ ہے جو محنت سے لکھا گیا ہے، ضخامت (۹۰) اوراق، ہر صفحہ میں (۲۰) سطریں

کتابت صاف ستھری، حالات کے لئے دیکھئے نزہۃ الخواطر ص ۱۷۵ ج ۶۔

۱۸/۱۹م حاشیہ ملا جلال (۳۰)

شرح ملا جلال پر یہ حاشیہ ملا عبداللہ یزدی شیعی (م ۱۰۶۹ھ) کے قلم سے ہے، ضخامت (۲۰۸) صفحات، ہر صفحہ میں (۲۶) سطریں، اس کا دوسرا نسخہ عث پر ہے۔

ملا عبداللہ یزدی نے خود بھی تہذیب کی مستقل شرح لکھی ہے جو شرح تہذیب کے نام سے ہمارے یہاں نصاب میں داخل ہے، یہ شیعہ تھے، اس حاشیہ اور شرح تہذیب دونوں کے مقدمہ سے ان کا مذہب نمایاں ہے، ان کے حالات کے لئے دیکھئے نجوم السماء در تذکرہ علمائے فرقہ امامیہ ص ۳۲، خلاصۃ الاثر فی اعیان القرن الحادی عشر ص ۳۴ ج ۲، خلاصۃ الاثر میں ان کا سنہ وفات ۱۰۱۵ھ لکھا ہے اور نجوم السماء میں ۱۰۶۹ھ۔

۱۹/۲۰م حاشیہ مفتی سعد اللہ علی حمد اللہ (۳۳)

فن منطق میں قاضی محب اللہ بہاری (م ۱۱۱۹ھ) کی کتاب سلم العلوم کافی شہرت رکھتی ہے، مولانا حمد اللہ سندیلوی (م ۱۱۶۰ھ) نے اس کے حصہ تصدیقات کی جو شرح لکھی ہے وہ "حمد اللہ" کے نام سے علماء میں جانی پہچانی جاتی ہے، اس پر متعدد علماء نے حواشی لکھے ہیں، زیر نظر حاشیہ مفتی سعد اللہ مرادآبادی (م ۱۲۹۴ھ) کے قلم سے ہے، آپ جید الاستعداد عالم دین تھے اور کتابوں کا بڑا ستھرا ذوق رکھتے تھے، ہمارے کتب خانہ میں بہت ساری قلمی کتابیں آپ کے یہاں سے آئی ہیں، آپ کا یہ حاشیہ عمدہ ہے، آپ دوسری متعدد کتابوں کے بھی مصنف ہیں۔

اس کی ضخامت (۱۱۹) اوراق، ہر صفحہ میں (۹) سطریں، کتابت صاف ستھری، محشی کے حالات کے لئے دیکھئے تذکرہ علمائے ہند ص ۷۲، حدائق الحنفیہ ص ۴۹۰، نزہۃ الخواطر ص ۱۹۰ ج ۷۔

۲۰/۲۱

حاشیۂ اسد اللہ پنجابی

(۲۶)

یہ حمد اللہ پر اسد اللہ پنجابی کا حاشیہ ہے، ضخامت (۱۴) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۷) سطریں کتابت معمولی، یہ ۱۲۶۲ھ کا مکتوبہ ہے۔

۲۱/۲۲

حاشیہ حکیم محمد شریف خان

(۳۸)

حمد اللہ پر یہ حکیم محمد شریف بن حکیم محمد اکمل خان دہلوی (م ۱۲۳۱ھ) کا حاشیہ ہے، ضخامت (۱۵) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۷) سطریں، یہ نسخہ ۱۲۶۲ھ کا کتابت شدہ ہے، حکیم صاحب اہل کمال علماء میں تھے کئی کتابیں آپ کے قلم کی رہین منت ہیں، حالات کے لئے دیکھئے تذکرہ علمائے ہند ص۸۵، نزہۃ الخواطر ج۷ ص۲۱۰، آثار الصنادید باب چہارم ص۳۵۔

۲۲/۲۳

حمد اللہ شرح سلم

(۱۲)

یہ سلم العلوم کے حصہ تصدیقات کی شرح علامہ حمد اللہ بن شکر اللہ سندیلوی (م ۱۱۶۰ھ) کے قلم سے ہے جو پہلے علماء میں متداول اور نصاب میں داخل تھی، اور شہرت تو اب بھی رکھتی ہے، یہ قلمی نسخہ قدیم ہے، سنہ کتابت درج نہیں، ضخامت (۶۸) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۵) جلی سطریں، کاغذ پرانا بوسیدہ۔ مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے تذکرہ علمائے ہند ص۵۳، نزہۃ الخواطر ج۶ ص۷۴۔

۲۳/۲۴

حواشی سلم العلوم

(۴۸)

بحر العلوم مولانا عبد العلی (م ۱۲۲۵ھ) نے ابتدائی دور میں سلم مصنفہ محب اللہ بہاری (م ۱۱۱۹ھ) کی ایک شرح لکھی تھی، بعد میں انہوں نے اپنی اس شرح پر یہ حواشی لکھے، اور یہ کافی تجربہ کے بعد لکھے، چنانچہ انہوں نے اس نسخہ میں یہ واضح کر دیا ہے کہ جب تک ان حواشی پر نظر نہ ڈال لی جائے شرح پر اعتماد کیا جائے

اس سے معلوم ہوتا ہے جو چوک ہوئی ہوگی ان حواشی میں اس کی تلافی کی سعی کی ہے، کیونکہ متقدمین سے ان میں استفادہ کیا ہے۔ یہ حواشی بڑے سائز کے (۱۴) اوراق میں پھیلے ہوئے ہیں اور ہر صفحہ میں (۱۹) سطریں ہیں، کاغذ پرانا بوسیدہ ہے۔ یہ حاشیہ مولانا وکیل احمد سکندرپوری (م ۱۳۲۲ھ) کا خرید کردہ ہے، ان کے اس پر دستخط ثبت ہیں، کتابت صاف ستھری ہے، سنہ کتابت درج نہیں، حالات کے لئے دیکھئے نزہۃ الخواطر ج۷ ص۲۹۴، تذکرہ علمائے ہند ص۱۲۲، تذکرہ علمائے فرنگی محل ص۱۳۰۔

۲۴/۲۵

رسالہ عقدہ وثیقہ

(۴۳)

مولانا عماد الدین لبکنی عثمانی اپنے دور کے ماہر اور جید علماء میں تھے، منطق و حکمت میں آپ بحر العلوم مولانا عبد العلی (م ۱۲۲۵ھ) اور ملا حسن سہالوی (م ۱۲۰۹ھ) کے شاگرد تھے، اس رسالہ میں آپ نے منطق و حکمت کے چند ضروری مسائل پر بحث کی ہے اور جو اشکال پیدا ہوتا ہے اسے حل کرنے کی سعی کی ہے، اس میں انہوں نے اپنے اساتذہ سے مدد لی ہے، انھائیس عقدے ہیں جنکی مصنف نے گرہ کشائی کی ہے، ضخامت (۶۵) صفحات، ہر صفحہ میں (۱۳) سطریں، حالات کے لئے دیکھئے نزہۃ الخواطر ج۷ ص۳۳۹، تذکرہ علمائے ہند ص۱۵۰

۲۵/۲۶

الرسالۃ القطبیہ

(۴۷)

تصور و تصدیق کی تعریف و تحقیق پر قطب الدین رازی (م ۷۶۶ھ) کا یہ ایک مختصر رسالہ ہے جس کی شرح و حاشیہ پر بہت سے علماء نے زور قلم دکھایا ہے، "رسالہ قطبیہ" چھپا ہوا اس وقت خاکسار کے سامنے موجود ہے وہ صرف تین صفحات کا ہے ناقص ہے، اور یہ زیر نظر قلمی نسخہ مکمل ہے، ضخامت (۱۸) اوراق، ہر صفحہ میں (۵) سطریں، سائز چھوٹا، کتابت عمدہ، میر زاہد رسالہ کا غالباً یہی رسالہ ہے جس پر اس زمانہ کے علماء نے بہت طبع آزمائی فرمائی ہے، اس رسالہ قطبیہ کے کاتب محمد علی موسوی ۱۲۴۳ھ کا کتابت شدہ ہے، اس جلد میں رسالہ سے پہلے "تہذیب" ہے، مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے

شذرات الذہب صـ۲۰ جلد ۶ ۔

سلم العلوم

۲۶/۲۷ء (۱۱)

قاضی محب اللہ بہاری (م ۱۱۱۹ھ) کی تصنیف ہے اور نصاب میں داخل ہونے کی وجہ سے اجنبی نہیں، قاضی محب اللہ متعدد شاہی عہدوں پر فائز رہے، سلم کی شرح اور حاشیہ پر بھی علماء نے بڑے جوہر دکھائے ہیں، مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے نزہۃ الخواطر ۲۵/۶، سبحۃ المرجان صـ۷۶، حدائق الحنفیہ صـ۴۳۱، ابجد العلوم صـ۹۰۵ ۔

شرح الاشارات (طوسی)

۲۸/۲۷ء (۱۲)

شیخ ابو علی سینا (م ۴۲۸ھ) کی تصنیف "الاشارات والتنبیہات" کافی شہرت رکھتی ہے، اس کی یوں تو بہت شرحیں لکھی گئیں لیکن ان میں دو شرحیں بہت مشہور ہیں، ایک امام فخر الدین رازی (م ۶۰۶ھ) کی اور دوسری نصیر الدین طوسی (م ۶۷۲ھ) کی ۔

زیر نظر قلمی شرح طوسی ہے جس کا نام "حل مشکلات الاشارات" ہے یہ کتاب محقق طوسی نے ۶۴۴ھ میں تصنیف کی تھی ہمارا یہ نسخہ بہت قدیم کتابت شدہ معلوم ہوتا ہے مگر سنہ کتابت درج نہیں ہے، ضخامت (۱۶۸) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۷) سطریں، کتابت بہتر، اکثر عبارتوں پر اعراب لگے ہوئے ہیں شارح کے حالات کے لئے دیکھئے مفتاح السعادۃ ۲۶۱/۱ ۔ ۔

شرح تہذیب مع متن

۲۹/۲۸ء (۲۴)

اس جلد میں پہلے علامہ تفتازانی (م ۷۹۱ھ) کا رسالہ "تہذیب المنطق والکلام" ہے پھر اسکی شرح ملا عبد اللہ یزدی (م ۱۰۱۵ھ) کے قلم سے ہے جو عام طور پر داخل درسیات ہے، پہلے کی ضخامت (۱۲) اوراق اور دوسرے کی (۸۲) اوراق اور ہر صفحہ میں (۱۵) سطریں، کتابت نفیس صاف ستھری،

یہ نسخہ ۱۲۳۹ھ کا کتابت شدہ ہے کاتب کا نام نجف علی قادری ہے، تفتازانی کے حالات کے لئے دیکھئے بغیۃ الوعاۃ صـ۳۹۱، الفوائد البہیہ صـ۱۱۲، اور ملا یزدی کے لئے دیکھئے نجوم السماء صـ۲۳، خلاصۃ الاثر فی اعیان القرن الحادی عشر ۴۰/۳ ۔ ۔

شرح سلم العلوم لبحر العلوم

۳۰/۲۹ء (۱۴)

سلم العلوم فن منطق میں بہت مشہور متن کی حیثیت سے مشہور ہے اس کی یہ شرح بحر العلوم مولانا عبد العلی (م ۱۲۲۵ھ) کے قلم سے ہے، شروع میں آپ نے ایک لمبا مقدمہ قلمبند فرمایا ہے، جس میں سلم کی اہمیت اور کچھ اپنے حالات پر روشنی ڈالی ہے، پھر شرح ہے جو ایک متوسط افراط و تفریط سے پاک شرح ہے بین السطور اور حواشی بھی کافی ہیں، ضخامت (۲۲۰) صفحات ہر صفحہ میں (۱۱) سطریں، یہ نسخہ ۱۲۴۶ھ کا کتابت شدہ ہے کاتب فضل حق عظیم آبادی ہیں، اس پر مولانا وکیل احمد کے دستخط اور ان کی تحریر و مہر ثبت ہے، یہ شرح صرف تصورات پر مشتمل ہے، مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے نزہۃ الخواطر ۲۸۲/۷، اس کا دوسرا نسخہ ۲ پر ہے ۔

شرح سلم العلوم للقاضی احمد علی

۳۱/۳۰ء (۱۵)

زیر نظر شرح مولانا قاضی احمد علی سندیلوی (م ۱۳۰۰ھ) کے قلم سے ہے جو مولانا حمد اللہ کے شاگرد اور ملک کے جید فاضل تھے، آپ بہت سی دوسری کتابوں کے بھی مصنف ہیں، یہ شرح کئی سو صفحات پر پھیلی ہوئی ہے، ہر صفحہ میں (۱۹) سطریں ہیں، اول و آخر سے ناقص ہے، سنہ کتابت درج نہیں، کتابت صاف ستھری، شارح کے حالات کے لئے دیکھئے نزہۃ الخواطر ۳۸/۷، تذکرہ علمائے ہند صـ۲ ۔ ۔

شرح سلم العلوم لمحمد اعظم

۳۲/۳۱ء (۴۰)

یہ شرح سلم مولانا محمد عظیم المدعو بن کفایت اللہ گوپاموی کے قلم سے ہے، یہ ایک نایاب شرح ہے

اس میں سلم کی تدقیقات ومشکلات کو کامیاب طور پر حل کرنے کی سعی کی گئی ہے، یہ نسخہ ۱۲۳۳ھ کا کتابت شدہ ہے، ضخامت (۱۱۱) اوراق، ہر صفحہ میں (۲۵) سطریں، کتابت صاف ستھری، کاغذ دیسی، شارح کیلئے دیکھئے نزہۃ الخواطر ج۷ ص۳۴۳۔

۳۳/۳۲ء شرح المغالطۃ العامۃ الوردہ (۲۱)

یہ شرح مولانا عبدالحلیم فرنگی محلی (م ۱۲۸۵ھ) کی تصنیف ہے مولانا لکھتے ہیں کہ جس زمانہ میں مجھ سے مولوی شجاعت علی غازی پوری اور ولی محمد جون پوری حمداللہ پڑھتے تھے انہوں نے مجھ سے درخواست کی کہ میں قاضی محب اللہ بہاری (م ۱۱۱۹ھ) کی کتاب المغالطات العامہ کی شرح لکھ دوں، چنانچہ اللہ کا نام لیکر میں نے یہ کام شروع کر دیا اور ۱۲۶۳ھ میں یہ کام انجام پذیر ہوا۔

مسودہ جہاں تہاں سے کٹا پھٹا ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ مصنف کے قلم کا ہے سنہ کتابت درج نہیں، ضخامت (۱۵) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۷) سطریں، کتابت صاف ستھری، شارح کے حالات کیلئے دیکھئے نزہۃ الخواطر ج۷ ص۲۴۸، تذکرہ علمائے ہند ص۱۱۲، تذکرہ علمائے فرنگی محل ص۱۲۹۔

۳۴/۳۳ء شرح میزان المنطق (۹)

میزان المنطق کے نام سے ایک عمدہ رسالہ فن منطق میں ہے، عبداللہ بن الہداد العثمانی الطلبنی (م ۹۲۲ھ) نے اس کی ایک متوسط شرح لکھی ہے جس میں علماء کے علوم سے اقتباس لیا ہے اور بہت کچھ اپنی طرف سے اضافہ بھی کیا ہے، شارح اپنے زمانہ کے جید علماء میں تھے تلنبہ (ملتان) سے سکندر لودی کے زمانہ حکومت میں دہلی آکر سکونت پذیر ہو گئے اور علم معقولات کو رواج دینے میں بڑا کام کیا، سکندر شاہ آپ کا بہت احترام کرتا تھا، یہ شرح بدیع المیزان کے نام سے چھپ چکی ہے، مطبع یوسفی سے جو کتاب چھپی ہے اس پر مولانا عبدالحی فرنگی (م ۱۳۰۴ھ) کا حاشیہ ہے، اس قلمی نسخہ کی ضخامت (۲۷) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۵) سطریں، کتابت صاف ستھری۔

شارح کے حالات کے لئے دیکھئے نزہۃ الخواطر ج۴ ص۲۰۴، تذکرہ علمائے ہند ص۱۰۱۔

۳۵/۳۴ء شرح النضید فی شرح التجرید (۴۲)

محقق طوسی (م ۶۷۲ھ) کے کسی شاگرد نے یہ شرح لکھی ہے، دیباچہ میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب مجھے اپنے شیخ محقق طوسی سے استفادہ کی توفیق بخشی تو مجھے معلوم ہوا کہ آپ کی ایک مختصر کتاب "التجرید فی علم المنطق" کے نام سے ہے، چنانچہ جستجو کے بعد وہ کتاب ہاتھ آئی، مطالعہ کے بعد اس کی جامعیت کا علم ہوا کہ اس میں متقدمین ومتاخرین کے تمام مسائل یکجا ہیں، لہٰذا میں نے اس کی یہ شرح "الجوہر النضید فی شرح کتاب التجرید" کے نام لکھ ڈالی، کوئی شبہ نہیں کہ اس شرح کا انداز بیان اور طرز استدلال عمدہ ہے یہ پوری شرح چھوٹے سائز کے (۱۳۹) اوراق میں ہے، ہر صفحہ میں (۱۷) سطریں ہیں، کتابت صاف ستھری ہے ۱۱۰۴ھ کی کتابت شدہ ہے، شارح کا کہیں نام نہ ملا۔

۳۶/۳۵ء عجالۂ نافعہ ومنہیات (۲۲)

بحر العلوم مولانا عبدالعلی (م ۱۲۲۵ھ) کی اس جلد میں دو کتابیں ہیں ایک عجالۂ نافعہ کے نام سے منطق میں ایک رسالہ ہے جس میں مسائل منطق کی تشریح ہے، اور دوسری منہیات کے نام سے شرح سلم کا حاشیہ، ضخامت (۲۴) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۷) سطریں، یہ دونوں کتابیں ۱۲۴۱ھ کی کتابت شدہ ہیں —
بحر العلوم کے حالات کے لئے دیکھئے تذکرہ علمائے فرنگی محل ص۱۳۵۔

۳۷/۳۶ء القول الفاصل بین الحق والباطل (۸)

یہ ملا عماد الدین العثمانی البلکنی کی تصنیف ہے جو بحر العلوم مولانا عبدالعلی (م ۱۲۲۵ھ) کے شاگردوں میں ہیں لیکن ضلع بانس بریلی میں ایک قریہ ہے، یہ کتاب دراصل "میر زاہد رسالہ" کی شرح ہے، دیباچہ میں لکھا ہے کہ "الرسالۃ القطبیۃ" پر میر زاہد ہروی کا مشہور حاشیہ ہے جو مغلق اور دقیق ہے، اس لئے میں نے اس کی مستقل شرح لکھنے کا ارادہ کیا ہے، اپنی اس شرح میں میں نے کسی کی پیروی نہیں کی ہے

بلکہ اپنی ذاتی تحقیقات لکھی ہے اور محشی میرزاہد سے جہاں جو لغزش ہوئی ہے اس پر تنبیہ بھی کی ہے، شرح میں نہ بجا طول ہے اور نہ تکلیف دہ اختصار، شارح نے اس شرح سے ذیقعدہ ۱۱۳۲ھ میں فراغت حاصل کی، اس نسخہ کی ضخامت (۴۷) اوراق، ہر صفحہ میں (۲۳) سطریں، کتابت صاف ستھری، کاتب غلام حسین، یہ ۱۲۲۵ھ کا کتابت شدہ ہے کتاب نایاب ہے، حالات کیلئے دیکھئے تذکرہ علمائے ہند ص۱۵ نزہۃ الخواطر ج۶ ص۳۲۹

۳۸/۳۰ء **القول الفاصل** (۵)

یہ اسی کتاب کا دوسرا قلمی نسخہ ہے، اس کی ضخامت (۱۹۶) صفحات، ہر صفحہ میں (۱۷) سطریں کتابت صاف ستھری، کاتب تفضل حسین، ۱۲۶۳ھ کا کتابت شدہ ۔

اس نسخہ کی خصوصیت یہ ہے کہ مصنف القول الفاصل کے مختصر حالات بھی درج ہیں جس میں یہ بھی بتایا ہے کہ آپ کی بہت سی تصنیفات گھر میں آگ لگنے کی وجہ سے جل گئیں، اخیر عمر میں نسیان کا غلبہ ہو گیا تھا آپ نے شرح جغمنی ملا حسن لکھنوی سے پڑھی تھی اور اکثر علوم مولانا عبدالعلی بحر العلوم سے، یہ اضافہ رضا حسن ابن امیر حسن خان علوی ہاشمی کاکوروی کی طرف سے ہے ۔

۳۹/۳۸ء **لوامع الاسرار فی شرح مطالع الانوار** (۱۶ و ۱۷)

مطالع الانوار قاضی سراج الدین محمود بن ابی بکر الارموی (م ۶۸۹ھ) کی تصنیف ہے، اس کی قطب الدین رازی (م ۷۶۶ھ) نے "لوامع الاسرار" کے نام سے یہ قیمتی شرح لکھی ہے، اس شرح کے ساتھ یہ کتاب بہت کارآمد قرار پائی، اس نسخہ کی ضخامت (۴۲۱) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۷) سطریں، کتابت معمولی، کاتب محمد عاشق، ۱۱۵۰ھ کی کتابت شدہ، اس پر مولانا وکیل احمد سکندر پوری کی مہر لگی ہوئی ہے، ضخیم ہونے کی وجہ سے یہ دو جلدوں میں مجلد کرائی گئی ہے ۔

اس کتاب کا دوسرا نسخہ نمبر (۳۹) پر ہے جو کہ کرم خوردہ ہے اور یہ ۱۲۸۵ھ کا کتابت شدہ ہے قطب الدین رازی کے حالات کے لئے دیکھئے شذرات الذہب ج۶ ص۲۰۷ اور ارموی کے حالات کیلئے دیکھئے معجم المؤلفین ج۱۲ ص۱۵۵

۳۹/۴۰ء **مجموعہ منطق** (۴۹)

اس مجموعہ میں دو کتابیں ہیں ایک ایساغوجی مصنفہ اثیر الدین الابہری (م ۶۶۳ھ) اور دوسری میزان المنطق جس کے مصنف کا نام معلوم نہ ہو سکا، یہ دونوں کتابیں ۱۲۱۹ھ کی کتابت شدہ ہیں ایک کی ضخامت (۱۵) اوراق، اور دوسرے کی (۸) اوراق، ہر صفحہ میں (۸) سطریں، یہ دونوں کتابیں عام طور پر مدارس میں رائج ہیں ۔ ابہری کے حالات کیلئے دیکھئے معجم المؤلفین ج۳ ص۲۱۵

۴۱/۴۱ء **مقالہ فی شرح المسئلۃ المنطقیہ** (۲۹)

اس جلد میں شاہ رفیع الدین دہلوی (م ۱۲۳۳ھ) کے دو رسالے ہیں ایک مسئلہ تصور پر ہے اور دوسرا میر زاہد رسالہ کا حاشیہ ہے، شاہ رفیع الدینؒ کو معقول پر جو دسترس حاصل تھی اس سے اندازہ ہوتا ہے، پہلے رسالہ کی ضخامت (۱۱) اوراق اور دوسرے کی (۱۸) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۳) سطریں، کتابت عمدہ، اس پر مولانا وکیل احمد سکندر پوری کے دستخط ہیں، حالات کے لئے دیکھئے نزہۃ الخواطر ص۱۸۳ جلد (۷) تذکرہ علمائے ہند ص۶۶، آپ اپنی ذہانت و ذکاوت اور کمال علم و فن میں شہرت رکھتے ہیں، اور بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں، اور تحت اللفظ قرآن کا سب سے پہلا اردو ترجمہ آپ نے کیا ۔

۴۲/۴۱ء **ملا حسن** (۱)

اس جلد میں شرح سلم ملا حسن (م ۱۱۹۹ھ) کے مختلف اجزا ہیں، دو رسالے اور اخیر میں ہیں، مگر بوسیدگی کی وجہ سے پڑھے نہیں جاتے، حالات کے لئے دیکھئے تذکرہ علمائے فرنگی محل ص۴۸ نزہۃ الخواطر ج۶ ص۹۶ تذکرہ علمائے ہند ص۱۵، آپ اپنے مکتب فکر میں قوت حافظہ، حاضر الذہنی اور ذہانت میں ممتاز شمار ہوتے تھے ۔

۴۳/۴۲ء **میر زاہد ملا جلال** (۱۰)

تہذیب المنطق علامہ تفتازانی کی تصنیف ہے، اس کی شرح جلال الدین دوانی نے کی، اور اس

شرح پر میرزاہد (م ۱۱۰۱ھ) کا حاشیہ ہے، یہی کتاب میرزاہد ملا جلال کے نام سے مشہور ہے، یہ نسخہ بوسیدہ تھا، مرمت کے بعد کارآمد ہو گیا ہے، میرزاہد کے حالات کے لئے حوالہ گذر چکا ہے۔

منطق فارسی

۴۴/۴۴، حیاۃ النفوس (فارسی) (۳)

مصنف اسمٰعیل بن محمد تبریزی، مصنف نے یہ کتاب شاہ ایران یوسف بن الپ ارسلان کے لئے لکھی تھی اس میں تین فنون پر بحث ہے، (۱) قواعد منطق (۲) علم طبعی (۳) مطالب الٰہیہ، یہ بڑے سائز کے (۴۶) اوراق پر ہے، ایک صفحہ میں (۲۱) سطریں ہیں، سنہ کتابت درج نہیں، کتابت بہتر۔

۴۴/۴۵، شرح تہذیب (فارسی) (۱)

تفتازانی (م ۷۹۱ھ) کی مشہور کتاب "تہذیب المنطق" کی فارسی شرح ہے جس کے مصنف جلال الدین محمد بن محمود حسینی شہرستانی ہیں، ضخامت (۱۰۰) صفحات تقطیع کلاں، ایک صفحہ میں (۱۷) سطریں، کتابت عمدہ، کاتب سید عبدالحمید، ۱۲۹۵ھ میں شہر مرادآباد میں نقل کی گئی۔

۴۵/۴۶، شرح میرزاہد رسالہ (فارسی) (۲)

الرسالۃ القطبیہ پر میرزاہد ہروی کا حاشیہ مشہور کتاب ہے، زیر نظر کتاب اس کی شرح بزبان فارسی ہے، یہ فارسی شرح کس بزرگ نے لکھی ہے، نام دریافت نہ ہو سکا، ضخامت (۶۹) اوراق، ہر صفحہ میں (۲۰) سطریں، کتابت بہتر، سنہ کتابت درج نہیں، اس جلد میں عربی کی مندرجہ ذیل کتابیں بھی ملی

ہوئی ہیں اور یہ سب "میرزاہد رسالہ" پر حاشیہ کی حیثیت رکھتی ہیں (۱) حاشیہ مولانا حیدر علی سندیلوی (م ۱۲۳۵ھ) (۲) حاشیہ مولانا احمد علی سندیلوی (م ۱۲۲۲ھ) (۳) حاشیہ عبدالنبی (م بعد ۱۱۶۰ھ) (۴) حاشیہ قاضی ارتضا علی (م ۱۲۵۱ھ) (۵) حاشیہ مولانا شاہ رفیع الدین دہلوی (م ۱۲۳۳ھ) — مولانا حیدر علی کے حالات کے لئے دیکھئے تذکرہ علمائے ہند ص ۵۴، نزہۃ الخواطر ص ۱۵۲ جلد (۷) مولانا احمد علی کے لئے دیکھئے تذکرہ علمائے ہند ص ۲، نزہۃ الخواطر ص ۲۸/۷، قاضی ارتضا کے لئے دیکھئے تذکرہ علمائے ہند ص ۲۱، اور مولانا رفیع الدین کے لئے دیکھئے نزہۃ الخواطر ص ۱۸۳ جلد (۷)۔

اور عبدالنبی کیلئے ص ۱۷۲/۶

ہیئت و ریاضی عربی فارسی

باب تشریح الافلاک

(۷۴۶/۱) (۱۲ط)

شیخ بہاء الدین العاملی الشیعی (م ۱۰۳۰ھ) کی تشریح الافلاک نامی کتاب علم ہیئت میں کسی تعارف کی محتاج نہیں، مولانا عصمت اللہ سہارنپوری (م ۱۱۳۳ھ) نے اس کی ایک شرح لکھی ہے، اسی کا نام "باب تشریح الافلاک" ہے، دیباچہ میں شارح موصوف نے لکھا ہے کہ اس کتاب کی اس وقت تک جتنی شرحیں لکھی گئی ہیں وہ تشفی بخش نہیں تھیں، اس لئے میں نے یہ شرح لکھی، انھوں نے یہ شرح ۱۰۸۷ھ میں لکھی، ضخامت (۸۶) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۷) سطریں، کتابت بہتر، سن ۱۳۰۱ھ کی کتابت شدہ، کاتب مولانا سعد الدین کشمیری، حالات کے لئے دیکھئے نزہۃ الخواطر ۱۸۹/۹۴، سبحۃ المرجان ص۵۲، تذکرہ علمائے ہند ص۱۴۰۔

تشریح الافلاک

(۷۴۷/۲) (۱۲ط)

شیخ بہاء الدین العاملی (م ۱۰۳۰ھ) کی تصنیف ہے اور فن ہیئت میں اسے خاص شہرت حاصل ہے، ضخامت (۴۳) صفحات، ہر صفحہ میں (۹) سطریں، کتابت عمدہ، سنہ کتابت درج نہیں، مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے نجوم السماء ص۲۶، اس کا دوسرا قلمی نسخہ نمبر (۱۱) پر ہے، اور تیسرا نمبر (۶) پر۔

رسالہ فی العمل بالربع المجیب

(۷۴۸/۳) (۹ر)

یہ شیخ شرف الدین یحییٰ بن محمد الخطاب الرعینی المالکی کی تصنیف ہے، پورا رسالہ بیس ابواب پر منقسم ہے، ضخامت (۵) اوراق کتابت بہتر، مصنف نے ۹۹۵ھ میں وفات پائی، اس کے ساتھ بست باب مصنفہ علامہ طوسی بھی سلا ہوا ہے، جو اسطرلاب کے نام سے مشہور ہے۔ مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے معجم المولفین ۱۳/۲۲۶۔

رسائل اخوان الصفا

(۴۹/۴) (ﷺ)

اس مجموعہ میں علم ہیئت، ریاضی، علم طبعی، اور علم الٰہی کی بحث ہے، بصرہ یا بغداد کے چند علماء نے مل کر یہ خدمت انجام دی تھی اور اکاون رسالے تیار کئے تھے، ضخامت (۷۹۶) صفحات، ہر صفحہ میں (۲۴) سطریں، کتابت عمدہ صاف ستھری،

سبع شداد محشی

(۵۰/۵) (ﷺ)

ابن کمال الدین حسین طباطبا کی تصنیف ہے، اس کی کتابت دل لگا کر کی گئی ہے۔ روشنائی دو طرح کی استعمال کی ہے، جدولیں بھی بنی ہوئی ہیں، اور پھر حواشی بہت محنت سے چڑھائے گئے ہیں، اس کتاب کا دوسرا قلمی نسخہ ۵۶ پر درج ہے، اس کی کتابت بھی بہتر ہے، تیسرا قلمی نسخہ ۵۸ پر ہے، اس کے کاتب مولانا سعد الدین کشمیریؒ فاضل دیوبند ہیں، کتابت عمدہ، ضخامت (۳۰) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۹) سطریں۔

شرح تذکرہ محقق طوسی

(۵۱/۶) (ﷺ)

علم ہیئت میں محقق طوسی (م ۶۷۲ھ) کی ایک کتاب "التذکرۃ النصیریہ فی الہیئت" کے نام سے ہے جو ایک عمدہ اور جامع تصنیف سمجھی گئی ہے، اس کی شرح مختلف علماء نے اپنے اپنے ذوق کے مطابق لکھی ہے، زیر نظر شرح مولانا عبد العلی البرجندی (م ۹۳۲ھ) کے قلم سے ہے، علامہ برجندی فن ہیئت میں ماہر تھے، یہ شرح (۴۴۸) صفحات میں پھیلی ہوئی ہے، ہر صفحہ میں (۲۱) سطریں ہیں، ۹۹۹ھ کی کتابت شدہ ہے، عبد العلی البرجندی کے حالات کے لئے دیکھئے حدائق الحنفیہ ص ۳۹۰، معجم المؤلفین ج ۵ ص ۲۶۶۔

شرح چغمینی

(۵۲/۷) (ﷺ)

محمود بن محمد بن عمر چغمینی (م ۶۱۸ھ) نے علم ہیئت میں ایک کتاب لکھی تھی، جس کا نام تھا "کتاب الملخص فی الہیئت" یہ کتاب فن ہیئت میں اپنی خصوصیات کے اعتبار سے ممتاز تھی، صلاح الدین موسیٰ پاشا ابن محمد بن محمود رومی (م ۸۱۵ھ) جو بعد میں قاضی زادہ کے نام سے مشہور ہوئے، سمرقند کے امیر اعظم الغ بیگ کے زمانہ میں وہاں پہنچے، اور ان کے استاذ قرار پائے۔

انھوں نے ہی اس "الملخص فی الہیئت" کی جو چغمینی کے نام سے مشہور ہے، شرح لکھی یہ ۸۱۴ھ کا واقعہ ہے، اب یہ "شرح چغمینی" نصاب میں داخل ہے، اور علم ہیئت کی اہم کتاب شمار ہوتی ہے، ہمارا یہ مخطوطہ خستہ حالت میں ہے، ۱۲۴۹ھ سے بہت پہلے کا مکتوبہ ہے، اس کا دوسرا نسخہ ۵۸ پر ہے، یہ پہلے سے بہتر حالت میں ہے، تعداد اوراق (۱۰۹) ہر صفحہ میں (۱۷) سطریں، قاضی زادہ کے حالات کیلئے دیکھئے حدائق الحنفیہ ص ۳۲۰، معجم المؤلفین ج ۱۳ ص ۴۷،

ہیئت فارسی

تحقیق شش رسالہ

(۵۳/۸) (ﷺ)

اس نام سے حسین بن علی کاشفی (م ۹۱۰ھ) نے علم نجوم میں ایک رسالہ تصنیف کیا ہے شروع سے ناقص ہے اور اخیر سے بھی، یہ رسالہ ایک مقدمہ، دو مقالہ اور ایک خاتمہ پر منقسم ہے پھر مقدمہ میں تین فصلیں ہیں اور مقالہ اولیٰ میں بھی، البتہ خاتمہ میں بیس فصلیں ہیں۔ کتابت صاف ستھری ہے، تعداد اوراق (۵۷) سائز خرد، ہر صفحہ میں (۲۱) سطریں،

ناقص ہونے کی وجہ سنہ کتابت نہیں مل سکا، کاشفی کے حالات کیلئے دیکھئے حدائق الحنفیہ ص۳۵۹،

(۷۵۴/۹) شرح بست باب (ف)

یہ عبدالعلی بن محمد البرجندی (م ۹۳۲ھ) کی تصنیف ہے، علم ہیئت و نجوم میں آپ باکمال شمار ہوتے تھے۔ "بست باب" علامہ طوسی (م ۶۷۲ھ) کی تصنیف ہے اور کافی مقبول اور مشہور رہے، علامہ برجندی نے جب اسے پڑھا تو کافی متاثر ہوئے اور اس کی یہ فارسی شرح لکھی، تاکہ ہر شخص کے لئے اس سے استفادہ سہل ہو جائے۔

یہ قلمی نسخہ (۲۶۳) اوراق پر پھیلا ہوا ہے، ہر صفحہ میں (۹) سطریں ہیں، کتابت بہتر، سائز بڑا، اخیر حصہ غائب ہے، اس لئے سنہ کتابت نہ مل سکا، حالات کیلئے دیکھئے حدائق الحنفیہ ص۳۶۰

اس کتاب کا دوسرا مکمل نسخہ ۲/۶ پر ہے، اس کی تقطیع اوسط ہے، اور (۱۸۳) صفحات ضخامت ہے، ہر صفحہ میں (۲۰) سطریں، کتابت صاف ستھری، سنہ کتابت درج نہیں ہے۔

اس کتاب کا تیسرا کامل نسخہ ۸ پر ہے اور یہ پہلے دونوں سے بہتر حالت میں ہے، اور اس کے اخیر میں ختم کے بعد یہ جملے بھی ہیں "ایں کتاب شرح بست باب در معرفت فوائد من اسطرلاب بسعی بندہ بے بضاعت المستوثق بعنایت ربہ الهادی عبدالعلی بن محمد البرجندی غفرلهما، در سنہ حمید الآخر ۸۹۹ھ کہ بزبان را و تاریخ سال نیز می گوید"

اس سے معلوم ہوا کہ یہ ۸۹۹ھ کی تصنیف ہے، ضخامت (۲۱۸) صفحات، ہر صفحہ میں (۱۱) سطریں، کتابت بہتر، یہ کتاب غالباً اسی سنہ کی کتابت شدہ ہے، کاتب خود مصنف یا کوئی اور، تیقن سے کچھ نہیں کہا جا سکتا، مصنف کے حالات کیلئے دیکھئے معجم المولفین ج۵ ص۲۶۶۔

(۷۵۵/۱۰) شرح بست باب (ف)

اسی جلد میں شرح بست باب ملا علی برجندی کی شرح بھی ہے، جو مظفر منجم جنابدی کے قلم

سے ہے، اس میں شارح نے بست باب کے مغلق الفاظ و مضامین کی مزید تشریح کی ہے، یہ کتاب شارح ملا مظفر نے ۱۰۵۹ھ میں تصنیف کی ہے، اور بعض مفید چیزوں کا اضافہ فرمایا ہے اس کی ضخامت (۲۱۶) صفحات ہے، اور ہر صفحہ میں (۱۲) سطریں ہیں، کتابت عمدہ خوش خط ہے اور یہ غالباً اسی سنہ کی کتابت شدہ ہے، کاتب کا نام الٰہی بخش ولد حافظ احمد ہے۔

(۷۵۶/۱۱) شرح رسالہ قوشجی (ف)

زبان فارسی میں علامہ علاء الدین علی القوشجی (م ۸۷۹ھ) کا رسالہ علم ہیئت کے اندر مشہور ہے، اور اس فن سے مناسبت رکھنے والوں کی نگاہ میں اہم ہے، زیر نظر کتاب اس رسالہ قوشجی کی اچھی شرح ہے، اس کے مصنف محمد مصلح الدین لاری، الانصاری (م ۹۷۹ھ) ہیں اس شرح کو شارح نے محمد ہمایون (م ۹۶۳ھ) بادشاہ کے نام معنون کیا ہے۔

ضخامت (۱۷۷) صفحات، ہر صفحہ میں (۲۱) سطریں، کتابت عمدہ، سنہ کتابت درج نہیں ہے اور نہ کاتب کا نام ہی درج ہے، کاغذ قدیم خستہ ہے۔

علامہ قوشجی کے حالات کے لئے دیکھئے الشقائق النعمانیہ علی ہامش وفیات الاعیان لابن خلکان ج۱ ص۱۵۹، حدائق الحنفیہ ص۳۳۲ اور شارح کے حالات کیلئے دیکھئے نزہۃ الخواطر ج۴ ص۳۵۲،

(۷۵۷/۱۲) رسالہ تقویم سی فصلہ در معرفت تقویم (ف)

یہ نصیر الدین الطوسی (م ۶۷۲ھ) کا تصنیف کردہ ہے، چونکہ تیس فصلوں منقسم ہے، اس وجہ سے سی فصلہ کے عنوان سے مشہور ہے۔

یہ چھوٹی تقطیع کے (۳۰) اوراق پر پھیلا ہوا ہے اور ہر صفحہ میں (۱۹) سطریں ہیں، کتابت بہتر صاف ستھری ہے، سنہ کتابت درج نہیں ہے، مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے مفتاح السعادۃ ج۱ ص۲۶۱۔

رسالہ قوشجی در علم ہیئت (۱۳/۷۵۸)

فارسی میں علامہ قوشجی علاء الدین علی (م ۸۷۹ھ) کا یہ رسالہ کافی مقبول و مشہور ہے، علماء ہیئت نے اس کی شرح بھی لکھی ہے، یہ رسالہ ایک مقدمہ دو مقالے اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے، یہ بڑے سائز کے (۶۶) صفحات پر پھیلا ہوا ہے، ہر صفحہ میں (۱۶) سطریں ہیں۔ کتابت صاف ستھری ہے، سنہ کتابت درج نہیں ہے، علامہ قوشجی کے حالات کیلئے دیکھئے حدائق الحنفیہ ص۳۳۲ اور الشقائق النعمانیہ فی علماء الدولۃ العثمانیہ برحاشیہ ابن خلکان ص۱۷۶ ج۱،

صرف و نحو عربی فارسی

الارشاد فی النحو

(۷۵۹/۱) (۲۶ع)

یہ مشہور مصنف علامہ سعد الدین تفتازانی (م ۷۹۱ھ) کی تصنیف ہے، آپ نے یہ کتاب ۷۷۸ھ میں اپنے فرزند ارجمند کے لئے خوارزم میں تالیف فرمائی، یہ ایک مقدمہ اور تین اقسام پر منقسم ہے، علم نحو میں یہ ایک عمدہ متن ہے، اس کی بہت سے علماء نے شرح بھی لکھی ہے، اس کی ضخامت (۱۴) اوراق ہے، ہر صفحہ میں گیارہ سطریں ہیں، کتابت غنیمت ہے، کرم چسیدہ ہے بمشکل استفادہ ہو سکتا ہے، کاتب کا نام سید فیض علی ہے، یہ رسالہ ۱۲۴۳ھ کا کتابت شدہ ہے
علامہ تفتازانی کے حالات کیلئے شذرات الذہب ج۶ ص۳۱۹، الفوائد البہیہ ص۱۱۲ ۔

ارشاد فی النحو

(۷۶۰/۲) (۲۹ع)

یہ ملک العلماء شہاب الدین دولت آبادی (م ۸۴۹ھ) کا قیمتی رسالہ ہے، رسالہ آپ کے شایان شان ہے اس کی ترتیب و تہذیب آپ نے بہت غور و فکر سے فرمائی ہے، کاتب ملا چلپی لکھتے ہیں: ھو متن لطیف تعمق فی تھذیبہ کل التعمق و تانق فی ترتیبہ حق التانق۔
ملک العلماء علمی دنیا میں کسی تعارف کی کے محتاج نہیں، بہت ساری کتابوں کے مصنف اور شارح ہیں، فہم و ذکا میں شہرت رکھتے تھے، کافیہ کی فارسی شرح پہلے طلبہ میں بہت مقبول تھی ۔

زیر نظر کتاب (۹۵) صفحات پر پھیلی ہوئی ہے، ہر صفحہ میں دس سطریں ہیں ۔ بین السطور اور حواشی بہت کافی ہیں، یہ حواشی غالباً کسی استاذ کی یاداشت ہیں، ۱۲۲۴ھ کی کتابت شدہ ہے، کاتب کا نام عبدالرحمٰن ہے ۔
مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے نزہۃ الخواطر ج۳ ص۱۹ سبحۃ المرجان ص۳۹ خزینۃ الاصفیاء ص۳۹، تذکرہ علمائے ہند ص۸۸، حدائق الحنفیہ ص۳۱۹ ۔

اساس العلوم فی الصرف

(۷۶۱/۳) (۲۶ع)

اس کے مصنف محمد یعقوب البنانی (م ۱۰۹۸ھ) ہیں، مصنف نے لکھا ہے کہ یہ کتاب میں نے اولاً اپنے لخت جگر کے لئے لکھی تھی، زبان صاف و سلیس، قواعد بہت آسان انداز پر بیان کئے گئے ہیں، ضخامت (۸۸) اوراق، ہر صفحہ میں گیارہ سطریں، کتابت بہت معمولی، کہیں کہیں سے کرم چشیدہ، مصنف کی نشو و نما لاہور میں ہوئی۔ مختلف شاہی عہدوں پر فائز رہے، بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں، دہلی میں وفات پائی، حالات کے لئے دیکھئے نزہۃ الخواطر ج۵ ص۴۳۹ ۔

الاصول

(۷۶۲/۴) (۲۷ع)

یہ کتاب قاضی اکبر الہ آبادی (م ۱۰۹۰ھ) کی تصنیف ہے، مصنف اپنے دور کے مشہور ترین علماء میں تھے، پہلے وزیر سعد اللہ خاں نے اپنے فرزند لطف اللہ کیلئے معلم مقرر کیا، بعد میں عالمگیرؒ نے اپنے صاحبزادے محمد اعظم کے لئے بطور اتالیق رکھ لیا، پھر ان کو لاہور کا قاضی بنا دیا، لاہور کے گورنر امیر قوام الدین نے دھوکہ دے کر کسی کے ذریعہ قتل کرا دیا، اصول اور اس کی شرح عربی میں ہے، آپ کی ایک کتاب فصول اکبری (فارسی) کے نام سے بھی ہے، یہ سب فن صرف میں ہے، فتاویٰ عالمگیری کی ترتیب و تزئین میں بھی آپ شریک تھے، ۱۰۹۰ھ میں آپ قتل ہوئے، کتاب کی ضخامت (۵۴) اوراق، ہر صفحہ میں گیارہ سطریں، کتابت غنیمت، ۱۲۸۳ھ کی کتابت شدہ ہے، حالات کے دیکھئے نزہۃ الخواطر ج۵ ص۲۸۱ ۔

(۷۶۳/۵) الفیہ ابن مالک (۳۲)

مشہور نحوی محمد بن مالک (م ۶۷۲ھ) کی تصنیف ہے، فن نحو میں یہ کتاب بہت مقبول ومشہور ہے، اس کی بہت سے علماء وقت نے اپنے اپنے دور میں شرحیں لکھیں، اور حواشی بھی، یہ نظم میں ہے، لہٰذا بعضوں نے اسے نثر میں بھی ڈھالا، اور شرح لکھی ہے، زیر نظر نسخہ کرم چشیدہ ہونے کے باوجود لائق استفادہ ہے، اس کی پیشانی سنہری ہے، الفیہ اس وجہ سے اس کا نام مشہور ہے کہ اس میں ہزار اشعار ہیں، ضخامت (۷۶)، اوراق، ہر صفحہ میں آٹھ اشعار، البتہ جس صفحہ میں عنوان آگیا ہے، اس میں آٹھ سے کم اشعار ہیں، سنہ کتابت درج نہیں، یہ کتاب پہلے "خلاصہ" کے نام سے موسوم تھی، پھر الفیہ کے نام سے مشہور ہوئی، پورا نام یہ ہے، جمال الدین ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ بن مالک الطائی الاندلسی، حالات کے لئے دیکھئے شذرات الذہب ص ۳۳۹ ج ۵ ۔ کشف الظنون ص ۱۰۹ ج ۱ ۔

(۷۶۴/۶) التصریح بمضمون التوضیح (۱۵، ۴۰)

زیر نظر کتاب خالد بن عبداللہ الازہری (م ۹۰۵ھ) کی تصنیف ہے، الفیہ ابن مالک کی شرحیں بہت سے علماء نے لکھی ہیں، علامہ جمال الدین عبداللہ بن یوسف المعروف بہ ابن ہشام نحوی (م ۷۶۱ھ) نے یہ کیا کہ پہلے الفیہ کو نظم سے نثر میں ڈھالا، اور پھر اس کی ایک عمدہ شرح "اوضح المسالک" کے نام سے لکھی، جو علماء میں "التوضیح" کے نام سے مشہور ہوئی، خالد عبداللہ الازہری نے اسی "التوضیح" کی شرح "التصریح" کے نام سے لکھی ہے، ایک دفعہ ازہری صاحب نے التوضیح کے مصنف کو خواب میں دیکھا، ان سے گفتگو ہوئی، پھر اس کے بعد یہ شرح لکھنا شروع کی، ۸۹۰ھ میں اس سے فراغت پائی، یہ کتاب اب چھپ چکی ہے، متن اور شرح میں امتیاز کے لئے متن سرخ سے اور

شرح کالی روشنائی سے لکھی گئی ہے، نصف اول اخیر سے ناقص ہے اور نصف مکمل ہے مگر کرم چشیدہ، سنہ کتابت درج نہیں،

اس کا دوسرا نسخہ نمبر ۱۲ و ۱۳ پر ہے، اور پہلے سے بہتر حالت میں ہے۔ مجموعی ضخامت (۲۱۷) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۹) سطریں، فن نحو میں جو لوگ ذوق رکھتے ہیں ان کے لئے لائق مطالعہ ہے اور مفید بھی، شارح کے حالات کے لئے دیکھئے شذرات الذہب ص ۲۶ ج ۸ اوضح المسالک کے مصنف کے لئے دیکھئے شذرات الذہب ج ۶ ص ۱۹۱ بغیۃ الوعاۃ ص ۲۹۳ ۔

(۷۶۵/۷) جاربردی شرح الشافیہ (۲۵)

ابن حاجب مالکی (م ۶۴۶ھ) کافیہ کے مصنف ہمارے یہاں کافی شہرت رکھتے ہیں، ان ہی کی فن صرف میں ایک کتاب "شافیہ" کے نام سے ہے، یہ کتاب کافیہ کے بعد انھوں نے احباب کے اصرار پر لکھی تھی، اس شافیہ کی شرح جہاں اور علماء نے کی ہے، احمد بن حسن الجاربردی (م ۷۴۶ھ) نے لکھی، جو "جاربردی" کے نام سے مشہور ہوئی، ضخامت سو سے زیادہ اوراق، ہر صفحہ میں (۲۵) سطریں، کتابت صاف ستھری، ۱۲۱۶ھ کی کتابت شدہ ہے، کاتب کا نام احمد علی ہے۔ شارح کے حالات کے لئے دیکھئے شذرات الذہب ص ۱۴۸ ج ۶ اور ماتن کے حالات کے لئے دیکھئے کتاب مذکور ص ۲۳۴ ج ۵ ۔

(۷۶۸/۱۰) حاشیہ جمال علی شرح جامی (۶۰ع)

یہ حاشیہ بھی کافیہ کی مشہور شرح ملا جامی پر ہے، اس کے مصنف جمال بن نصیر ہیں یہ حاشیہ ۱۰۱۹ھ میں تصنیف کیا گیا ہے، حاشیہ عمدہ اور بہتر معلوم ہوتا ہے، یہ حاشیہ پوری کتاب پر ہے، خود حاشیہ بھی مکمل صورت میں ہے، ضخامت (۳۰۹) اوراق، ہر صفحہ

میں (۲۳) سطریں، کتابت بہتر، سنہ کتابت ۱۰۳۳ھ

(۸/۶۶۷) جامع الفوائد فی شرح العوامل (۳۰ ت)

یہ کتاب محمد صادق بن درویش کی تصنیف ہے، مصنف نے لکھا ہے کہ عوامل کو دیکھ کر میں نے ارادہ کرلیا کہ اس کی شرح لکھوں گا، کیونکہ یہ ایک عمدہ رسالہ تھا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مری یہ تمنا پوری کی۔

"العوامل فی النحو" کے نام سے مختلف علماء نے لکھا، ایک شیخ عبدالقاہر جرجانی (م ۴۷۱ھ) کا، دوسرا ابو علی حسن بن احمد الفارسی (م ۳۷۷ھ) کا، تیسرا علی بن فضائل المجاشعی القیروانی (م ۴۷۹ھ) کا، جب تک تمام رسائل سامنے نہ ہوں، یہ طے کرنا کہ کس عوامل کی شرح ہے مشکل ہے، زیر نظر کتاب کی ضخامت (۸۷) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۳) سطریں، کتابت صاف ستھری، کتابت شدہ ۱۲۸۰ھ۔

(۹/۶۶۷) حاشیہ ابو البقاء علی شرح جامی (۳۷ ت)

کافیہ کی مشہور ترین شرح ملا جامی ہے، جو شرح جامی کے نام سے مشہور ہے، اس کا اصل "الفوائد الضیائیہ" ہے، اس شرح جامی پر متعدد علماء نے حواشی لکھے ہیں، ان ہی میں حاشیہ ابو البقاء بھی ہے، کافیہ کے حواشی و شروح کے لئے دیکھئے کشف الظنون ۱۳۷۲/۲ زیر نظر قلمی نسخہ اول و آخر سے ناقص ہے، کرم چشیدہ ہے۔

(۱۱/۶۶۹) حاشیہ عصام علی شرح جامی (۱ ت)

یہ بھی شرح جامی پر ایک مشہور حاشیہ ہے، ملا عصام الدین ابراہیم بن محمد الاسفرائینی (م ۹۴۳ھ) اس حاشیہ کے مصنف ہیں، اس حاشیہ میں حاشیہ عبدالغفور

پر جگہ جگہ اعتراض کیا گیا ہے، اخیر سے یہ ناقص ہے، موجودہ حصہ کی ضخامت (۱۹۴) اوراق ہر صفحہ میں (۲۲) سطریں، ملا عصام کے حالات کے لئے دیکھئے معجم المصنفین ص ۳۷۵/۴

(۱۴/۶۷۲) حاشیہ الضوء شرح المصباح (۵ ت)

امام ناصر بن عبدالسید المطرزی النحوی (م ۶۱۰ھ) نے فن نحو میں ایک متن متین "مصباح" کے نام لکھا تھا، جو پانچ ابواب پر مشتمل ہے، اس کی ایک شرح محمد بن محمد بن احمد الاسفرائینی نے "المفتاح" کے نام سے لکھی، پھر اس کی خود ہی تلخیص کی، اور اس کا نام "الضوء" یا "ضوء المصباح" تجویز کیا، اس "الضوء" پر دو مشہور حاشئے لکھے گئے ایک "ابکار الافکار" عبداللطیف ابن جلال الدین القزوینی کا ہے اور دوسرا حاشیہ محمد بن حمزۃ الفناری (م ۸۳۴ھ) نے لکھا (کشف الظنون ص ۲۷۷ و ص ۲۷۸)۔

ہمارا یہ قلمی نسخہ ان دونوں حاشیوں میں سے کوئی ایک ہے، جو ضوء المصباح پر لکھا گیا ہے، کہیں نام نہیں مل سکا کہ اس کی مدد سے کوئی بات طے کی جا سکے۔ اس کی ضخامت (۲۲۴) اوراق ہے، ہر صفحہ میں (۲۴) سطریں، کتابت صاف ستھری۔

(۱۲/۶۷۲) حاشیہ عبدالغفور علی شرح جامی (۲ ت)

ملا جامی (م ۸۹۸ھ) کی شرح کافیہ پر مشہور حواشی میں عبدالغفور لاری (م ۹۱۲ھ) کا حاشیہ بھی ہے، یہ نسخہ یکصد اوراق میں پھیلا ہوا ہے، ہر صفحہ میں (۲۳) سطریں ہیں اخیر سے ناقص ہے اس لئے سنہ کتابت نہیں ملا، عبدالغفور ملا جامی کے تلامذہ میں تھے، زیر نظر حاشیہ ملا جامی کی شرح کے نصف پر ہے، محشی کے حالات کے لئے دیکھئے تذکرہ علمائے ہند ص ۱۲۵، حدائق الحنفیہ ص ۳۶۰۔

۷۷۱/۱۳　حاشیہ شرح شرح مائۃ عامل　۱۸ر

شرح مائۃ عامل مشہور کتاب ہے اور ہمارے یہاں درسیات میں داخل نصاب ہے، اس شرح کی مسعود ملتانی نے ایک شرح لکھی ہے، زیر نظر حاشیہ اسی شرح پر ہے محشی کا نام نہیں معلوم ہو سکا، ضخامت (۳۷) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۳) سطریں، کتابت معمولی، سنہ کتابت درج نہیں، مگر یہ حاشیہ عمدہ اور قیمتی معلوم ہوتا ہے۔

۷۷۳/۱۵　حل التركيب كافيه　۶ر

یہ کتاب دراصل کافیہ کی شرح ہے، اور اس کے مصنف نے محنت کی ہے۔ گو بہت مختصر ہے، ضخامت (۱۰۵) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۶) سطریں، کتابت معمولی۔ کاتب محمد حسین ولد غلام قادر خان شاہجہاں پوری، یہ نسخہ ۱۲۹۱ھ کا کتابت شدہ ہے مصنف کا نام معلوم نہ ہو سکا۔

(۷۷۴/۱۶)　رسالہ صفت مشبہ　۳۵ر

اس میں صفت مشبہ کے اوزان اور صورتوں کا بیان ہے، مصنف نے لکھا ہے کہ میں نے اشارۃً اس میں بتایا ہے کہ پانچ ہزار پچاس ہو سکتی ہیں، اخیر میں مصنف نے اپنا نام احمد شیخ الاسلام لکھ رکھا ہے، ضخامت (۱۲) اوراق، ہر صفحہ میں (۹) سطریں، کتابت پاکیزہ، اوراق کرم چسیدہ۔

۷۷۵/۱۷　رسالہ مؤنث سماعیہ　۳۵ر

یہ مولانا غلام نقشبند کا قصیدہ ہے، جس میں مونث سماعی کو حروف ہجا کی

ترتیب پر نظم کیا گیا ہے، چنانچہ اس کا پہلا شعر یہ ہے۔

لِاَسْمَاءٍ تَانِيثُ خَلَتْ عَنْ عَلَامَةٍ　　نَظَمْتُ بِتَرْتِيبِ الْهِجَاءِ فَمَا خَالَ

یہ کل (۳۲) اشعار ہیں، ۱۲۵۰ھ کے کتابت شدہ ہیں، اس کے اخیر میں رسالہ اسماء الخمر لگا ہوا ہے، کاغذ کرم چشیدہ، کتابت صاف ستھری، اوراق (۳)۔

۷۷۶/۱۸　رضی شرح کافیہ　۱۱ر

ابن حاجب مالکی (م ۶۴۶ھ) کی مشہور کتاب کافیہ ہمارے یہاں نصاب میں داخل ہے، اس کی پچاسوں شرحیں علماء نے لکھی ہیں، ان میں شیخ رضی الدین محمد بن الحسن استرآبادی (م ۶۸۶ھ) کی شرح سب سے بڑی، اہم اور عمدہ تسلیم کی گئی ہے علامہ سیوطی نے اسے بہت سراہا ہے، شارح موصوف نے یہ شرح ۶۸۳ھ میں لکھی ہے، گویا یہ شرح مصنف کافیہ کے صرف (۳۷) سال بعد لکھی گئی ہے، علامہ سیوطی نے ان کا سنہ وفات ۶۸۴ھ یا ۶۸۶ھ لکھا ہے۔

زیر نظر نسخہ پرانے زمانہ کی کتابت اور روشنائی کا شاہکار ہے، یہ ۹۳۳ھ کا کتابت شدہ ہے، کتابت سعد الدین محمود کے قلم سے انجام پائی ہے، ضخامت کوئی تین اوراق، ہر صفحہ میں (۲۷) سطریں، کتابت پاکیزہ اور عمدہ، کاغذ دبیز، حالات کے لئے دیکھئے بغیۃ الوعاۃ فی طبقات اللغویین والنحاۃ ص ۲۴۸۔

۷۷۷/۱۹　شافیہ　۳ر

یہ علم صرف میں ابن حاجب مالکی (م ۶۴۶ھ) کی مشہور تصنیف ہے، اسے کافیہ کے بعد آپ نے لکھا تھا، اور احباب کے اصرار اور ان کی فرمائش پر، ہمارے دیار میں یہ کتاب رائج نہیں ہے، یوں مطبوعہ پرانے کتب خانوں میں عام طور پر ملتی

ہے، اس کی کتابت ایک کشمیری عزیزالدین کی رہین منت ہے، خط پاکیزہ اور جاذب نظر ہے، پوری کتاب دو رنگ میں لکھی گئی ہے جس سے اس کا حسن نکھر گیا ہے اس پر حاشیہ اور بین السطور بھی ہے، ضخامت کوئی یک صد اوراق، ہر صفحہ میں (۷) سطریں، ۱۲۶۹ھ کی کتابت شدہ ہے، مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے شذرات الذہب ۲۳۴/۵ بغیۃ الوعاۃ ص۳۲۳، آپ کا نام عثمان بن عمر ہے، لیکن اہل علم میں ابن حاجب کے نام سے مشہور ہیں۔

شرح جامی (الفوائد الضیائیہ)

یہ کافیہ کی مشہور شرح ہے، جو ملا عبدالرحمٰن جامیؒ (م ۸۹۸ھ) کی تصنیف ہے اور ہمارے یہاں نصاب میں داخل ہے، "کافیہ" نامی متن ابن حاجب مالکی (م ۶۴۶ھ) کی تصنیف ہے۔

زیر نظر قلمی نسخہ اچھی حالت میں ہے، سنہ کتابت درج نہیں ہے، مولانا جامیؒ کے حالات کے لئے دیکھئے شذرات الذہب ص۳۶۰/۷۔

شرح مائۃ عامل

۲۱/۷۹

یہ کتاب کسی تعارف کی محتاج نہیں، ہمارے یہاں نصاب میں داخل ہے، اس کے ساتھ المصباح کا نسخہ بھی لگا ہوا ہے، اس کا دوسرا نسخہ ۲۴ پر ہے، پہلا ۱۲۲۲ھ کا کتابت شدہ ہے اور دوسرا ۱۲۲۴ھ کا۔

الضوء شرح المصباح

۲۲/۷۸

امام ناصر بن عبدالسید المطرزی (م ۶۱۰ھ) علم نحو میں "مصباح" کے نام سے

ایک کتاب لکھی تھی، اس میں نحو کے مسائل عمدہ طرز پر بیان کئے گئے تھے، چنانچہ اس کی بہت سے علماء نے شرحیں لکھیں، اسی مصباح کی ایک مفصل شرح، تاج الدین محمد بن محمد بن احمد الاسفرائینی نے المفتاح کے نام سے لکھی، پھر اس شرح کی خود ہی تلخیص کی اور اس کا نام الضوء رکھا، جو ضوء المصباح کے نام سے چھپی بھی ہے۔

زیر نظر اسی کتاب کا قلمی نسخہ ہے، ضخامت کوئی (۵۰) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۷) سطریں، کتابت عمدہ، یہ ۱۱۳۰ھ کا کتابت شدہ ہے، کاتب کا نام محمد وارث بن محمد باقر الصدیقی تغلق آبادی ہے، مطرزی کے حالات کے لئے دیکھئے بغیۃ الوعاۃ ص۴۰۲ اسفرائینی کے متعلق سیوطی کا بیان ہے، لم اقف لہ علی ترجمۃ (بغیۃ الوعاۃ ص۹۴)۔

غایۃ التحقیق شرح الکافیہ

۲۳/۸۱

کافیہ نحو کی مشہور کتاب ہے اور اس کی بہت سی شرحیں لکھی گئی ہیں، ان شرحوں میں ایک شرح یہ غایۃ التحقیق بھی ہے، غایۃ التحقیق کے مصنف صفی بن نصیر ردولوی، (م ۸۱۹ھ) تلمیذ ملک العلماء شہاب الدین دولت آبادی (م ۸۱۹ھ) ہیں۔

غایۃ التحقیق کے مقدمہ میں مصنف نے لکھا ہے کہ کافیہ کی شرحوں میں سب سے کامیاب شرح ہمارے استاذ شہاب بن شمس دولت آبادی (م ۸۴۹ھ) کی ہے اور یہی وجہ ہے کہ عوام وخواص اس شرح کے شیفتہ وفریفتہ ہیں، لیکن اس میں بعض مقام ایسے ہیں جہاں لوگ استاذ محترم کے صحیح مفہوم کو نہیں سمجھ پاتے ہیں، اس لئے میں نے یہ کتاب لکھ کر انھیں حل کرنے کی سعی کی ہے، ضخامت (۲۳۳) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۹) سطریں، ۱۰۸۶ھ میں اس نسخہ کی کتابت ہوئی ہے، کتابت صاف ستھری، مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے نزہۃ الخواطر ص۸۹/۳

۸۲/۲۴ع — **قطر الندیٰ** — ۳۵ر

علم نحو میں یہ ابو عبد اللہ محمد بن یوسف بن ہشام النحوی (م ۷۶۱ھ) کا گرانقدر مقدمہ ہے، اس میں اختصار کے ساتھ نحو کے مسائل بیان کئے گئے ہیں، انداز بیان جچا تلا ہے، ضخامت (۲۴) اوراق، ہر صفحہ میں (۸) سطریں، ۱۲۵۰ھ کا لکھا ہوا ہے، مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے شذرات الذہب ص ۱۹۳/۶، بغیۃ الوعاۃ ص ۲۹۳، آپ کا سنہ وفات صاحب کشف الظنون نے ۷۶۲ھ غلط لکھا ہے۔

۸۳/۲۵ع — **کافیہ** — ۹ر

یہ ابن حاجب مالکی (م ۶۴۶ھ) کی تصنیف ہے، اسی کے متعلق ہمارے یہاں مشہور ہے "کافیہ کافی است باقی درد سر"، ابن حاجب مالکی اپنے علم وفن اور ذکاوت میں بہت مشہور تھے، متعدد کتابوں کے مصنف ہیں، کافیہ فن نحو میں مختصر، جامع اور مسائل پر حاوی کتاب ہے، یہ ہی وجہ ہے کہ اس کی بیسیوں شرحیں لکھی گئیں، اور متعدد حواشی،

زیر نظر قلمی نسخہ محشی ہے اور دیدہ زیب کتابت سے مزین ہے، ضخامت کوئی (۹۰) اوراق، ہر صفحہ میں صرف سات سطریں، یہ نسخہ ۱۲۰۰ھ کا لکھا ہوا ہے۔

دوسرا نسخہ ر۳ پر ہے، اس کی ضخامت (۱۸۵) اوراق، ہر صفحہ میں صرف تین سطریں اس پر بھی کافی حواشی ہیں، اس پر سنہ کتابت درج نہیں، تیسرا قلمی نسخہ ر۱۲ پر ہے، یہ عمدہ اور بہتر ہے، ضخامت (۱۲۰) اوراق، ہر صفحہ میں (۵) سطریں، کتابت دیدہ زیب جلی خط، سنہ کتابت درج نہیں، چوتھا نسخہ ر۵ پر ہے، اس پر بھی سنہ کتابت درج نہیں، پانچواں نسخہ ر۳۹ پر ہے، یہ بالکل بوسیدہ کرم چشیدہ ہے، مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے شذرات الذہب ص ۲۳۴/۵، بغیۃ الوعاۃ ص ۳۲۳۔

۸۴/۲۶ع — **مجہول الاسم** — ۳۱ر

یہ کافیہ کی شرح ہے، چونکہ شروع کے اوراق غائب ہیں، اس لئے پتہ نہیں چل سکا کہ کس کی لکھی ہوئی ہے، کوئی ڈیڑھ سو اوراق ہوں گے، ہر صفحہ میں (۲۱) سطریں، کتابت بہتر، سنہ کتابت درج نہیں۔

نمبر ر۲۲ پر بھی نحو کی ایک کتاب ہے، اور گو مختصر ہے مگر اچھی ہے، یہ معلوم نہ ہو سکا کہ یہ کونسی کتاب ہے اور کس کی لکھی ہوئی ہے، کرم چشیدہ ہے۔

۸۵/۲۷ع — **مراح الارواح** — ۲۸ر

یہ احمد بن علی بن مسعود (م ـــــ) کی علم صرف میں ایک مختصر کتاب ہے، اور ابتدائی درجہ میں پڑھائی جاتی ہے، اس کی متعدد علماء نے شرحیں لکھی ہیں، ضخامت (۴۴) اوراق ہر صفحہ میں (۱۱) سطریں، کتابت معمولی، کاتب اکرام الدین ولد نظام الدین، اس کے ساتھ فصول اکبری بھی لگی ہوئی ہے، مصنف کے ترجمہ میں علامہ سیوطی نے لکھا ہے، لم اقف علی ترجمتہ، دیکھئے بغیۃ الوعاۃ فی طبقات النحاۃ ص ۱۵۱۔

۸۶/۲۸ع — **مصباح فی النحو** — ر

یہ ناصر بن عبد السید المطرزی (م ۶۱۰ھ) کی تصنیف ہے، جو انھوں نے اپنے فرزند ارجمند مسعود کے لئے لکھی تھی، ضخامت (۲۳) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۰) سطریں، کتابت معمولی، ۱۲۳۶ھ کی کتابت شدہ ہے، اس جلد میں اس کی ایک شرح بھی قلمی سلی ہوئی ہے

اس کا دوسرا قلمی نسخہ ر۱۷ پر ہے، جو بہت بوسیدہ ہے، اور تیسرا ر۳۰ پر ہے، یہ البتہ صاف ستھرا نسخہ ہے، یہ ۱۲۲۶ھ کا کتابت شدہ ہے، مصنف علامہ مطرزی زمخشری

کے شاگرد اور اعتزال میں خلیفہ تھے، حالات کے لئے دیکھئے بغیۃ الوعاۃ ص۴۰۲ ۔

۸۷/۲۹ مغنی اللبیب عن کتب الاعاریب ۱۹ر

یہ مشہور نحوی شیخ جمال الدین ابو محمد عبد اللہ بن یوسف المعروف بابن ہشام النحوی (م ۷۶۱ھ) کی تصنیف ہے، مصنف نے ۷۴۹ھ میں مکہ مکرمہ کے اندر ایک کتاب شروع کی تھی، مگر اس وقت نہ لکھ سکے، بعد میں ۷۵۶ھ میں یہ کتاب تصنیف فرمائی، یہ کتاب آٹھ ابواب پر مشتمل ہے، علما کا بیان ہے کہ یہ کتاب اپنے موضوع پر جلیل الشان اور باہر البرہان ہے، بعض علما نے اپنی اولاد کو اس کتاب کے پڑھنے کی وصیت کی تھی، اس کی شرح خود مصنف نے بھی لکھی ہے اور دوسرے علما نے بھی، ضخامت (۲۵۵) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۳) سطریں، کتابت دیدہ زیب، عمدہ کاغذ نفیس چکنا رنگین، یہ ۱۲۶۶ھ کی کتابت شدہ ہے، مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے شذرات الذہب ص۱۹۱ ج۶، بغیۃ الوعاۃ ص۲۹۳، کشف الظنون میں ۷۶۲ھ سنہ وفات غلط لکھا گیا ہے۔

۸۸/۳۰ ہدایۃ النحو ۱۶ر

یہ کتاب فن نحو کی ابتدائی کتابوں میں مقبول ومشہور کتاب ہے اور ہمارے یہاں درسیات میں داخل ہے، یہ مشہور بزرگ سراج الدین عثمان اودھی (م ۷۵۸ھ) کی تصنیف ہے، نحو کے مسائل اس کتاب میں بہت سہل انداز سے بیان کئے گئے ہیں۔

زیر نظر قلمی نسخہ بہتر اور عمدہ ہے، ۱۲۹۳ھ کا کتابت شدہ ہے، مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے نزہۃ الخواطر ج۲ ص۴۴، اخبار الاخیار ص۸۶، میزان الصرف کا مصنف بھی آپ کو ہی بتایا جاتا ہے۔

(صرف ونحو بزبان فارسی)

۸۹/۳۱ پنج گنج ۳ر

درس نظامیہ کی ابتدائی کتابوں میں کافی مشہور ہے، علم صرف میں بہتر شمار ہوتی ہے۔ اس کتاب کے پانچ ابواب ہیں، اور ہر باب پانچ فصلوں پر منقسم ہے، ضخامت (۱۱) صفحات ہر صفحہ میں (۹) سطریں، کتابت صاف ستھری، کاتب سید جمال الدین قادری، یہ نسخہ ۱۲۲۰ھ کا مکتوبہ ہے، کاغذ کرم چشیدہ۔

کہا جاتا ہے کہ یہ کتاب سراج الدین عثمان اودھی (م ۷۵۸ھ) کی تصنیف ہے، اور بعض علما اسے شیخ صفی الدین بن نصیر الدین ردولوی (م ۸۱۹ھ) کی تصنیف بتاتے ہیں، واللہ اعلم، سراج الدین اودھی کے حالات کے لئے دیکھا جائے نزہۃ الخواطر ج۲ ص۴۴ اور اخبار الاخیار ص۸۶، اور صفی بن نصیر کے حالات کے لئے دیکھیں نزہۃ الخواطر ج۳ ص۸۹۔

۹۰/۳۲ ترجمہ فارسی کافیہ ۱۰ر

یہ ابن حاجب مالکی (م ۶۴۶ھ) کی مشہور کتاب کافیہ کا ترجمہ اور ساتھ ہی تشریح بھی ہے، مترجم اور شارح کا نام نہیں مل سکا، ضخامت (۱۰۰) صفحات، ہر صفحہ میں (۱۳) سطریں،

۹۱/۳۳ دستوری المبتدی ۱۴ر

یہ کتاب مشہور بزرگ صفی بن نصیر (م ۸۱۹ھ) کی تصنیف ہے، انھوں نے یہ

کتاب اپنے لخت جگر ابو المکارم کو پنج گنج کے بعد پڑھائی تھی، اور اسی بہانہ سے اس کی تصنیف عمل میں آئی، کتاب ہفت اقسام سے شروع ہوتی ہے، ضخامت (۳۳) اوراق ہر صفحہ میں (۱۵) سطریں، کتابت صاف ستھری، کاتب سید فیض علی گنگوہی، یہ نسخہ ۱۲۴۹ھ کا کتابت شدہ ہے، مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے نزہۃ الخواطر ج۳ ص۸۹ -

زرادی

۹۲/۳۴ ۱۴

یہ فن صرف میں ہے، قواعد تعلیل وغیرہ بیان کئے گئے ہیں، نظام الدین اولیاءؒ کے مریدوں میں فخر الدین زرادی (م ۷۴۸ھ) ایک بزرگ گذرے ہیں، نظام الدین اولیاء نے ان سے فرمایا تھا کہ سراج الدین عثمان کی تعلیم تمہارے ذمہ ہے، یہ اخی سراج کے نام سے طبقہ صوفیاء میں مشہور ہیں، چنانچہ زرادی نے سراج کی تعلیم کے لئے علم صرف میں ایک رسالہ لکھا تھا، اور وہی ابتداء میں انہیں پڑھایا تھا، تذکرہ نویس اس رسالہ کو "عثمانیہ" کے نام سے نقل کرتے ہیں، بہت ممکن ہے وہی رسالہ بجائے شاگرد کے استاد کی طرف منسوب ہو کر "زرادی" مشہور ہو گیا ہو، فخر الدین زرادی کے لئے دیکھئے نزہۃ الخواطر ج۲ ص۱۰۳، یہ رسالہ کل گیارہ اوراق کا ہے، ہر صفحہ میں پندرہ سطریں ہیں، اور یہ رسالہ ۱۲۴۹ھ کا کتابت شدہ ہے۔

شرح مائۃ عامل

۹۳/۳۵ ۱۷

یہ کتاب درسیات میں داخل ہے، العوامل یا مائۃ عامل کی شرح ہے، ایک متن کے مصنف عبد القاہر جرجانی (م ۴۷۱ھ) ہیں، عربی شرح جو ہمارے یہاں رائج ہے، کس کی ہے؟ اس کے متعلق مختلف باتیں کہی جاتی ہیں، بعض لوگ مولانا عبد الرحمٰن جامی (م ۸۹۸ھ) کو کہتے ہیں، اور بعض نے سید شریف جرجانی (م ۸۱۶ھ) کا نام لیا ہے

واللہ اعلم، ملا عبد الرحمٰن جامی کے حالات کے لئے دیکھئے شذرات الذہب ج۷ ص۳۶۰ اور سید جرجانی کے حالات کے لئے دیکھئے بغیۃ الوعاۃ ص۳۵۱، رشحات ص۱۰۶، اور عبد القاہر جرجانی کے حالات کیلئے دیکھئے بغیۃ الوعاۃ ص۳۱۰ ان کی وفات میں دو قول نقل کیا گیا ہے ۴۷۱ھ یا ۴۷۴ھ۔

زیر نظر نسخہ فارسی شرح ہے، اس کے مصنف کا پتہ نہیں چل سکا، اس لئے کہ نسخہ بالکل بوسیدہ، ناقابل انتفاع ہو رہا ہے۔

شرح نحو میر

۹۴/۳۶ ۱۱

فن نحو میں نحو میر مشہور کتاب ہے، جو سید شریف جرجانی (م ۸۱۶ھ) کی تصنیف ہے اس کی یہ فارسی زبان میں عمدہ شرح ہے، شارح نے اس میں کافی محنت کی ہے، اور مفصل شرح لکھنے کی سعی کی ہے، بڑے سائز کے (۱۳۰) اوراق پر پھیلی ہوئی ہے، ہر صفحہ میں تیرہ جلی سطریں ہیں، متن سرخ روشنائی سے لکھا گیا ہے، اور شرح سیاہ سے، اس کے مصنف کا پتہ نہیں چل سکا۔ یہ نسخہ ۱۲۵۶ھ کا کتابت شدہ ہے۔

شرح الفیہ بزبان فارسی

۹۵/۳۷ ۱۲

منظوم متن متین الفیہ کی یہ فارسی شرح ہے، عربی زبان میں تو اس کی بہت سی شرحیں ہیں، مگر فارسی شرح نایاب ہے، یہ فارسی شرح متوسط درجہ کی ہے، ضخامت کوئی (۱۰۰) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۷) سطریں، کتابت صاف ستھری، ۱۲۲۳ھ کی کتابت شدہ ہے، اس شرح کے مصنف کا نام نہیں مل سکا۔

شریفیہ شرح کافیہ

۹۶/۳۸ ۲

ابن حاجب مالکی (م ۶۴۶ھ) کی مشہور کتاب کافیہ کی شرح جس طرح عربی میں لکھی گئی ہے، فارسی میں بھی اس کی متعدد شرحیں لکھی گئی ہیں، زیر نظر شرح سید شریف جرجانی (م ۸۱۶ھ) کے قلم سے ہے، یہ اوسط درجہ کی شرح ہے، جس میں ترجمہ اور مختصر مسئلہ کی تشریح آگئی ہے، ضخامت کوئی ڈیڑھ سو صفحات، ہر صفحہ میں (۱۵) سطریں، کتابت صاف ستھری، ۱۲۶۲ھ کی کتابت شدہ۔

اس کا دوسرا نسخہ نمبر (۷) پر ہے، اور یہ ترجمۃ الکافیہ کے نام سے درج ہے اس کی ضخامت (۱۱۳) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۹) سطریں، کاتب سید فیض علی، سنہ کتابت ۱۲۵۱ھ شارح کے حالات کے لئے دیکھئے رشحات ص ۱۰۶۔

۹۶/۳۹ **فصول اکبری**

یہ علم صرف کی مشہور کتاب درسیات میں داخل ہے، اور عام طور پر مدارس میں پڑھائی جاتی ہے، اس کے مصنف قاضی علی اکبر بن علی الٰہ آبادی (م ۱۰۹۰ھ) ہیں، مصنف اپنے دور کے ممتاز عالم دین تھے، آپ پہلے وزیر سعد اللہ کے بچوں کے اتالیق رہے، پھر عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بچوں کی تعلیم کے لئے آپ کو مقرر کیا، اور پھر آپ کی صلاحیت سے متأثر ہو کر بادشاہ عالمگیر نے آپ کو لاہور کا قاضی بنا دیا، قوام الدین جب وہاں کا گورنر ہوا، تو اس نے اپنے آدمیوں کے ذریعہ آپ کو شہید کر ڈالا، آپ کا تعلق اس جماعت سے بھی تھا، جو فتاوئ عالمگیری کی نگراں تھی۔

ضخامت (۸۴) اوراق، کتابت صاف ستھری، زیر نظر قلمی نسخہ ۱۲۴۰ھ کا کتابت شدہ ہے، حالات کے لئے دیکھئے نزہۃ الخواطر ج ۵ ص ۲۸۱۔

۹۶/۴۰ **مسالک البہیہ فی القواعد النحویہ**

اس میں فن نحو کے مسائل بیان کئے گئے ہیں، اس کے مصنف عبد الرحیم بن عبد الکریم صفی پوری (م ۱۲۶۲ھ) ہیں، اس کے مطبوعہ نسخے بھی پائے جاتے ہیں، کتاب عمدہ ہے۔ مصنف کی متعدد کتابیں ہیں اور تمام ہی اچھی ہیں، ادب اور نحو سے مناسبت تامہ تھی، کتاب کی ضخامت کوئی پچاسی اوراق، ہر صفحہ میں (۱۶) سطریں، کتابت صاف ستھری، کاتب محمد نجف علی خان بن محمد حسین علی خان مراد آبادی، سنہ کتابت ۱۲۸۵ھ مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے نزہۃ الخواطر ج ۷ ص ۲۹۵۔

مناظرہ عربی و فارسی

۱/۹۹، الآثار الباقیہ فی حل الآداب الباقیہ

آداب الشریفیہ کی ایک شرح عبدالباقی بن غوث الاسلام الصدیقی الجونپوری (م [illegible]ھ) نے "الآداب الباقیہ" کے نام سے لکھی، اس کی یہ شرح "الآثار الباقیہ فی حل الآداب الباقیہ" کے نام سے زین العابدین غلام محمد عبدالکریم عباسی اردلوی بہاری نے لکھی ہے، یہ شرح [illegible]ھ میں لکھی گئی ہے، یہ شرح ایک اچھی کوشش ہے اور محنت سے لکھی گئی ہے، ضخامت (۱۰۲) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۵) سطریں، کتابت صاف ستھری، کاتب محمد عوض ولد غلام محمد شاہ آباد، عبدالباقی جونپوری کے حالات کے لئے دیکھئے نزہتہ الخواطر ۱۹۵/۵۔

اس جلد میں ایک رسالہ "مغالطات محمود" نامی لگا ہوا ہے، جو محمود بن نعمت اللہ البخاری کا تصنیف کردہ ہے، ایک مقدمہ اور دو مقاصد پر منقسم ہے، مقدمہ میں مغالطہ کی تعریف وغیرہ درج ہے، ضخامت (۱۹) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۵) سطریں، کاتب محمد عوض ولد شیخ غلام محمد، سنہ کتابت جلوس سلطان محمد شاہ کا دوسرا سال۔

۲/۸۰، الآداب الباقیہ فی شرح آداب الشریفیہ

یہ مناظرہ کی کوئی کتاب شریفیہ ہے، اس کی شرح ہے، اس کے مصنف عبدالباقی بن غوث الاسلام الصدیقی (م [illegible]ھ) ہیں، آپ نے اسے رمضان [illegible]ھ میں تصنیف فرمایا تھا، یہ علامہ محمود بن محمد جونپوری (م [illegible]ھ) صاحب شمس بازغہ کے شاگردوں میں ہیں، چنانچہ مقدمہ میں لکھا ہے کہ اس کتاب کے باب میں ان کا قول کافی ضمانت ہے۔ اس لئے کہ ان کے ہی حکم سے انھوں نے اس کتاب کی شرح لکھی تھی، اور اس کی ایک دوسری شرح "الابحاث الباقیہ" بھی لکھی تھی، ضخامت (۳۸) اوراق، ہر صفحہ میں (۲۳)

سطریں، کتابت صاف ستھری، سنہ کتابت (۱۰۹۱) ہجری، کاتب غلام اشرف طالب العلم ساکن بلدہ سہارنپور، صوبہ شاہجہاں آباد۔

اس کتاب کا دوسرا نسخہ ٹ پر ہے، یہ چھوٹے سائز پر ہے مگر مکمل ہے، مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے نزہۃ الخواطر ۱۹۵/۵۔

۸۰۱/۳　البرزنجی الموسوم بقدح الزند و دیگر کتب

مکاشف الاسرار (۲) عین الانصاف (۳) نظم الفرائد (۴) معذرت نامہ آگاہی (۵) تبیئۃ الفرقۃ الطاغیہ بحدیث الفئۃ الباغیہ

۱۰۹۳ھ میں ایک گجراتی نے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف مکتوبات سے بخیال خویش کچھ خلاف شریعت چیزیں فراہم کر کے سید محمد برزنجی شافعی کے پاس عرب بھیجیں اور مجدد صاحبؒ کے خلاف فتویٰ کا طالب ہوا، برزنجی نے ان ہفوات کی روشنی میں مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف فتویٰ مرتب کر کے بھیجدیا اس فتویٰ یا رسالہ کا نام "قدح الزند" ہے، جب یہ ہندوستان صالح گجراتی صاحب کے پاس آیا تو اس نے اس کا فارسی ترجمہ مع اپنے اضافہ کے "مکاشف الاسرار" کے نام سے یہاں شائع کیا، اس جلد میں یہ دونوں کتابیں ہیں، ان کے علاوہ دو رسالے اور ہیں، یہ بھی مجدد صاحبؒ کے خلاف ہیں، ایک کا نام "عین الانصاف" ہے، دوسرے کا نام نہیں معلوم ہو سکا، پہلی کتاب کی ضخامت (۹۷) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۱) سطریں، دوسری کتاب جس کا نام معلوم نہیں ہو سکا، اس کی ضخامت (۷۵) صفحات، اور ہر صفحہ میں (۱۱) سطریں، مکاشف الاسرار کی ضخامت (۴۰) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۴) سطریں عین الانصاف کی ضخامت (۱۹) صفحات، ہر صفحہ میں گیارہ سطریں، اس میں پہلی کتاب

کی زبان عربی ہے، بقیہ کی فارسی۔

اس جلد میں ایک رسالہ "نظم الفرائد فی شرح ابیات العقائد" کے نام سے لگا ہوا ہے، اس کی ضخامت (۵) اوراق، دوسرا رسالہ "معذرت نامہ آگاہی" کے نام سے ہے اس کی ضخامت (۳۲) صفحات، تیسرا رسالہ "تبیئۃ الفرقۃ الطاغیہ بحدیث الفئۃ الباغیہ" نامی ہے، اس کی ضخامت (۱۳) اوراق ہے، یہ عربی میں ہے، اور بقیہ پہلے دو کی زبان فارسی ہے۔

۸۰۲/۴　نواقض الروافض

یہ کتاب معین الدین مرزا مخدوم الحسینی کی تصنیف ہے، خستہ اور کرم چشیدہ ہونے کی وجہ سے پڑھی نہیں جاتی، جہاں جہاں پڑھی جاتی ہے، اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ رد روافض میں جاندار کتاب ہے، اور سلطان مراد خاں کے زمانہ میں لکھی گئی ہے۔ چھوٹے سائز کے کوئی سو اوراق میں ہے۔

(مناظرہ فارسی)

۸۰۳/۵　بدعات

اس جلد میں ایک رسالہ مولانا محبوب علی صاحب (م ۱۲۸۰ھ) شاگرد حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ (م ۱۲۳۹ھ) کا ہے، جس میں بدعت سیئہ اور حسنہ پر بحث کی گئی ہے، اور خلاصہ یہ ہے کہ بدعات سب سیئہ ہیں، حسنہ کہنا غلط ہے، جن کو لوگ

بدعات حسنہ کہتے ہیں، وہ مقدمات دین میں داخل ہیں، اور سنن ماموره آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں داخل ہیں۔

اس میں حضرت شاہ عبد العزیز، شاہ رفیع الدین اور شاہ عبد القادر صاحب رحمہم اللہ کی گفتگو بھی جگہ جگہ نقل کی گئی ہے، ضخامت (۱۶) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۳) سطریں، کتابت صاف ستھری، سنہ کتابت درج نہیں، مولانا محبوب علی کے حالات کے لئے دیکھئے نزہۃ الخواطر ۷/۴۷۶۔

اس جلد میں رد بدعات و شرک پر دو ایک رسالے اور بھی ہیں، ایک کا نام "رد شرک" لکھ رکھا ہے، اس کی ضخامت (۱۳) اوراق ہے، ہر صفحہ میں (۱۲) سطریں۔ کتابت معمولی، دوسرے کا نام ہے "رد بدعات العرسی در ضمن تفسیر آیۃ الکرسی" اس کی ضخامت (۲۶) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۳) سطریں۔

بلاغ المبین

۸۰۴/۶ — ۱۷

یہ بلاغ المبین وہی ہے جو حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (م ۱۱۷۶ھ) کی طرف منسوب ہے، حالانکہ شاہ صاحبؒ کے سوانح نگاروں نے صراحت کے ساتھ لکھا ہے کہ یہ کتاب حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف نہیں ہے، اور یہ ہی درست بھی ہے، اس لئے کہ شاہ صاحبؒ اپنی تصنیف کی تمہید میں اپنا نام ضرور لکھتے ہیں، پھر آپ کا ایک خاص اسلوب بیان ہے، جس سے یہ رسالہ خالی ہے، نہ تو نام ہی ہے اور نہ اس میں آپ کا اسلوب بیان ہے، اس رسالہ میں بدعت و شرک کی قباحت بیان کی گئی اور اس کی نشان دہی ہے، یہ کتاب مکمل ہے، اس کے کوئی سو اوراق ہوں گے، ہر صفحہ میں (۹) سطریں ہیں، کتابت صاف ستھری ہے، سنہ کتابت درج نہیں، شاہ صاحبؒ کے حالات کے لئے دیکھئے حیات ولی، نزہۃ الخواطر ۶/۳۹۸، حدائق الحنفیہ ۴۴۵

تحفہ اثنا عشریہ

۸۰۵/۷ — ۹

یہ سراج الہند حضرت مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلویؒ (م ۱۲۳۹ھ) کی مشہور تصنیف ہے، جو آپ نے رد شیعیت میں لکھی ہے، اور ہر پڑھا لکھا اس سے واقف ہے، اب اس کا ترجمہ اردو بھی شائع ہو چکا ہے، یہ کتاب رد شیعیت میں حرف آخر کی حیثیت رکھتی ہے، مضامین، دلائل و براہین اور زبان و بیان ہر اعتبار سے ممتاز اور مقبول عام و خاص ہے، یہ کتاب ۱۲۰۴ھ میں لکھی گئی تھی، اس کتاب کے اخیر میں سوالات عشرہ مع جوابات حضرت شاہ صاحبؒ موصوف درج ہے۔

ضخامت (۲۴۶) اوراق، ہر صفحہ میں (۲۵) سطریں، کتابت عمدہ پاکیزہ سنہ کتابت (۱۲۰۹) ہجری، کاتب محمد عباس فتحپوری، حضرت شاہ صاحبؒ کے حالات کیلئے دیکھئے حیات ولی، نزہۃ الخواطر ۷/۲۶۸، حدائق الحنفیہ ص ۴۷۰۔

تذکرہ مجلس مولانا عبد الحی بڈھانوی

۸۰۶/۸ — ۱۲

مولانا عبد الحی بڈھانوی (م ۱۲۴۳ھ) اور مولانا رشید الدین کشمیری دہلوی (م ۱۲۴۳ھ) کے درمیان بعض فقہی مباحث پر جامع مسجد دہلی میں گفتگو ہوئی تھی، جس میں کوئی چار ہزار مسلمان شریک تھے، دوسرے علماء بھی اس مجلس میں موجود تھے۔

یہ مجلس ۲۹ ربیع الثانی ۱۲۴۰ھ یوم شنبہ بوقت صبح جامع مسجد دہلی میں ہوئی تھی، مدار بحث بدعت ہے، اس واقعہ کو کسی نے اس رسالہ میں جمع کر دیا ہے، ضخامت (۱۳) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۲) سطریں، کتابت معمولی، سنہ کتابت درج نہیں، مولانا عبد الحی کے حالات کے لئے دیکھئے نزہۃ الخواطر ۷/۲۴۹، اور مولانا رشید الدین کے لئے کتاب مذکور ۷/۱۷۴۔

ذوالفقار علی علی رؤس الغی

یہ کتاب علی بن علی کمتولوی کی تصنیف ہے، اس میں اس کتاب کا جواب دیا گیا ہے جس میں کسی نے خود سوال مرتب کر کے جواب بدعت کی حمایت میں لکھا تھا، زیر نظر کتاب میں بدعت کے خلاف حکم نقل کیا گیا ہے یہ کرم چشیدہ ہے، خوف صاف پڑھا نہیں جاتا، ضخامت (۲۰) صفحات، ہر صفحہ میں (۱۳) سطریں، سنہ کتابت درج نہیں ہے کتاب مشکل سے پڑھی جاتی ہے، یہ رسالہ صمصام کے ساتھ ملا ہوا ہے۔

رجوم الشیاطین

یہ میر علی شاہ احمد آبادی کی تصنیف ہے، حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی (م ۱۲۳۹ھ) نے اپنی کتاب "تحفہ اثنا عشریہ" کے باب نہم میں ان مسائل کی تفصیل دی ہے جن میں شیعہ حضرات نے کتاب و سنت کی خلاف ورزی کی ہے، یہ حصہ بھی مدلل و مبرہن ہے اس باب کو بہانہ بنا کر ایک کشمیری پنڈت نے جو دہلی کا باشندہ تھا، اپنے ایک رسالہ میں اسلام پر حملہ کیا تھا، مصنف مرحوم نے اپنی اس کتاب میں پنڈت کی اسی کتاب کا رد لکھا ہے، اور اس کے ہفوات کی قلعی کھولی ہے۔

ضخامت (۱۸۶) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۷) سطریں، کتابت صاف ستھری، سنہ کتابت (۱۲۶۷) ہجری، کاتب مولوی ظہور الحسن بن مولانا منظور الحسن نکوڑ ضلع سہارنپور۔

رسالہ در بیان مسائل مختلفہ

یہ کتاب پانچ ابواب پر مشتمل ہے، پہلا باب شفاعت کے بیان میں ہے، دوسرے باب میں اہل قبر کے سماع اور ان سے استمداد کا بیان ہے، تیسرے میں بدعات حسنہ

اور سیئہ کی بحث ہے، چوتھے میں نیاز و نذر کا تذکرہ ہے، اور پانچویں باب میں تقلید و اجتہاد سے متعلق بحث ہے۔

مصنف کا رجحان بدعات کی طرف معلوم ہوتا ہے، استدلال عام طور سے کتب تفسیر و حدیث سے کرتے ہیں، کتابت خط شکستہ میں ہے، تقطیع اوسط، ایک صفحہ میں گیارہ سطریں، ضخامت کوئی (۷۵) اوراق، سنہ کتابت، مصنف کا نام اور کتاب کا نام درج نہیں ہے۔

شہب الطاردہ للشاطین الماردہ (منظوم)

شاعر کا نام معلوم نہ ہو سکا، مولوی فضل رسول نے ایک منظوم رسالہ "جواہر" کے نام سے لکھا تھا، اس رسالہ میں اس کا جواب دیا گیا ہے، مولوی فضل رسول بدایونی (م ۱۲۸۹ھ) بدعتی تھے، اور انھوں نے حضرت مولانا محمد اسمٰعیل شہید (م ۱۲۴۶ھ) پر اعتراضات کئے تھے شاعر مرحوم نے اس میں اس کا مدلل جواب نظم ہی میں دیا ہے، جواہر نظر سے نہیں گذرا، مگر اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ تلخ و دلآزار انداز میں لکھا گیا تھا، یہی وجہ ہے کہ جگہ جگہ اس جواب میں بھی تلخی آگئی ہے، ضخامت (۱۹) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۰) سطریں، یہ رسالہ ۱۲۶۷ھ کا کتابت شدہ ہے، اس کا انداز یہ ہے۔

فضل شیطاں، نام فضل رسول ؛ مفتری کاذب و سفیہ و جہول
یک رسالہ جواہر منظوم ؛ اندنوں اس نے جو کیا ہے رقوم
نام سے اس کے شرک پیدا ہے ؛ خلق پر صاف یہ ہویدا ہے

اس نظم کی تاریخ "گوہر منظوم" سے نکالی ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نظم شاعر نے ۱۲۶۷ھ میں تصنیف کی ہے، مولوی فضل رسول کے حالات کے لئے دیکھئے نزہۃ الخواطر ج ۷ اور مولانا شہیدؒ کے لئے دیکھئے کتاب مذکور ص ۵۶۔

صمصام

۸۱۱/۱۳ ۲

یہ کتاب مولوی کریم اللہ دہلوی (م ۱۲۹۱ھ) کی تصنیف ہے، مؤلف کا رجحان بدعت کی طرف ہے، عرس مروجہ، مولود شریف، اور بدعت حسنہ و سیئہ جیسے مباحث پر یہ کتاب مشتمل ہے، ضخامت کوئی (۵۰) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۲) سطریں، ۱۲۳۱ھ کی کتابت شدہ، کتابت معمولی، کاغذ کرم خوردہ، مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے تذکرہ علمائے ہند ص ۱۸۲، نزہۃ الخواطر ص ۳۹۸ ج ۷۔

مجموعہ رسائل شاہ رفیع الدین دہلوی

۸۱۲/۱۴ ۷

اس مجلد میں کوئی تیس چھوٹے چھوٹے رسالے ہیں، ان میں سے بیشتر تو حضرت شاہ رفیع الدین دہلوی (م ۱۲۳۳ھ) کے قلم فیض رقم کے رہین منت ہیں، اور دو ایک حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی (م ۱۲۳۹ھ) کے اور دو ایک ان دونوں کے پدر بزرگوار حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی (م ۱۱۷۶ھ) کے قلم سے، اس کی تفصیل یہ ہے۔

(۱) سوال و جواب بسلسلہ غروب آفتاب، (۲) حدوث عالم اور وفات آدم و شیث وغیرہ، (۳) کواکب کے متعلق سوال و جواب، (۴) کواکب و بروج، (۵) سوالات از شاہ غلام علی و جواب شاہ رفیع الدین (۶) حل معمہ (۷) شرح ابیات شاہ جیلانی، (۸) بارہ سوالات کے جوابات، (۹) نذور بزرگان، (۱۰) اقسام بیعت، (۱۱) حملۃ العرش (۱۲) حواشی شرح چغمنی، (۱۳) قاعدہ مناسخہ، (۱۴) تحریم النساء، (۱۵) رسالہ اصطرلاب، (۱۶) رسالہ ایمان، (۱۷) رسالہ اذان، (۱۸) فوائد نماز، (۱۹) اعتقاد نجوم، (۲۰) مکتوب حضرت شاہ ولی اللہ الی آفندی محمد اسمٰعیل الرومی ثم المدنی، (۲۱) خواجہ خرد کے جوابات، (۲۲) وحدۃ الوجود و الشہود پر شاہ عبد العزیز کی تقریر، (۲۳) سورہ یوسف پڑھنے کی ترکیب، (۲۴) فضائل

خلفاء اربعہ، (۲۶) فتح الرحمٰن بترجمۃ القرآن، (۲۷) تقریر اقتربت الساعۃ و انشق القمر (۲۸) نزول قرآن، (۲۹) اولاد حضرت علیؓ، (۳۰) القول المقرر، از محمد حسن عرف حسن علی۔

ضخامت (۱۷۲) صفحات، ہر صفحہ میں (۱۸) سطریں، کتابت جلی خوش خط، کاتب مولانا اشتیاق احمد دیوبندی، شاہ رفیع الدینؒ کے حالات کے لئے دیکھئے تذکرہ علماء ہند ص ۶۶، تراجم علماء حدیث ص ۶۵، آثار الصنادید ص ــــ، نزہۃ الخواطر ص ۱۸۲ ج ۷ - اور شاہ عبد العزیزؒ کے دیکھئے نزہۃ الخواطر ص ۲۶۸ ج ۷، اور شاہ ولی اللہؒ کے لئے نزہۃ الخواطر ص ۳۹۸ ج ۶

معرکۃ الآراء

۸۱۳/۱۵ ۱۱

یہ احمد بن محمود فاروقی شاہ جہاں آبادی (م ــــھ) کی تصنیف ہے، یہ انھوں نے ۱۲۴۹ھ میں لکھی ہے، واقعہ یہ لکھا ہے کہ ۱۲۴۹ھ میں عاشورا محرم جمعہ کو ہوا، اس سلسلہ میں شیعی عالم اور سنی عالم کے درمیان بعض مختلف مسائل میں بحث شروع ہوگئی شیعی مجتہد نے جو کچھ لکھ کر بھیجا، اس کا ادھر سے جواب دیا گیا، یہ پوری کتاب اسی سوال و جواب اور اس کی تاریخ پر مشتمل ہے، اس میں تحریف قرآن کے سلسلہ میں شیعوں کی وہ دو سورتیں بھی درج ہیں جو ان کے بقول وہ ان سے نکالی جاچکی ہیں، ایک کا نام سورۃ النورین ہے، اور دوسری کا سورۃ الولایت، اور کچھ اور سورتوں کی آیتیں ہیں، جن لوگوں کو ان اختلافی چیزوں سے شغف ہے، ان کے لئے اچھی چیز ہے۔

ضخامت کوئی (۵۵) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۷) سطریں، کتابت صاف ستھری، سنہ کتابت درج نہیں ہے۔ اس پر مولانا وکیل احمد سکندرپوری کے دستخط ثبت ہیں،

مناظرہ مولانا عبد الحی دہلوی

۸۱۴/۱۶ ۳

یہ مولانا عبد الحی بڈھانوی (م ۱۲۴۳ھ) کی تصنیف ہے، جو حضرت سید احمد شہید

بریلوی (م ۱۲۴۶ھ) کی جماعت کے ایک رکن تھے، یہ دراصل ایک گفتگو جو مولانا عبدالحیؒ اور دوسرے اجلّ علماء کے درمیان جامع مسجد دہلی میں ۱۲۴۰ھ میں ہوئی تھی۔ ربیع الثانی میں یہ گفتگو ہوئی تھی اور رجب میں آپ نے اسے چند تمہید کے ساتھ مرتب فرما دیا تھا، اس میں مولود شریف، توشہ، قبر پر اذان، اجماع امت اور بدعت سے متعلق مسائل پر سوال و جواب ہے، رسالہ سنجیدہ اور علمی انداز کا ہے۔

ضخامت (۹) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۵) سطریں، کتابت صاف ستھری، ۱۲۹۷ھ کا کتابت شدہ، کاتب محمد یوسف ولد شیخ عبدالصمد لودھیانوی، مولانا عبدالحی صاحبؒ کے حالات کے لئے دیکھئے تذکرہ علماء ہند ص ۱۱۴، تراجم علمائے حدیث ص ۱۲۵، نزہۃ الخواطر ج ۷ ص ۲۳۹

مناظرہ اردو

تحفہ احمدیہ

۸۱۵/۱۷ ت

مصنف نے اپنا نام لکھا نہیں ہے، یہ کتاب غیر مقلدوں کے پھیلائے ہوئے غلط پروپگنڈے کے رد میں ہے، انداز عالمانہ اور محققانہ ہے، پوری کتاب نو ابواب پر منقسم ہے، پہلا باب اللہ اور رسول کی اطاعت و اتباع میں ہے، دوسرا تقلید میں۔ تیسرا امام اعظم ابوحنیفہ کے مناقب میں، چوتھا رفع یدین اور ترک رفع یدین میں، پانچواں نماز میں ہاتھ ناف کے نیچے باندھنے میں، چھٹا امام کے پیچھے ترک قرأت میں، ساتواں آمین بالجہر کی ممانعت میں، آٹھواں تراویح کے بیس رکعت ہونے میں، اور نواں صلوٰۃ اور

استغفار و صدقہ کے بیان میں۔

بحث میں استدلال حدیث سے کیا گیا ہے، خلاف مسلک حدیث کے ضعف کو یا جوبات کمزوری کی ہے اسے ظاہر کیا ہے، صحاح ستہ کی حدیثیں نقل کی گئی ہیں۔ ضخامت (۲۷۶) صفحات، ہر صفحہ میں (۱۶) سطریں، کتابت اچھی، کاتب دین محمد، زیر نظر نسخہ ۱۳۰۶ھ کا کتابت شدہ ہے۔

تحقیق مزید در کفر و طعن یزید

۸۱۶/۱۸ رأ

یہ کتاب مولانا وکیل احمد سکندرپوری (م ۱۳۲۲ھ) کی تصنیف ہے، اس کا مضمون نام سے ظاہر ہے، مولانا نے اپنی اس کتاب میں امام غزالیؒ (م ۵۰۵ھ) کے اس فتوی کا جواب دیا ہے، جس میں انھوں نے لکھا ہے کہ یزید کو کافر کہنا درست نہیں ہے اور نہ لعنت کرنا، وہ مسلمان تھا، اس کے نام کے ساتھ رحمۃ اللہ علیہ لکھنا اور رحمہ اللہ کہنا جائز بلکہ مستحب ہے اور اس سلسلہ میں جو دلائل ہیں ان کا بھی مصنف نے جواب دینے کی سعی کی ہے اور چونکہ اس کے حکم سے حضرت حسین رضی اللہ عنہ شہید کئے گئے لہذا کافر ہے، کسی اور مسلمان کے قتل سے آدمی کافر نہیں ہوتا، مگر نواسہ رسول کے قتل سے وہ کافر ہو گیا، کتاب مرتب و مہذب ہے، مگر خاکسار کا خیال ہے کہ یزید کا کفر ثابت نہیں ہو سکا ہے۔

ضخامت (۱۱۲) صفحات، ہر صفحہ میں (۱۳) سطریں، کتابت بہتر، سنہ کتابت درج نہیں مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے نزہۃ الخواطر ج ۸ ص ۵۱۶۔

تقویۃ المومنین و ہدایۃ الرافضین

۸۱۷/۱۹ ت

یہ مولانا کرامت علی جونپوریؒ (م ۱۲۹۰ھ) کی تصنیف ہے، جو حضرت سید احمد شہید (م ۱۲۴۶ھ) سے وابستہ تھے، اس میں شیعوں کے ان غلط اعتراضات کا جواب

دیا گیا ہے، جو انھوں نے ائمۂ اربعہ کے فقہی مسئلے پر کیا ہے، اور ثابت کیا ہے کہ اس میں بیشتر ان کے گرمے ہوئے ہیں، ساتھ ہی مصنف نے شیعوں کی کتابوں سے ثابت کیا ہے کہ یہ مسائل ان کے یہاں البتہ موجود ہیں، شروع کا حصہ کرم خوردہ ہے اور آخر کا غیمت

ضخامت (۸۹) صفحات، ہر صفحہ میں (۱۳) سطریں، کتابت صاف ستھری، سنہ کتابت (۱۲۴۷) ہجری، کاتب احمد علی، مصنف کے حالات کے لئے پڑھئے سیرت مولانا کرامت علی جونپوری، تذکرہ علمائے ہند ص۱۷۱، نزہۃ الخواطر ج۷ ص۳۹۴ ،

ردروافض الموسوم بہ برق لامع (منظوم)

۸۱۰/۲۰ ۶ے

یہ نظم ردروافض میں ہے، مگر تحریر صاف نہ ہونے کی وجہ سے پڑھی نہیں جاتی، اس کے مصنف مولوی محمد رمضان شاہ ہیں، ضخامت (۱۵) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۳) سطریں، کتابت معمولی، کاتب غلام جیلانی خاں، سنہ کتابت ۱۲۶۳ھ ۔

سیف الجبار

۸۱۹/۲۱ ۲ے

یہ مولوی فضل رسول بدایونی (م ۱۲۸۹ھ) کی تصنیف ہے، یہ کٹر بدعتی تھے، چنانچہ انھوں نے اپنی اس کتاب میں حضرت سید احمد بریلوی شہید (۱۲۴۶ھ)، مولانا اسمٰعیل شہید (۱۲۴۶ھ) اور حضرت مولانا شاہ محمد اسحٰق صاحب دہلوی (م ۱۲۶۲ھ) وغیرہ کو خوب جی بھر کر برا بھلا کہا ہے،

ضخامت (۵۰) اوراق، ہر صفحہ میں (۲۰) سطریں، کتابت بہتر، حالات کے لئے دیکھئے نزہۃ الخواطر ج۷ ص۳۷۷ ۔

قول الحق (اردو)

۸۲۰/۲۲ ۶ے

یہ رسالہ حضرت مولانا کرامت علی جونپوری (م ۱۲۹۰ھ) کا تصنیف کردہ ہے، مولانا اپنا نام کبھی کرامت علی پورا لکھتے ہیں، اور کبھی صرف علی جونپوری اور کسی میں علی جونپوری مشہور بہ کرامت علی، اس رسالہ میں صرف علی جونپوری لکھا ہوا ہے، مگر مرتب کے خیال میں یہ کرامت علی جونپوری ہی ہیں، آپ کی بہت سی اور کتابیں ہیں، آپ کی تصانیف میں اس رسالہ کا نام بھی درج ہے، زیر نظر رسالہ دراصل مولود شریف اور اس میں قیام کے متعلق ایک سوال کا معتدل جواب ہے، نفس میلاد کو باعث خیر و برکت بتایا گیا ہے مگر مروجہ میلاد کو بدعت قرار دیا گیا ہے اسی طرح جو "قیام" کسی سے حالت جذب و وجد میں ہو جائے، اسے تو مؤلف جائز لکھتے ہیں، اور مروجہ قیام آج کل جس اہتمام سے کرتے ہیں، اسے بدعت ،

ضخامت (۷) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۵) سطریں، کتابت صاف ستھری، کتابت شدہ ۱۲۶۷ھ

اس جلد میں ایک اور قلمی رسالہ (فارسی) لگا ہوا ہے، جو ناتمام ہے، اور جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارنے کی ممانعت ثابت کی گئی ہے، یہ بھی غالباً مولانا موصوف کا ہی ہے، مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے سیرت مولانا کرامت علی جونپوری، تذکرہ علمائے ہند ص۱۷۱، وفیات المشاہیر ص۵۳، مولانا حضرت سید احمد شہید بریلوی کے خلفاء میں تھے، یہ رسالہ قول الحق اردو، کلمۃ الحق (فارسی) نامی رسالہ کے ساتھ سلا ہوا ہے، اور اسی وجہ سے یہ مناظرہ فارسی ۷۶ پر ہے ۔

قیام وقت ذکر ولادت

۸۲۱/۲۳ ۵ے

اس رسالہ میں مولانا وکیل احمد سکندر پوری (م ۱۳۲۲ھ) نے مولوی شکور احمد صاحب کی اس گفتگو کی تفصیل لکھی ہے، جو انھوں نے اپنے استاذ سے مچھلی شہر میں قیام میلاد کے متعلق کی تھی، گفتگو دلچسپ ہے، خلاصہ یہ ہے کہ قیام میلاد کی کوئی اصل شریعت میں نہیں ہے، یہ رسالہ تین اوراق کا ہے، ہر صفحہ میں (۱۷) سطریں ہیں، صفر ۱۲۰۳ھ کا لکھا ہوا ہے، یہ رسالہ

خود مولانا سکندر پوری کے قلم کا لکھا ہوا ہے۔ مولانا کے حالات کے لئے دیکھئے نزہۃ الخواطر ۸/۴۵
اس جلد میں اور دو، دو، تین تین اوراق کے رسالے ہیں، ان کا تعلق نحو و صرف سے ہے، مثلاً ابیات ضو، مغالطات کافیہ، ایک رسالہ علم مناظرہ میں ہے اور یہ عربی میں ہے، ایک رسالہ سنن ابوداؤد سے متعلق ہے، جس کا جواب مولانا عبد الحلیمؒ نے دیا ہے، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ سنن ابوداؤد میں اقول کے بجائے قال ابوداؤد کیوں کہا، اس سے معلوم ہوتا ہے ناقل کوئی اور ہیں، جواب کا ماحصل یہ ہے کہ خود قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے صیغہ ماضی استعمال کیا ہے۔

۸۲۲/۲۴ کرامۃ المقاصد بردّ جامع الشواہد ۱۱

یہ رسالہ مولوی سید محمد فخر الدین صاحب کا لکھا ہوا ہے، اس میں مصنف نے جو غیر مقلد ہیں، بخیال خویش کتب سے ان مسائل کو یکجا کیا ہے، جو ان کے خیال میں قابل اعتراض ہیں، اور منشا عوام کو احناف کے خلاف برانگیختہ کرنا ہے، انھوں نے یہ رسالہ جامع الشواہد نامی رسالہ کے رد میں لکھا ہے، اس طرح کے رسالوں سے اندازہ ہوتا ہے کہ بعض علمار کے سوچنے کا انداز اور اختلاف کس قدر گھٹیا اور پست ہے، یہ رسالہ ۱۳۰۱ھ میں لکھا گیا ہے، ضخامت (۵) صفحات، ہر صفحہ میں (۱۷) سطریں، کتابت عمدہ۔

۸۲۳/۲۵ مباحثۂ شاہجہاں پور ۳

یہ رسالہ مولانا فخر الحسن گنگوہی (م ۱۳۱۵ھ) کا مرتب کیا ہوا ہے، حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ (م ۱۲۹۷ھ) نے میلہ خداشناسی منعقدہ شاہجہاں پور (۱۲۹۳ھ) میں تقریر فرمائی تھی، مولانا فخر الحسنؒ نے کیفیت شرکت جلسہ اور تقریر لکھ کر کتابی صورت میں مرتب کر دیا ہے، چنانچہ یہ کتاب بارہا شائع بھی ہو چکی ہے، یہ اس کا قلمی نسخہ ہے، جو خود

مولانا فخر الحسنؒ کے قلم کا لکھا ہوا ہے، اور اس پر ان کے دستخط ثبت ہیں، مولانا موصوف کا حضرت نانوتویؒ کے ارشد تلامذہ میں شمار ہوتا ہے۔
ضخامت (۳۹) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۹) سطریں، کتابت بہتر، سنہ کتابت ۱۳۰۱ھ کاتب مولانا فخر الحسن، حضرت نانوتویؒ کے حالات کے لئے دیکھئے سوانح قاسمی، بانی دیوبند نزہۃ الخواطر ۷/۳۶۲، حدائق الحنفیہ ص ۴۹۱، اور مولانا گنگوہی کے لئے نزہۃ الخواطر ۸/۳۵۴۔

۸۲۴/۲۶ مثنوی سیف مسلول و مثنوی قول مقبول ۷

یہ مثنوی مولوی احمد ہما بہاری کی ہے جو غیر مقلد کی تردید میں لکھی گئی ہے، غیر مقلد سے مثنوی گو کا جس طرح اختلاف ہوا، اس کی تفصیل بھی ہے، اس میں شاہ ولی اللہ، مولانا احمد علی سہارنپوری اور حضرت نانوتویؒ کا علمار احناف میں تذکرہ ہے، یہ مثنوی ۱۳۰۱ھ میں کہی گئی ہے، غیر مقلد جس سے بحث ہوئی ہے، وہ مولانا نذیر حسین سورج گڑھی ثم دہلوی کا شاگرد ہے، اور غالباً اس کا نام علیم الدین حسین ہے، جس کا انتقال ۱۳۱۰ھ میں ہو گیا، کیونکہ اس کی تاریخ وفات بھی مثنوی گو نے لکھی ہے، یہ نسخہ خود مثنوی گو کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے

۸۲۵/۲۷ وسیلہ جلیلہ ۴

یہ کتاب مولانا وکیل احمد سکندر پوری (م ۱۳۲۲ھ) کی تصنیف ہے، اس میں مصنف نے انبیاء کرام اور اولیاء عظام سے توسل کو جائز ہونا ثابت کیا ہے، اور جن لوگوں نے اسے ناجائز کہا ہے، ان کا جواب دیا ہے، ضمنی طور پر اس سلسلہ میں مولانا اسمٰعیل شہید (م ۱۲۴۶ھ) اور ابن تیمیہؒ اور ابن قیمؒ کی کتابوں کا تذکرہ آیا ہے، اور اس باب میں رد کیا گیا ہے۔
مأۃ مسائل اور مسائل اربعین پر بھی اعتراض کیا گیا ہے۔
ضخامت (۳۴۰) صفحات، ہر صفحہ میں (۱۵) سطریں، کتابت عمدہ، یہ مصنف کا

اصل نسخہ ہے، جس پر ان کی طرف سے کاٹ چھانٹ بھی ہے، اخیر میں مولانا خرم علی بلہوری (م ۱۲۹۶ھ) صاحب غایۃ الاوطار کی مشہور لمبی نظم، ہے

خدا فرما چکا قراں کے اندر ؛ ؛ ؛ مرے محتاج ہیں پیر و پیمبر

کا جواب بھی درج ہے، کتاب اپنے موضوع پر مصنف کے نقطۂ نظر سے مدلل و مکمل ہے، مولانا کے حالات کے لئے دیکھئے نزہتہ الخواطر ج ۷ ص ۵۱، اور مولانا خرم علی بلہوری کے حالات کے لئے دیکھئے نزہتہ الخواطر ج ۷ ص ۱۵۶۔

۸۲۶/۲۸ **ہدایۃ المبتدعین** ۹

یہ رسالہ مولانا سید عبد الباری سہسوانی (م ۱۳۰۲ھ) کا مرتب کردہ ہے یہ اصل میں ایک استفتار کا جواب ہے، جواب مولانا سید امیر احمد صاحب سہسوانی (م ۱۳۰۶ھ) مدرس اول مدرسہ عربی میرٹھ کا لکھا ہوا ہے، اس جواب میں تیجا، دسواں، فاتحہ، سبیل، عرس، اور مولود شریف کو بدعت اور ناجائز ثابت کیا گیا ہے، اس جواب پر علمائے دہلی کے بھی دستخط ہیں اور لوگوں کے ساتھ مولانا سید نذیر حسین اور مولانا احمد علی سہارنپوری کے دستخط بھی ہیں، مقدمہ کتاب میں محمد بن عبد الوہاب نجدی کی مدح و ستائش بھی ہے،

ضخامت (۱۳) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۳) سطریں، کتابت معمولی، سنہ کتابت درج نہیں، کاتب محمد ابراہیم کرنالی، مرتب کے حالات کے لئے دیکھئے حیات العلماء ص ۸، اور مجیب کے لئے ص ۵۔

متفرقات عربی

۸۲۷/۱ اتحاف لذوی الالباب

یہ کتاب رضی الدین بن محمد بن حیدر الحسینی الشافعی (م ۱۱۴۲ھ) کی تصنیف ہے اور خود ان کے ہی ہاتھ کی کتابت شدہ ہے، اس میں جن مقامات کی طرف اہل علم اپنے آپ کو منسوب کرتے ہیں، خواہ وہ شہر ہو یا دیہات، اس کا صحیح تلفظ بتایا گیا ہے یہ کتاب ۱۱۴۲ھ کی تصنیف شدہ اور مکتوبہ ہے۔

ضخامت (۱۱۳) اوراق، ہر صفحہ میں (۲۳) سطریں، کتابت صاف ستھری،

۸۲۸/۲ دلائل الخیرات

یہ ابو عبداللہ سلیمان بن ابی بکر کی تالیف ہے، صلوٰۃ وسلام کی مشہور کتاب ہے اس کا پورا نام یہ ہے "دلائل الخیرات وشوارق الانوار فی ذکر الصلوٰۃ علی النبی المختار" یہ کتاب صوفیاء کے یہاں عام طور سے متداول ہے، یہ قلمی نسخہ مولوی عماد الدین کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔

ضخامت (۸۹) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۱) سطریں، کتابت صاف ستھری، ۱۲۰۷ھ کی کتابت شدہ ہے۔

۸۲۹/۳ رؤس القواریر

مشہور مصنف ابن الجوزی (م ۵۹۷ھ) کی تصنیف ہے، کتاب چار ابواب پر مشتمل ہے (۱) پسندیدہ خطبات (۲) تصرف اللغۃ وموافقۃ القرآن (۳) علم حدیث و قرآن، (۴) مواعظ وقصص۔

ضخامت (۵۹) اوراق، ہر صفحہ میں (۲۳) سطریں، سنہ کتابت ۱۳۲۵ھ ابن الجوزی

کے حالات کے لئے دیکھئے مفتاح السعادۃ ج ۱ ص ۲۰۷ -

۸۳۰/۴ فالنامۂ غوثیہ

مصنف کا پتہ نہ چل سکا، اس میں فال دیکھنے کے مختلف طریقے بیان کئے گئے ہیں دائرہ شمسیہ اور دائرہ قمریہ کے نام سے دو دائرے بنے ہوئے ہیں، اور بھی نقش ہیں فال سے متعلق اس جلد میں اور بھی رسالے ہیں، کسی کی زبان عربی ہے اور کسی کی فارسی، یہ ایک ضخیم جلد ہے۔

۸۳۱/۵ مجموعہ رسائل حافظ سیوطیؒ

اس جلد میں چھوٹے بڑے (۲۲) رسائل ہیں، اور سب کے سب حافظ جلال الدین عبدالرحمٰن السیوطی (م ۹۱۱ھ) کے ہیں، شروع کتاب میں ان تمام کی فہرست موجود ہے، اور یہ تمام کے تمام قیمتی اور عمدہ مضامین پر مشتمل ہیں، ان کے ناموں کی تفصیل یہ ہے۔

(۱) حسن المقصد فی عمل المولد (۲) آیۃ الکبری فی شرح قصۃ الاسری (۳) طرح السقط ونظم اللقط (۴) شعلۃ نار السمیط، (۵) المحرر فی قولہ تعالیٰ لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر (۶) انباء الاذکیاء فی حیاۃ الانبیاء (۷) لبس المسلب فی الجواب عن ایراد الطلب (۸) تزیین الآرائک فی ارسال النبی الی الملائک (۹) تنویر الملک فی امکان رویۃ النبی و الملک (۱۰) کتاب التعظیم والمنۃ (۱۱) مسالک الحنفاء (۱۲) درجۃ فی آیاتہ الشریفہ، (۱۳) نشر العلمین (۱۴) الثغور الباسمہ (۱۵) العجاجہ (۱۶) احیاء المیت (۱۷) الاساس فی مناقب بنی العباس (۱۸) تنزیہ الانبیاء عن سفہ الاغبیاء (۱۹) قول الفصیح فی تعیین الذبیح (۲۰) کتاب الاعلام فی حکم عیسیٰ علیہ السلام (۲۱) دفع التعف فی اخوۃ یوسف علیہ السلام، (۲۲) الحبائک فی اخبار الملائک۔

ضخامت کئی سو اوراق، ہر صفحہ میں (۱۴) سطریں، کتابت صاف ستھری، سنہ کتابت (۱۲۹۹) ہجری، دو جلدوں میں مجلد کرائے گئے ہیں، سیوطی کے حالات کے لئے دیکھئے حسن المحاضرہ ص ۱۵۵ ج ۱، الضوء اللامع ص ۶۵ ج ۴ -

۸۳۲/۶ مجموعہ مکاتیب (اردو/فارسی)

اس مجموعہ میں امام الہند حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی (م ۱۱۷۶ھ)، شاہ اہل اللہ اور سراج الہند حضرت شاہ عبد العزیز دہلوی (م ۱۲۳۹ھ) کے مکتوبات ہیں، اور اس خاندان سے متعلق دوسرے علماء کے بھی، حضرت شاہ عبد العزیز کے وہ جوابات بھی ہیں جو آپ نے سوال کرنے والوں کے جواب میں تحریر فرمائے ہیں، آپ کے اشعار بھی ہیں ضخامت (۹۵) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۹) سطریں -

شاہ عبد العزیز صاحبؒ کی جو تقریر مولانا رشید الدین نے غالباً نقل کی ہے اس کی زبان فارسی ہے، بہر حال یہ قیمتی ذخیرہ ہے، جگہ جگہ سے کرم چشیدہ ہے، سنہ کتابت درج نہیں، شاہ ولی اللہ کے حالات کے لئے دیکھئے نزہۃ الخواطر ص ۳۹۷ ج ۶، شاہ اہل اللہ کے لئے ص ۱۲ ج ۶، اور شاہ عبد العزیز کے لئے ص ۲۶۸ ج ۷ -

۸۳۳/۷ یادداشت

یہ کسی اہل علم یا طالب العلم کی یادداشت ہے اس میں علمی کارآمد باتیں مختلف کتابوں سے نقل کی گئی ہیں، کچھ سادے اوراق ہیں، اور جگہ جگہ لکھے ہوئے، ضخامت (۲۴۰) اوراق، کس بزرگ کی یادداشت ہے، کہیں نام نظر سے نہیں گذرا،

(ریاضی عربی)

۸۳۴/۱ تحریر اقلیدس

یہ کتاب فن ریاضی میں محقق نصیر الدین طوسی (م ۶۷۲ھ) کی تصنیف ہے اقلیدس یونانی لفظ ہے، یہ ایک شخص کا نام تھا، لغت میں اس کے معنی کنجی کے آتے ہیں، گویا منشایہ ہے کہ یہ کتاب علم ہندسہ میں کنجی کی حیثیت رکھتی ہے، اس میں اس فن کے مختلف عنوان پر پندرہ مقالے ہیں، ضخامت (۱۰۹) اوراق، ہر صفحہ میں (۲۱) سطریں، کتابت صاف ستھری، مگر کرم چشیدہ ہے، سنہ کتابت درج نہیں، اس کا ایک ناقص نسخہ ۵ پر ہے، نصیر الدین طوسی کے حالات کے لئے دیکھئے مفتاح السعادۃ ص ۲۶۱ ج ۱، معجم المولفین ص ۲۰۷ ج ۱۱،

۸۳۵/۲ خلاصۃ الحساب

یہ بہاء الدین العاملی (م ۱۰۳۰ھ) کی تصنیف ہے، ۱۲۳۱ھ کی کتابت شدہ ہے ضخامت (۱۹) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۷) سطریں اور کتابت صاف ستھری، سنہ کتابت درج نہیں اس کا دوسرا نسخہ نمبر (۱) پر بھی ہے، اس کی کتابت پہلے سے بہتر ہے، اور اس میں دوسری کتابیں بھی سلی ہوئی ہیں، عاملی شیعہ تھے ان کے حالات کیلئے دیکھئے نجوم السماء ص ۲۶، و خلاصۃ الاثر ص ۴۴۰ ج ۳ -

۸۳۶/۳ رسالہ عدد ع.ی

اس کے مصنف کا نام معلوم نہ ہو سکا، اس لئے کہ یہ اول و آخر سے ناقص ہے ضخامت کوئی ستر اوراق، ہر صفحہ میں سترہ سطریں، کتابت صاف ستھری -

۸۳۶/۴ شرح خلاصۃ الحساب

عاملی کی کتاب خلاصۃ الحساب کی یہ شرح علامہ خلخالی (م ۱۰۳۳ھ) نے لکھی ہے، ضخامت پچاس اوراق، ہر صفحہ میں (۱۹) سطریں، کتابت صاف ستھری، سنہ کتابت درج نہیں اس کتاب کا دوسرا قلمی نسخہ ۳/ پر ہے، یہ نسخہ پہلے سے بہتر حالت میں ہے، یہ ۱۲۲۷ھ کا مکتوبہ ہے۔

۸۳۸/۵ شرح اقلیدس

اقلیدس فی اصول الہندسہ والحساب کی یہ شرح مولوی محمد برکت صاحب کی لکھی ہوئی ہے، شارح کے حالات معلوم نہیں ہو سکے، شارح نے یہ شرح ۱۱۵۱ھ میں لکھی ہے، اور زیر نظر نسخہ ۱۱۸۱ھ کا کتابت شدہ ہے۔

۸۳۹/۶ شرح النزہۃ

شیخ شہاب الدین احمد بن محمد الہائم نے نزہۃ الحساب کے نام سے ایک کتاب لکھی تھی جس میں حساب پر نئے انداز میں گفتگو کی تھی، زیر نظر نسخہ اس کی شرح ہے، یہ شرح شیخ شہاب الدین ابو العباس البیروتی الشافعی کے قلم سے ہے، شارح نے اس کے اخیر میں خاتمہ کے عنوان سے اضافہ کیا ہے، ضخامت کوئی سو اوراق، ہر صفحہ میں (۱۷) سطریں، کتابت بہتر، سنہ کتابت وغیرہ درج نہیں ہے۔

ریاضی فارسی

۸۴۰/۷ ترجمہ فارسی بیج گنت ہندی

"بیج گنت" نامی کتاب مشہور مصنف بھاسکراچارج لیلاوتی کی تصنیف ہے، اور ہندی زبان میں تھی، عطاء اللہ رشدی بن احمد معمار نادر نے عہد شاہجہانی ۱۰۴۴ھ میں اس کا فارسی زبان میں ترجمہ کیا، فن ریاضی میں یہ کتاب بڑی اہمیت رکھتی ہے۔

زیر نظر قلمی نسخہ اچھی حالت میں ہے، کتابت نفیس، کاغذ دیسی چکنا، ایک صفحہ میں گیارہ سطریں، ضخامت (۱۹۱) اوراق، یہ نسخہ قصبہ مجھ چھاؤنی ضلع فیض آباد میں نقل ہوا ہے، سنہ کتابت درج نہیں ہے۔

۸۴۱/۸ ترجمہ فارسی خلاصۃ الحساب

بہاء الدین العاملی (م ۱۰۳۰ھ) کی خلاصۃ الحساب مشہور کتاب ہے جو عربی زبان میں ہے، مولوی روشن علی صاحب جونپوری نے اسے فارسی میں منتقل کیا ہے، اور بڑے اچھے انداز میں کیا ہے، مسئلہ کی مختصر تشریح بھی کی ہے، اس کی ضخامت کوئی (۲۰۰) صفحات، ایک صفحہ میں عموماً (۱۵) سطریں، کتابت عمدہ روشن، کاتب کا نام شیخ عوض علی، یہ نسخہ ۱۲۰۳ھ کا کتابت شدہ ہے، عاملی کے حالات کے لئے دیکھئے خلاصۃ الاثر ۳/۴۴۰، نجوم السماء ص ۳۶۔

اس کتاب کا دوسرا نسخہ ۲/ پر ہے، اس کی ضخامت بھی تقریباً سو اوراق ہے، یہ سولہ سطری ہے، اور ۱۲۲۶ھ کی کتابت شدہ ہے، مگر اس کے مترجم کوئی دوسرے صاحب ہیں، پہلے اور اس ترجمہ میں نمایاں فرق ہے، پہلے میں بقدر ضرورت تشریح بھی ہے، یہ صرف بامحاورہ ترجمہ ہے، مترجم کا نام نہیں مل سکا۔

۸۴۲/۹ ترجمہ فارسی لیلاوتی عط

حکیم بھاسکرا چارج نے "لیلاوتی" کے نام سے ہندی زبان میں علم حساب و مساحت کے اندر ایک عمدہ کتاب تصنیف کی تھی، لیلاوتی دراصل بھاسکرا چارج کی لخت جگر (دختر) کا نام تھا، اسی کے نام پر انھوں نے اپنی اس کتاب کا نام رکھا تاکہ اس کا نام روشن رہے۔

مغل حکمراں اکبر شاہ (م ۱۰۱۴ھ) کے مشہور درباری شاعر اور عالم فیضی (م ۱۰۰۴ھ) نے اکبر شاہ کے حکم سے اسے فارسی میں منتقل کیا ہے، زیر نظر نسخہ عمدہ ہے کتابت نفیس، ضخامت (۱۲۱) صفحات، ہر صفحہ میں (۱۶) سطریں، کاتب محمد شفیع گنگوہی، سنہ کتابت ۱۲۶۰ھ،

حکیم بھاسکر اور لیلاوتی پر فیضی نے اس کتاب کے مقدمہ میں روشنی ڈالی ہے، کہ بھاسکر دکن کے بدر نامی شہر کا باشندہ تھا، اور انھوں نے یہ کتاب ۹۹۵ھ میں لکھی تھی، تفصیل وہاں دیکھی جائے، فیضی کے حالات کیلئے دیکھئے ابجد العلوم ص ۸۹۷، سبحۃ المرجان ص ۵۷ اور تذکرہ علماء ہند ص ۱۷۷، نزہۃ الخواطر ج ۵ ص ۳۶،

۸۴۳/۱۰ درۃ التاج ع۳

درۃ التاج کی یہ چوتھی جلد ہے، جس میں علم ریاضی سے بحث کی گئی ہے، اس کے مصنف قطب الدین شیرازی (م ۷۱۰ھ) ہیں، کتاب بڑے سائز کے (۱۷۹) اوراق میں پھیلی ہوئی ہے، کتابت عمدہ، ہر صفحہ میں (۳۱) سطریں، سنہ کتابت درج نہیں ہے، علامہ شیرازی کے حالات کے لئے دیکھئے مفتاح السعادۃ ج ۱ ص ۱۶۴، معجم المولفین ج ۱۲ ص ۲۰۲،

طبِ عربی

ابرقوہی

۸۴۴/۱ — ۳۵

یہ شیخ محمد بن اسحٰق الابرقوہی (م ۷۵۱ھ) کی تصنیف ہے، اس کے (۲۰۳) اوراق اور ہر صفحہ میں (۲۹) سطریں ہیں، کتابت عمدہ، اس کے اخیر میں ایک رسالہ "ماکول و مشروب یوسفی" منظوم لگا ہوا ہے، جس مخطوطہ سے زیر نظر نسخہ نقل کیا گیا ہے وہ ۱۱۹۰ھ کا مکتوبہ تھا اور اس کی کتابت ۱۲۸۰ھ میں ہوئی ہے، مصنف کے حالات کیلئے دیکھئے معجم المولفین ج۹ ص۴۲،

الارجوزۃ السینائیہ

۸۴۵/۲ — ۵۹

زیر نظر کتاب بوعلی سینا (م ۴۲۸ھ) کی طرف منسوب ہے، اور پوری کتاب نظم میں لکھی گئی ہے، ابتدائی اوراق غائب ہیں، کتابت دیدہ زیب اور جاذب نظر ہے، جدولیں رنگین اور عمدہ ہیں، عنوانات پوری کتاب میں سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں، اوراق (۶۸) ہر صفحہ میں (۱۱) سطریں، یہ نسخہ ۱۲۰۳ھ کا لکھا ہوا ہے، بوعلی سینا کے حالات کے لئے دیکھئے عیون الانباء ج۲ ص۲، تاریخ الاطباء ص۱۷۹، حکمائے اسلام ج۱ ص۳۰۸،

اصول التراکیب

۸۴۶/۳ — ۲۵

زیر نظر کتاب محمد بن الخجندی کی تصنیف ہے، اس میں دواسازی کے اصول بیان کئے گئے ہیں، یہ کتاب بڑے سائز کے بیس اوراق میں پھیلی ہوئی ہے، ہر صفحہ میں (۲۱) سطریں ہیں، کتابت صاف ستھری، محمد بن الخجندی (م ۵۵۲ھ) کیلئے دیکھئے معجم المولفین ج۱۰ ص۱۹۲۔

اقسرائی المسمی بحل الموجز

۸۴۷/۴ — ۸۵ و ۸۶

علم طب میں ابوالحرم القرشی المعروف بابن النفیس (م ۶۸۷ھ) کی کتاب

"موجز القانون" ایک عمدہ کتاب ہے، اور مفید شمار ہوتی ہے، جامعیت میں شہرت رکھتی ہے، اس کی شرح بہت سے اطباء نے لکھی ہے، ان شرحوں میں ایک شرح شیخ جمال الاقسرائی (م ۷۷۶ھ) کی بھی ہے، زیر نظر اسی کا قلمی نسخہ ہے، یہ متعدد بار چھپ بھی چکی ہے، یہ قلمی نسخہ دو جلدوں میں مجلد ہے، بٹر پیپر کے ذریعہ اس کے بقاء و تحفظ کی سعی کی گئی ہے، ضخامت (۳۲۵) اوراق، ہر صفحہ میں (۲۳) سطریں، کتابت صاف ستھری، تقطیع بڑی یہ نسخہ ۱۲۳۴ھ کا لکھا ہوا ہے۔ اقسرائی کے حالات کے لئے دیکھئے معجم المولفین ج۱۱ ص۱۹۲،

اس کا دوسرا نسخہ ۸۶ پر ہے، اس کی تقطیع اوسط ہے، ضخامت (۲۹۶) اوراق، ہر صفحہ میں (۲۳) سطریں، کتابت عمدہ، یہ ۱۲۸۰ھ کا مکتوبہ ہے۔

برء الساعۃ

۸۴۸/۵ — ۶۲

زیر نظر رسالہ مشہور طبیب حاذق ابوبکر محمد بن زکریا الرازی (م ۳۱۱ھ) کا تصنیف کردہ ہے، یہ رسالہ انھوں نے وزیر ابوالقاسم بن عبداللہ الفخری کی فرمائش پر لکھا ہے، اس کتاب میں سر سے قدم تک کی علتیں بیان کی گئی ہیں، اور جو علتیں ایک ساعت میں ختم ہو سکتی ہیں، ان کا تذکرہ کیا ہے، پوری کتاب میں (۲۳) ابواب ہیں، ضخامت صرف چار اوراق، اور ہر صفحہ میں (۱۸) سطریں، کتابت عمدہ، سنہ کتابت ۱۱۶۰ھ ہے، ابوبکر کے حالات کے لئے دیکھئے عیون الانباء فی طبقات الاطباء ج۱ ص۳۰۹، حکمائے اسلام ج۱ ص۱۶۲،

تبصرۃ الاطباء

۸۴۹/۶ — ۴۲

یہ کتاب حکیم مرزا محمد علی کی تصنیف ہے، اس میں اطباء کے اقوال نقل کر کے انکی تشریح اور وضاحت کی گئی ہے، امراض اور اسباب امراض پر عمدہ کتاب ہے، ضخامت (۲۲۸) صفحات، ہر صفحہ میں (۱۳) سطریں، کتابت عمدہ بہتر، زیر نظر نسخہ ۱۲۶۳ھ کا نقل کردہ ہے۔

۸۵۰/۷ تحریم الدفن ۶۴

حکیم جالینوس المتولد ۳۰۹ء اس کے مصنف بتائے جاتے ہیں، ان کا بیان ہے کہ میں نے اپنی یہ کتاب چار مقالوں سے مرتب کی ہے، پہلے مقالہ میں ان کا تذکرہ کیا ہے جن کو بیہوشی کی وجہ سے دفن کر دیا جاتا ہے حالانکہ وہ زندہ ہوتے ہیں، دوسرے مقالہ میں ان لوگوں کا تذکرہ ہے جن کو وجع القلب کی وجہ سے مردہ سمجھ کر دفن کر دیا جاتا ہے حالانکہ وہ زندہ ہوتے ہیں، تیسرے مقالہ میں ان لوگوں کا بیان ہے جن پر علم مفرط یا خوشی وافر کی وجہ سے موت طاری ہو جاتی ہے حالانکہ وہ زندہ ہوتے ہیں مرتے نہیں، اور چوتھے مقالہ میں ان لوگوں کا ذکر ہے جن پر زہریلی دواؤں کی وجہ سے موت کا یقین ہو جاتا ہے حالانکہ وہ زندہ ہوتے ہیں، ان چاروں امراض کے اثرات اور ان کا علاج اس میں بیان کیا گیا ہے، یہ چھوٹے سائز کے صرف چھ اوراق پر مشتمل ہے اور اس کے ہر صفحہ میں (۱۸) سطریں ہیں، کتابت بہتر، ساتھ کے رسالہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۱۶۰ھ کا مکتوبہ ہے، جالینوس کے حالات کے لئے دیکھئے عیون الانباء ص۷۱ ج۱، تاریخ الاطباء ص۴۲۶۔

۸۵۱/۸ تذکرۃ العلاج اول وثانی ۵۸ و ۵۹

یہ نواب علوی خاں (م ۱۱۶۰ھ) کی تصنیف ہے فن طب میں کارآمد اور عمدہ کتاب ہے، اس میں تمام امراض اور ان کا علاج تفصیل سے درج ہے، پہلی جلد کے اوراق (۱۶۸) اور دوسری کے (۱۶۶) گویا پوری کتاب (۳۳۴) اوراق میں پھیلی ہوئی ہے، سائز بڑا، ہر صفحہ میں (۲۱) سطریں، کتابت صاف ستھری، سنہ کتابت درج نہیں ہے، اس نسخہ پر محمد شاہ بادشاہ کی مہر لگی ہوئی ہے، جس میں ۱۱۳۳ھ کندہ ہے، نواب علوی کے حالات کے لئے دیکھئے، تذکرہ علمائے ہند ص۱۵۰، نزہۃ الخواطر ج۶ ص۳۶۴،

۸۵۲/۹ تنبیہ المجانین فی رد جراحۃ المعاندین ۳۴

حکیم ارشد خاں (م ۱۲۳۰ھ) جو حکیم شفائی کے نام سے مشہور تھے انھوں نے ایک کتاب جراحۃ المعاندین کے نام سے لکھی تھی، تنبیہ المجانین نامی کتاب میں مذکور کتاب پر نقد و تبصرہ کیا گیا ہے، تنبیہ المجانین کے مصنف کا پتہ نہیں چل سکا، اس کی ضخامت (۷۰) صفحات اور ہر صفحہ میں (۱۷) سطریں، اس کے ساتھ ایک اور کتاب ہے جس میں ہر طرح کے فوائد بیان کئے گئے ہیں، کتابت صاف ستھری، سنہ کتابت درج نہیں ہے۔ حکیم ارشد کے حالات کیلئے دیکھئے نزہۃ الخواطر ج۷ ص۴۳،

۸۵۳/۱۰ تدبیر الاستفراغ ۶۴

استفراغ فن طب میں کافی اہمیت رکھتا ہے، زیر نظر کتاب میں محمد باقر بن محمود الطبیب نے استفراغ، شرائط استفراغ اس کی دواؤں کا مع اوزان تذکرہ کیا ہے، اس کی ضخامت کوئی (۳۵) اوراق ہے، اخیر سے ناقص ہے، ہر صفحہ میں (۱۷) سطریں ہیں، کتابت صاف ستھری۔

۸۵۴/۱۱ جامع اللطافت ۵۲

یہ حکیم خدا یار خاں (م ـــــھ) کی تصنیف ہے، اس میں انھوں نے امراض اور علاج سے بحث کی ہے، اور مجرب دوائیں تجویز کی ہیں، مقدمہ میں مصنف نے بتایا ہے کہ مجھے علم طب سے کس طرح مناسبت پیدا ہوئی، ضخامت سو اوراق، ہر صفحہ میں (۱۸) سطریں، یہ نسخہ ۱۱۶۹ھ کا لکھا ہوا ہے، مصنف کا حال نہیں مل سکا۔

۸۵۵/۱۲ جواہر الاسرار فی معارف الاحجار ۵۴

اس کے مصنف کا نام نہیں مل سکا، ضخامت (۸۷) اوراق، ۱۲۹۵ھ کی مکتوبہ ہے کتابت صاف ستھری، صاحب کشف الظنون نے بھی کوئی نام نہیں لکھا ہے، دیکھئے ج۲ ص۱۶۰۴

حاشیہ نفیسی (حکیم شریف)

۸۵۶/۱۳ ۳۹

موجز القانون، نامی کتاب کی ایک شرح "شرح نفیسی" کے نام سے موسوم ہے جو ۸۴۱ھ کی تصنیف ہے، اس پر بہت سے اطباء نے حواشی لکھے ہیں، زیر نظر حاشیہ دہلی کے مشہور طبیب حکیم شریف خاں دہلوی (م ۱۲۳۱ھ) کا تصنیف کردہ ہے اور "الفوائد الشریفیہ" کے نام سے موسوم ہے، ضخامت (۸۰) اوراق، ہر صفحہ میں (۲۳) سطریں کتابت عمدہ، اخیر سے ناقص ہے، حکیم شریف خاں کے حالات کے لئے دیکھئے تذکرہ علماء ہند ص۸۵، نزہتہ الخواطر ج۷ ص۲۱۰، آثار الصنادید ص۳۷ ج۲ -

حاشیہ نفیسی (حکیم ہاشم حسینی)

۸۵۷/۱۴ ۲

شرح نفیسی کا یہ دوسرا قلمی حاشیہ حکیم محمد ہاشم بن امیر قاسم الحسینی (م ۱۰۶۱ھ) کے قلم سے ہے، محشی نے پہلے شرح نفیسی کی تعریف کی ہے اور علم طب میں اس کی اہمیت جتائی ہے، یہ حاشیہ کافی ضخیم ہے، کتابت اچھی ہے، سنہ کتابت ۱۲۴۳ھ ہے، حالات کیلئے دیکھئے نزہتہ الخواطر ج۵ ص۳۵۵،

حاشیہ نفیسی (ہاشم دہلوی)

۸۵۸/۱۵ ۵

یہ تیسرا حاشیہ محمد ہاشم بن حکیم محمد حسن بن محمد افضل دہلوی کا لکھا ہوا ہے، محشی نے زیر حاشیہ اپنے پڑھنے کے زمانہ میں ۱۲۸۵ھ میں لکھا ہے، سنہ کتابت درج نہیں ہے اس جلد میں طب کی ایک اور کتاب لگی ہوئی ہے، محشی کے حالات کے لئے دیکھئے نزہتہ الخواطر ج۷ ص۵۱۳ -

حاشیہ اقسرائی

۸۵۹/۱۶ ۶۹

موجز القانون نامی کتاب کی شرح اقسرائی ایک مشہور شرح ہے اس پر یہ حاشیہ جو سلطان محمد بن فخر الدین کا تصنیف کردہ ہے، محشی نے حاشیہ میں تمام مشکلات کو کھول کر رکھ دیا ہے ضخامت (۸۵) اوراق، ہر صفحہ میں (۲۱) سطریں، کتابت صاف ستھری، سنہ کتابت درج نہیں، کیونکہ اخیر سے ناقص ہے -

الحاوی فی علم التداوی

۸۶۰/۱۷ ۶۶

یہ فن طب کی ایک بلند پایہ کتاب ہے، اس کے مصنف شیخ نجم الدین محمود بن الیاس الشیرازی (م ۷۳۰ھ) ہیں، اس میں بیماریوں اوران کے علاج کا سیر حاصل بیان ہے، پوری کتاب پانچ مقالوں پر مشتمل ہے، اور ہر مقالہ میں متعدد ابواب ہیں، یہ نسخہ اخیر سے ناقص ہے، ضخامت (۲۹۲) اوراق، ہر صفحہ میں (۲۵) سطریں، کتابت صاف ستھری یہ نسخہ ۹۵۶ھ کا کتابت شدہ ہے، مصنف کے حالات کیلئے دیکھئے معجم المولفین ج۱۲ ص۱۵۳،

حل الموجز

۸۶۱/۱۸ ۸۸

القانون فی الطب کے نام سے شیخ ابو علی سینا (م ۴۲۸ھ) نے فن طب میں ایک جامع کتاب تصنیف کی، اس کا اختصار ابن نفیس علاء الدین علی بن الحزم القرشی (م ۶۸۷ھ) نے موجز القانون کے نام سے کیا اور اس قانون فی الطب کی شرح بھی لکھی، قرشی کی موجز القانون بہت پسند کی گئی، اور اس کی بہت سے اطباء نے عمدہ شرحیں لکھیں، ان میں سے ایک شرح جمال الدین محمد بن محمد الاقسرائی (م ۷۷۹ھ) نے بھی لکھی، اور اس کا نام حل الموجز رکھا، یہ کتاب بھی مقبول عام وخاص ہوئی -

زیر نظر نسخہ قلمی کی ضخامت (۳۸۵) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۴) سطریں، کتابت عمدہ، کاتب فضل الدین، یہ ۱۲۴۳ھ کا مکتوب ہے، ابو علی سینا کے حالات کیلئے دیکھئے عیون الانبا فی طبقات الاطباء ص ۲ ج ۲، شذرات الذہب ص ۲۳۴ ج ۳، اور قرشی کے حالات کے لئے شذرات الذہب ص ۴۰۱ ج ۵ اور اقسرائی کے حالات کے لئے دیکھئے، معجم المولفین ص ۱۹۲ ج ۱۱،

اس کا دوسرا نسخہ نمبر ۳۵ پر ہے، اس پر جگہ جگہ حواشی بھی چڑھے ہوئے ہیں ضخامت (۸۷) اوراق، ہر صفحہ میں (۲۷) سطریں، سنہ کتابت درج نہیں، یہ نسخہ اخیر سے ناقص ہے، اس پر مولانا وکیل احمد سکندر پوری کی مہر لگی ہوئی ہے۔

الذخیرۃ فی المعالجات

۸۶۲/۱۹ — ۳۷

ثابت بن قرۃ الحرانی (م ۲۸۸ھ) کی تصنیف ہے، علم طب سے متعلق تمام چیزوں کو اکتیس مقالات میں جمع کر دینے کی مصنف نے سعی کی ہے، اور ہر مقالہ کا عنوان الگ تجویز کیا ہے، کتاب اپنے موضوع میں کامیاب ہے، اور تمام امراض اور ان کا علاج اس میں آگیا ہے، مصنف مذہباً صابی تھے اور اپنے دور کے نامور طبیب، کامیاب مصنف، ضخامت (۲۰۳) صفحات، ہر صفحہ میں (۱۵) سطریں ہیں، کاتب کا نام میر حسن ہے، ۱۳۱۸ھ کی کتابت شدہ ہے، مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے عیون الانبا فی طبقات الاطباء ص ۲۱۵ ج ۱، تاریخ الطباء ص ۹۱، معجم المولفین ص ۱۰۱ ج ۳،

ذخیرۂ عطار و قرابادین

۸۶۳/۲۰ — ۴۶

یہ ایک ضخیم کتاب ہے، اس کے ابتدائی حصہ کی زبان عربی ہے اور بقیہ کی فارسی مصنف کا نام درج نہیں ہے، مفرد دواؤں کی پوری تفصیل دی ہے، ضخامت (۱۲۹) اوراق، کتابت صاف ستھری، کاغذ دیسی ساخت، سنہ کتابت درج نہیں ہے۔

شرح الاسباب و العلامات

۸۶۴/۲۱ — ۴۸

بقراط (قبل مسیح ۴۵۳) مشہور حکیم گذرا ہے، اس نے طب میں جو کچھ لکھا تھا، لوگوں کا بیان ہے کہ اس کا عطر اس کے رسالہ "فصول بقراط" میں آگیا ہے، یہ مختصر ہونے کے باوجود بہت جامع ہے، اور فن طب میں سب سے عمدہ کتاب تسلیم کی گئی ہے، اس کی ایک شرح تو شیخ ابو علی سینا کے شاگرد شیخ ابو القاسم عبدالرحمٰن بن علی بن ابی صادق (م ۴۷۰ھ) نے شرح فصول بقراط کے نام سے لکھی ہے، اور اس کی دوسری شرح نفیس بن عوض الکرمانی (م ۸۵۳ھ) نے لکھی، جن کو شروع جوانی سے علاج و معالجہ سے خاصی دلچسپی تھی، ان کا بیان ہے کہ چونکہ اس مختصر کتاب میں اسباب و علامات کا بیان عمدہ ہے، اس لئے میں نے اسے شرح کے لئے پسند کیا، اور اسے سلطان الغ بیگ کی طرف منسوب کیا، ضخامت (۳۴۲) اوراق، ہر صفحہ میں (۲۷) سطریں، کتابت صاف ستھری، کاتب محمد علی کیرانوی، یہ نسخہ ۱۲۴۶ھ کا کتابت شدہ ہے۔

اس کتاب کا دوسرا نسخہ نمبر ۷ پر ہے، یہ اخیر سے ناقص ہے، کرمانی کے حالات کے لئے دیکھئے الاعلام ص ۱۶ ج ۹، معجم المولفین ص ۱۴۴ ج ۱۳،

شرح ایلاقی

۸۶۵/۲۲ — ۴۹

محمد ایلاقی نے ایک کتاب فن طب میں لکھی تھی وہ محمد آملی کو بہت پسند آئی چنانچہ انھوں نے اس کی یہ شرح لکھی ہے جو فن طب میں عمدہ کتاب ہے ضخامت (۳۰۳) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۸) سطریں، سنہ کتابت درج نہیں ہے، اس پر حکیم مظفر لکھنوی کے دستخط ہیں، جلوس شاہ عالم کا سنہ بھی لکھا ہوا ہے، اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ قدیم کتابت شدہ ہے، محمد ایلاقی (م بعد ۵۳۶ھ) کے حالات کے لئے دیکھئے معجم المولفین ص ۲ ج ۹۔

۸۶۶/۲۳ شرح فصول بقراط لابن ابی صادق نیشاپوری (م ۴۶۰ھ) ۵۷

بقراط (م ۳۵۵ قبل مسیح) کا رسالہ "فصول بقراط" بہت مشہور ہے، اس رسالہ میں سات مقالے ہیں، اور ہر مقالہ بیس پچیس فصول پر مشتمل ہے، اور ہر فصل میں علیحدہ علیحدہ بیماریوں ان کے علاج اور دواؤں کا تذکرہ ہے، پورا فن طب اس میں آگیا ہے، اس کی یہ شرح ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن علی بن ابی صادق نیشاپوری (م ۴۶۰ھ) نے لکھی ہے جو فن میں بڑی مہارت رکھتے تھے۔ اور بقراط ثانی کے نام سے یاد کئے جاتے تھے، اور کہا جاتا ہے کہ انھیں بوعلی سینا کی شاگردی کا شرف حاصل تھا،

زیر نظر قلمی نسخہ ۷۵۵ھ کا کتابت شدہ ہے، ضخامت (۱۱۲) اوراق، ہر صفحہ میں (۲۵) سطریں، کتابت معمولی، شارح کے حالات کے لئے دیکھئے عیون الانباء فی طبقات الاطباء ص ۲۲/۲، الاعلام ص ۹۸/۴، اور بقراط کے حالات کے لئے دیکھئے عیون الانباء ص ۳۴/۱ ۔

اس شرح فصول بقراط کا دوسرا نسخہ ۲۶ پر ہے، ضخامت (۱۱۴) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۹) سطریں، کتابت عمدہ، اخیر سے ناقص ہے۔

۸۶۶/۲۴ شرح فصول بقراط للقرشی ۵۹

فصول بقراط کی ایک شرح علاء الدین بن نفیس ابوالحزم قرشی (م ۶۸۷ھ) نے بھی لکھی ہے، شرح قرشی کا یہ قلمی نسخہ اس طرح لکھا ہوا ہے کہ "قال البقراط" سرخ روشنائی سے لکھ کر متن درج کیا ہے پھر سرخ روشنائی سے "الشرح" لکھ کر قرشی نے جو کچھ لکھا ہے وہ درج کیا ہے، اس کی ضخامت (۴۹) اوراق، ہر صفحہ میں (۲۵) سطریں، کتابت صاف ستھری، سنہ کتابت درج نہیں، مگر اندازہ ہے کہ قدیم کتابت شدہ ہے، قرشی کے حالات کے لئے دیکھئے شذرات الذہب ص ۴۰۱/۵ ۔

۸۶۸/۲۵ شرح فصول بقراط جالینوس ۵۸

یہ رسالہ فصول بقراط کی یہ تیسری شرح ہے جو حکیم جالینوس المتولد ۱۹۵ء کی طرف منسوب ہے، یہ شرح بڑے سائز کے (۲۰۰) اوراق میں پھیلی ہوئی ہے، کتابت عمدہ، ہر صفحہ میں (۱۹) سطریں، سنہ کتابت درج نہیں ہے، جالینوس کے حالات کے لئے دیکھئے عیون الانباء ص ۷۱/۱ ۔

۸۶۹/۲۶ شرح القانون فی الطب ۳

شیخ ابو علی سینا (م ۴۲۸ھ) کی "کتاب القانون فی الطب" کافی مشہور و مقبول کتاب ہے، اس کی بہت سے لوگوں نے شرحیں لکھی ہیں، اور بعض نے اختصار بھی کیا ہے اور شرح بھی لکھی ہے، چنانچہ اس قانون فی الطب کی ایک شرح سدید الدین گازرونی (م بعد ۷۴۵ھ) نے لکھی ہے، جس کا نام بقول صاحب کشف الظنون انھوں نے "توضیحات القانون" رکھا اور اس کی تصنیف سے انھوں نے ۷۴۵ھ میں فراغت حاصل کی، یہ قلمی جلد (۶۲۳) صفحات پر مشتمل ہے، اور یہ اس کی پہلی اور ادھوری جلد ہے، ہر صفحہ میں (۱۹) سطریں ہیں، سنہ کتابت درج نہیں ہے، شارح کے حالات کیلئے دیکھئے معجم المولفین ص ۲۰۷/۴،

اس کتاب کا دوسرا نسخہ نمبر (۵) پر ہے، اس کی ضخامت (۲۰۴) اوراق، ہر صفحہ میں (۳۱) سطریں۔

۸۷۰/۲۷ شرح القانون ۸۰

یہ شیخ بوعلی سینا (م ۴۲۸ھ) کی مشہور کتاب القانون کی "کتاب رابع" کی شرح ہے شارح کا نام درج نہیں ہے، ضخامت کوئی ڈھائی سو اوراق، ہر صفحہ میں (۲۹) سطریں ہیں کتابت

صاف ستھری، سنہ کتابت درج نہیں۔

۸۴/۲۸ شرح القانون المعروف بشرح جدید ۱۰ و ۱۱

یہ بھی بو علی سینا کی کتاب القانون کی شرح ہے، اور اس کے شارح محمود بن مسعود ابن محمود بن محمد ہیں، اخیر میں مصنف نے لکھا ہے کہ یہ شرح میں نے ۹۷۳ھ میں لکھی ہے یہ دو جلدوں میں مجلد کرائی گئی ہے، کاغذ نگین، ضخامت ہر جلد کی کوئی دو دو سو اوراق، ہر صفحہ میں (۲۱) سطریں، سنہ کتابت درج نہیں ہے، اور دوسری جلد پر فراغت کی تاریخ ۶/ محرم ۹۷۴ھ درج ہے۔

۸۶۲/۲۹ شرح القانون للجیلانی ۲۱ و ۲۲

اس نام سے دو جلدوں میں یہ کتاب ہے، دونوں کی مجموعی ضخامت (۱۸۴) اوراق ہر صفحہ میں (۲۹) سطریں، کتابت صاف ستھری، قانون فی الطب مصنفہ شیخ بو علی سینا (م ۴۲۸ھ) کی حکیم جیلانی نے یہ شرح لکھی ہے۔

اس کی ایک جلد ۲۳ پر ہے، یہ قانون کتاب خامس کی شرح ہے، ضخامت (۵۳) اوراق، حکیم علی جیلانی کے حالات کے لئے دیکھئے معجم المولفین ۷/۱۰۲،

نمبر ۲۳ پر شرح جیلانی کی تیسری جلد ہے جو کتاب ثالث کی شرح ہے، ضخامت (۲۹۳) اوراق، ہر صفحہ میں (۲۲) سطریں، سنہ کتابت درج نہیں۔

۸۶۳/۳۰ شرح القرشی کتاب اول ۳۶

بو علی سینا (م ۴۲۸ھ) کی مشہور و مقبول کتاب القانون کی شرح ہے جس کے مصنف علاء الدین علی بن الحزم القرشی (م ۶۸۷ھ) ہیں، مقدمہ میں شارح نے لکھا ہے کہ

میرا ارادہ ہے کہ قانون کی عمدہ تشریح اور توضیح کروں، یہ چھوٹے سائز پر ہے، کتابت باریک خط ہے، کاغذ نگین، کتابت عمدہ، اس میں کتاب سے لے کر کتاب ثالث تک شرح آگئی ہے، اس پر مولانا مظفر حسین اور مولانا وکیل احمد سکندر پوری کے دستخط اور ان کی مہریں لگی ہوئی ہیں، قرشی کیلئے دیکھئے الاعلام ج۵، شذرات الذہب ج۵، معجم المولفین ج۷

۸۶۴/۳۱ شرح القرشی (کتاب ثانی) ۱۲

قانون شیخ بو علی سینا (م ۴۲۸ھ) کی یہ شرح ابن النفیس علاء الدین علی بن الحزم القرشی (م ۶۸۷ھ) کی تصنیف کردہ ہے، یہ کتاب ثانی والا حصہ ہے، ضخامت (۱۵۰) اوراق، ہر صفحہ میں (۲۱) سطریں، اس کا دوسرا حصہ کتاب ثالث کی شرح ہے جو (۱۴۸) اوراق پر پھیلی ہوئی ہے، علامہ قرشی کے حالات کے لئے دیکھئے الاعلام ج۵، معجم المولفین ج۷،

۸۶۵/۳۲ شرح القرشی (کتاب ثالث و رابع) ۱۳ و ۱۴

یہ شرح القرشی کی تیسری اور چوتھی جلد ہے، ان میں سے تیسری جلد کی ضخامت (۱۹۴) اوراق، اور ہر صفحہ میں (۲۱) سطریں، اور چوتھی کی ضخامت (۲۰۱) اوراق، اور ہر صفحہ میں (۲۳) سطریں، کتابت عمدہ اور بہتر ہے، سنہ کتابت درج نہیں ہے، علامہ قرشی کے حالات کے لئے دیکھئے مفتاح السعادۃ ص۔۔۔، الاعلام ج۵، معجم المولفین ج۷،

۸۶۶/۳۳ شرح القرشی (ثالث) ۱۹

قانون شیخ کی یہ کتاب ثالث کی شرح ہے، اس کی ضخامت (۲۱۳) اوراق، کتابت صاف ستھری، سنہ کتابت درج نہیں ہے، کتابت یکساں اور ہموار نہیں ہے۔

❖ ❖ ❖

شرح القرشی

۸۷۷/۳۴ ۹

یہ بھی علامہ قرشی کی شرح القانون کی ایک جلد ہے، اس کی ضخامت (۲۸۱) اوراق ہر صفحہ میں (۲۱) سطریں، کتابت صاف ستھری، سنہ کتابت درج نہیں ہے۔

شرح کلیات القانون المسمی بالتحفۃ السعدیہ

۸۷۸/۳۵

شیخ ابو علی سینا (م ۴۲۸ھ) کی کتاب القانون فی الطب، طب میں بنیادی حیثیت رکھتی ہے، اور یہی وجہ ہے کہ علماء طب نے اس کتاب کی شرح و تلخیص کی طرف کافی توجہ دی ہے اور اس کے مسائل کو حل کرنے کی سعی فرمائی ہے، قطب الدین الشیرازی (م ۷۱۰ھ) جو زیر نظر شرح کے مصنف ہیں، ان سے پہلے بارہ نامور علماء طب اس کی شرح لکھ چکے تھے جس کا تذکرہ خود قطب الدین شیرازی نے اس شرح کے دیباچہ میں کیا ہے، مگر انھوں نے محسوس کیا کہ پھر بھی اس کی شرح کی ضرورت باقی ہے، جس میں جامعیت کی شان ہو، اور کتاب القانون کو پورے طور پر حل کرتی ہو، اس لئے علامہ شیرازی موصوف نے ان تمام شروح کو سامنے رکھا، اور علماء طب سے مل کر مسائل پر بحث کی، پھر یہ شرح لکھنا شروع کی، یہ لکھتے ہیں کہ شرح لکھنے کی ابتداء میں نے ۶۸۲ھ میں کی، اور جس قدر مجھ سے محنت ہو سکتی تھی میں نے اس پر صرف کی، اپنی کد و کاوش کی حد تک کچھ اٹھا نہیں رکھا، اور مسلسل کئی سالوں کی محنت کے بعد اس کی تکمیل ہوئی، شارح موصوف نے لکھا ہے کہ علمائے عصر نے اسے پسند کیا۔

اس شرح کا یہ مکمل نسخہ ہے جو دو جلد میں مجلد ہے، دونوں کی مجموعی ضخامت (۴۲۵) اوراق، ہر صفحہ میں (۴۱) سطریں، خط باریک، کتابت صاف ستھری، اخیر میں درج ہے کہ شارح نے اس کی شرح سے فراغت ۷۰۴ھ میں حاصل کی، جو شارح کا سنہ وفات

بھی ہے، سنہ کتابت درج نہیں ہے، لیکن اندازہ یہ ہے کہ یہ کئی سو سال پہلے کی کتابت شدہ ہے، قطب الدین شیرازی کے حالات کے لئے دیکھئے "الاعلام" ص ۷۵/۸، معجم المؤلفین ص ۲۰۲/۱۲۔

شرح کلیات القانون (اول)

۸۷۹/۳۶ ۱۷

یہ شرح شیرازی کا دوسرا قلمی نسخہ ہے، جس کا تعارف اوپر ہو چکا، یہ پہلی جلد ہے جو لمبی تقطیع پر ہے، اور شاہی کتب خانہ میں رہ چکی ہے، اس کے شروع میں کئی مہریں لگی ہوئی ہیں، ضخامت (۱۷۷) اوراق، ہر صفحہ میں باریک (۵۷) سطریں، اس پر جگہ جگہ حواشی بھی چڑھے ہوئے ہیں، نمبر (۲۰) پر اس کی دوسری جلد ہے، اس کی ضخامت (۲۱۲) اوراق اور ہر صفحہ (۳۰) سطریں، سنہ کتابت درج نہیں ہے۔

شرح کلیات القانون (رابع)

۸۸۰/۳۷ ۲۷

یہ شرح شیرازی کی چوتھی جلد ہے، اس کے (۱۳۶) اوراق، ہر صفحہ میں (۲۱) سطریں کاغذ دیسی، سنہ کتابت درج نہیں، اس کی پانچویں جلد نمبر (۲۸) پر ہے، اسکی ضخامت (۲۱۶) اوراق، ہر صفحہ میں (۲۱) سطریں کتابت معمولی، اس کا کاغذ بھی دیسی ہے۔

شرح المصری

۸۸۱/۳۸ ۱۵

بو علی سینا (م ۴۲۸ھ) کی مشہور زمانہ کتاب القانون کی یہ شرح قطب الدین ابراہیم ابن علی المصری (م ۶۱۸ھ) کی تصنیف ہے، یہ امام فخر الدین رازی (م ۶۰۶ھ) کے شاگردوں میں ہیں، اس کی ضخامت (۲۱۱) اوراق، ہر صفحہ میں (۲۷) سطریں، سائز بڑا، اس نسخہ پر مولانا وکیل احمد سکندر پوری کے دستخط ثبت ہیں، کتابت غنیمت، اس شرح کا نایاب کتابوں میں شمار ہے، یہ نسخہ ۱۱۹۶ھ کا کتابت شدہ ہے اور جس نسخہ سے نقل کیا

گیا ہے وہ ۶۷۹ھ کا لکھا ہوا تھا، شارح کے حالات کے لئے دیکھئے عیون الانباء ج۲ ص۳۴ معجم المولفین ج۶ ص۱ ۔

۸۸۲/۳۹ شرح موجز القانون ۶۶ و ۶۷

"موجز القانون" القرشی (م ۶۸۷ھ) کی یہ ایک عمدہ شرح ہے، چونکہ موجز القانون کی بہت سے اطباء نے شرح لکھی ہے، اس میں کہیں کوئی نام نظر نہیں آیا، اس لئے یقین کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ شرح کس بزرگ کی لکھی ہوئی ہے، یہ نسخہ کافی بوسیدہ تھا بٹر پیپر کے ذریعہ اسے سنبھالنے کی سعی کی گئی ہے، اس میں ہر جگہ متن کے لئے صرف "م" اور شرح کے لئے صرف "ش" سرخ روشنائی سے لکھنے کا اہتمام کیا گیا ہے، دو جلدوں میں مجلد ہے، دونوں کی ضخامت کوئی چار سو اوراق ہوں گے، اور ہر صفحہ میں (۱۷) سطریں ہیں کتابت معمولی ہے، زیر نظر نسخہ ۱۲۲۱ھ کا کتابت شدہ ہے۔

۸۸۳/۴۰ شرح موجز القانون ۲۴ و ۲۵ و ۲۶

شیخ بوعلی سینا (م ۴۲۸ھ) کی مشہور کتاب القانون کی تلخیص علامہ قرشی علاء الدین علی بن الحزم (م ۶۸۷ھ) "موجز القانون" کے نام سے کی، اور بہت جامع اور عمدہ تلخیص کی، چنانچہ اس کی بہت سے طبیبوں نے شرحیں لکھی ہیں اور ان شارحین میں حکیم ارشد خان المعروف بہ حکیم شفائی خان بھی ہیں، جو فن طب سے خاص شغف رکھتے تھے اور جن کا مطالعۂ طب تحقیقی تھا تقلیدی نہیں تھا، اور یہ واقعہ ہے کہ انھوں نے اس شرح میں بھی اپنی محنت اور ذہانت کا بڑا عمدہ نمونہ پیش کیا ہے، یہ ایک ضخیم شرح ہے اس کی یہ تین جلدیں یہاں کتب خانہ میں موجود ہیں اخیر کی جلد نہیں ہے، چنانچہ اخیر سے ناقص ہی کہی جائے گی، ان تینوں جلدوں کی مجموعی ضخامت (۶۰۹) اوراق، ہر صفحہ میں (۲۱) سطریں، کتابت صاف ستھری، اخیر جلد ہوتی تو سنہ کتابت کا صحیح اندازہ ہو سکتا، حکیم ارشد خان کے حالات

کے لئے دیکھئے۔ نزہۃ الخواطر ج۶ ص۲۲

۸۸۵/۴۱ شرح موجز القانون المسمی المغنی ۲۷

شیخ ابو علی سینا (م ۴۲۸ھ) کی مشہور عالم کتاب القانون کا ابن النفیس علاء الدین القرشی (م ۶۸۷ھ) نے اختصار کیا تھا اور اس کا نام موجز القانون رکھا، اس موجز کی بہت سے اطباء نے شرحیں لکھی ہیں، ان میں سے ایک شرح کا نام "المغنی" ہے، مصنف اس کے کون ہیں کہیں سے معلوم نہیں ہوتا ہے، صاحب کشف الظنون نے بھی نام نہیں لکھا ہے۔

زیر نظر نسخہ المغنی شرح الموجز ہی ہے، یہ موجز کی عمدہ شرح معلوم ہوتی ہے، ضخامت (۳۱۲) صفحات، ہر صفحہ میں (۲۴) سطریں، کتابت اچھی، کاغذ دیسی، شیخ ابو علی سینا کے حالات کے لئے دیکھئے عیون الانباء ج۲ ص۲، تاریخ الاطباء ص۱۷۹ اور علامہ قرشی کے حالات کے لئے دیکھئے الاعلام ج۵ ص۷۸، شذرات الذہب ج۵ ص۴۰۱ ۔

۸۸۶/۴۲ الطب الکلی

یہ کتاب ایک مسیحی طبیب ابو سہل عیسی بن یحیی (م ۴۰۱ھ) کی تصنیف ہے، مصنف نے دیباچہ میں لکھا ہے کہ میرا ارادہ یہ ہے کہ طب کے تمام بنیادی اور کلی مسائل اس طرح بیان کر دیئے جائیں، کہ کوئی گوشہ رہنے نہ پائے، تاکہ طب پڑھنے والے تمام کلیات سے اچھی طرح واقف ہو جائیں اور جزئیات پر اس کی مدد سے بطور خود آگاہی حاصل کر سکیں۔

پوری کتاب دو مقالے پر منقسم ہے، مقالہ میں طب کی بنیادی باتیں اور اس کی ضرورت کا بیان ہے اور دوسرا مقالہ امراض اور ان کے علاج کے بیان میں ہے،

پہلے مقالے میں (۳۹) ابواب ہیں اور یہ (۹۷) اوراق میں پھیلے ہوئے ہیں، اور دوسرے مقالے کی ضخامت (۱۷۱) اوراق ہے، جسم کے تمام اعضاء کا الگ الگ بیان ہے، اس کے ہر صفحہ میں (۱۵) سطریں ہیں، کتابت نفیس عمدہ ہے، پوری کتاب میں عنوانات سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں، زیر نظر نسخہ ۱۲۰۰ھ کا کتابت شدہ ہے، اس پر مولانا حکیم وکیل احمد کی مہر لگی ہوئی ہے، مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے الاعلام ص۲۹۶ ج۵، تاریخ الاطباء ص۱۷۲،

فصول بقراط

۸۸۸/۴۳ — ۶۱۱

حکیم بقراط (قبل مسیح ۳۵۷ء) کی طرف یہ کتاب منسوب ہے، علم طب میں اس کی کافی شہرت ہے اور اس کی مختلف علمائے طب نے شرحیں بھی لکھی ہیں، اس کتاب میں سات مقالے ہیں اور ہر مقالہ میں متعدد فصلیں ہیں، اور ہر فصل میں ایک بیماری، اس کے آثار و علامات اور دوا، اور اس کے خواص کا بیان ہے، بعض علماء کا خیال ہے کہ اس چھوٹے سے رسالہ میں حکیم بقراط کی تمام تصنیفات کا نچوڑ آگیا ہے، اور علم طب کا کوئی اصولی مسئلہ باقی نہیں رہا ہے، رسالے کی ضخامت (۳۷) اوراق ہر صفحہ میں تیرہ سطریں، کتابت عمدہ، کاتب محمد حسین علی جموی حنفی ہیں، یہ نسخہ ۱۲۶۰ھ کا کتابت شدہ ہے، بقراط جزیرہ قاس میں پیدا ہوا، حالات کے لئے دیکھئے الاعلام ص۔۔ عیون الانباء ص۴۲ ج۱۔

اس کتاب کا دوسرا قلمی نسخہ نمبر (۶۲) ہے، اس کی ضخامت (۱۶) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۹) سطریں، سنہ کتابت درج نہیں، مگر یہ پہلے کے اعتبار سے بہت پرانا معلوم ہوتا ہے، اس جلد میں فصول بقراط سے پہلے بقراط کی ایک دوسری کتاب ہے جس میں ہر مسئلہ کے شروع میں "قال بقراط" لکھا ہوا ہے، اس کی ضخامت (۱۳)

اوراق ہے اور ہر صفحہ میں (۱۹) سطریں ہیں، کتابت بہتر ہے۔

فوائد شفائیہ الموسوم شرح الموجز

۸۸۶/۴۴ — ۲۴۳

یہ موجز القانون القرشی کی شرح ہے، اور حکیم شفائی خاں الموسوم بہ حکیم ارشد خاں صاحب (م ۱۲۳۰ھ) کی تصنیف ہے یہ نسخہ بڑی تقطیع پر باریک خط میں ہے ضخامت (۳۳۲) اوراق، ہر صفحہ میں (۲۷) سطریں، کتابت صاف ستھری، کاتب غازی الدین علی، سنہ کتابت ۱۲۴۱ھ، اس کے شروع میں محمد شاہ بادشاہ غازی نام کی مہر لگی ہوئی ہے، حالات کیلئے دیکھئے نزہۃ الخواطر ص۴۲ ج۷،

القانون للشیخ بوعلی سینا

۸۸۹/۴۵ — ص۲۹ و ص۳۰ و ص۳۱

شیخ الرئیس بوعلی سینا (م ۴۲۸ھ) کی فن طب میں مشہور و مقبول کتاب، جس میں طب کے کلی و جزوی قوانین، نظری و عملی بحثیں، اور ہر ہر عضو کی بیماریوں اور اس کے علاج پر جاندار بحثیں اور مفید معلومات ہیں، یہ کتاب القانون پانچ کتابوں پر منقسم ہے، اس کی تفصیل یہ ہے، کتاب اول علم طب کے امور کلی کی بحث، کتاب ثانی ادویہ مفردہ، کتاب ثالث امراض جزئیہ میں یعنی سر سے لے کر پاؤں تک کے امراض، کتاب رابع ان امراض میں جو کسی عضو کے ساتھ مخصوص نہیں، کتاب خامس ادویات کی ترکیب۔

اس کتاب کی بھی متعدد شرحیں لکھی گئی ہیں، اور اس کی تلخیص اور پھر اس کی شرح بھی لکھی گئی ہے، زیر نظر نسخہ کتاب ثالث سے شروع ہو کر کتاب خامس پر ختم ہوتا ہے، اور ہر کتاب ایک علیحدہ جلد میں مجلد ہے، تینوں جلدوں کی مجموعی ضخامت (۵۹۹) اوراق، ہر صفحہ میں (۲۱) سطریں، کاتب شیخ عبدالرسول ولد شیخ محمد القرشی الہاشمی، عالمگیر ثانی کے عہد کی کتابت شدہ، ابن سینا کے حالات کے لئے دیکھئے حکمائے اسلام ص۱ ج۱ عیون الانباء ص۲ ج۲۔

قانونچہ

۸۹۰/۴۶ — ۵۶

اس کے مصنف محقق محمود بن عمر چغمینی (م ۶۱۸ھ) ہیں، یہ فن طب کی مشہور کتاب ہے، مصنف نے اس میں متقدمین کی کتابوں کا عطر کشید کرلیا ہے، پوری کتاب دس مقالات پر منقسم ہے اور مقالہ کے تحت متعدد فصول ہیں، یہ متن بقامت کہتر بقیمت بہتر کے مصداق ہے، ضخامت (۳۹) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۵) سطریں، کتابت معمولی، سنہ کتابت درج نہیں، مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے معجم المولفین ص ۱۹۸/۱۲ -

اس کتاب کے دو قلمی نسخے اور ہیں، ایک نمبر (۵۷) پر اور دوسرا (۵۳) پر، ان میں سے پہلے نسخہ کے ساتھ دو فارسی کتابیں اور ہیں، ایک ریاض الادویہ، دوسری مفتاح الحدود

قرابادین نجیبی

۸۹۱/۴۷ — ۶۵

یہ نجیب الدین سمرقندی (م ۶۳۶ھ) کی تصنیف ہے، اپنے موضوع پر اچھی کتاب ہے، ضخامت (۶۹) اوراق، ہر صفحہ میں (۲۱) سطریں، کتابت معمولی، یہ نسخہ ۱۲۵۰ھ کا کتابت شدہ ہے، اس جلد میں ایک فارسی طب کی دوسری کتاب بھی ہے، اس کا نام "ستہ ضروریہ" ہے اس میں حفظان صحت کے اصول کا بیان ہے، کاتب کا نام امان اللہ ہے، مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے عیون الانباء ص ۳۱/۲ -

قرابادین محمد زکریا رازی

۸۹۲/۴۸ — ۴۶

یہ مشہور عالم طبیب محمد زکریا رازی (م ۳۱۱ھ) کی تصنیف ہے، مصنف نے لکھا ہے کہ اس کتاب میں ان مرکبات کو میں نے جمع کیا ہے جس کی ضرورت عام طور پر لوگوں کو پیش آتی رہتی ہے، یہ کتاب (۶۲) ابواب پر مشتمل ہے،

زیر نظر نسخہ کی ضخامت (۱۴) اوراق، ہر صفحہ میں (۲۱) سطریں، کتابت بہتر، ۱۲۳۲ھ کی کتابت شدہ ہے، کاتب عبداللہ، اس میں ایک رسالہ بوعلی سینا کا "مقدمۃ الفصد" کے نام سے لگا ہوا ہے، اس میں فصد کے فوائد پر روشنی ڈالی گئی ہے، یہ دس ابواب پر مشتمل ہے، ضخامت (۵) اوراق، ہر صفحہ میں (۲۱) سطریں، کتابت اچھی، سنہ کتابت ۱۲۳۲ھ محمد زکریا کے حالات کے لئے دیکھا جائے حکمائے اسلام ص ۱۶۲/۱، معجم المولفین ص ۶/۹ -

کامل الصناعۃ

۸۹۳/۴۹ — ۴۳ و ۴۲

یہ کتاب علی بن عباس مجوسی (م ۳۸۴ھ) کی تصنیف ہے، مصنف نے یہ کتاب عضد الدول کے لئے لکھی تھی، اس کے دو حصے ہیں، ایک علمی اور نظری، دوسرا عملی، دونوں حصے کافی ضخیم ہیں، اور دونوں میں دس دس مقالے ہیں، اور ہر مقالہ میں متعدد ابواب چنانچہ حصہ اول کے دس مقالے (۳۹۹) ابواب پر منقسم ہے، اور دوسرا حصہ (۷۷۴) ابواب پر، کتاب اپنے موضوع پر کامیاب اور عمدہ ہے اور طب کے تمام تر علمی و عملی اجزاء پر حاوی ہے، زیر نظر قلمی نسخہ صرف دوسرا حصہ ہے، اور ضخیم ہونے کی وجہ سے اس کی دو جلد کردی گئی ہیں، ضخامت (۷۵۴) اوراق، ہر صفحہ میں (۲۱) سطریں، کتابت صاف ستھری سنہ کتابت ۱۲۸۲ ہجری، مصنف کے حالات کیلئے دیکھئے الاعلام ص ۱۱۱/۵ ،

کتاب التدارک

۸۹۴/۵۰ — ۵۵

یہ شیخ بوعلی سینا (م ۴۲۸ھ) کی تصنیف ہے، اس میں سات مقالے ہیں، ضخامت (۲۰) اوراق، کتابت عمدہ، ہر صفحہ میں (۱۹) سطریں، کاتب لطف اللہ قادری سنہ کتابت درج نہیں، مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے عیون الانباء ص ۲/۲ ،

۸۹۵/۵۱ کفایۃ المنصوری ۷۰ئ

یہ مشہور طبیب محمد زکریا رازی (م ۳۱۱ھ) کی تصنیف ہے، ابو صالح منصور بن اسحٰق کے لئے لکھی گئی تھی، پوری کتاب دس مقالات پر منقسم ہے، اور ہر مقالہ میں متعدد فصلیں ہیں، ضخامت (۲۹۶) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۵) سطریں، کتابت عمدہ، کاتب محمد عادل عرف برلاس، اس کی کتابت ۱۰۸۰ھ میں ہوئی ہے، مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے عیون الانباء ، حکمائے اسلام ۱۶۲/۱، معجم المولفین ۶/۱۰ -

۸۹۶/۵۲ مجربات ابن البیطار ۴۳ء

کتاب کا صحیح نام معلوم نہیں ہو سکا، اس کے مصنف عبداللہ بن احمد بن محمد المالقی المعروف بابن البیطار (م ۶۴۶ھ) ہیں، مصنف نے دیباچہ میں لکھا ہے کہ مفرد دواؤں اور ان کے فوائد سے واقف ہونا ہر طبیب کے لئے ضروری ہے، اور دوا ایک جنس ہے جس کی تین نوعیں ہیں، حیوان، معدن اور نبات، اس کتاب میں تینوں نوعوں سے بحث کی ہے، ابن البیطار اپنے دور کے نامور یکتائے روزگار طبیب تھے، نباتات کے علم میں خصوصیت سے ماہر تھے، کتاب کی ضخامت (۷۰) اوراق، ہر صفحہ میں (۲۲) سطریں، کتابت بہتر، یہ نسخہ ۱۲۳۱ھ کا کتابت شدہ ہے، اس کتاب کا صحیح نام "المغنی فی الادویۃ المفردہ" جیسا کہ عیون الانباء فی طبقات الاطباء ۱۳۳/۲ سے معلوم ہوتا ہے، مصنف کے حالات کیلئے دیکھئے عیون الانباء ۱۳۳/۲، الاعلام ۱۹۲/۴،

۸۹۷/۵۳ موجز القانون ۸۶ئ

ابن الحزم القرشی (م ۶۸۷ھ) نے شیخ ابو علی سینا (م ۴۲۸ھ) کی کتاب القانون کی تلخیص کی ہے جو موجز القانون کے نام سے موسوم ہے، اس کی پھر بہت سے لوگوں نے شرحیں بھی لکھی ہیں، ضخامت (۱۸۳) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۵) سطریں، کتابت عمدہ، علامہ قرشی کے حالات کے لئے دیکھئے الاعلام ۹۸/۵، شذرات الذہب ۴۰۱/۵ -

اس کا دوسرا قلمی نسخہ نمبر (۶۸) پر ہے، ضخامت (۲۲۶) اوراق، سنہ کتابت درج نہیں۔

۸۹۸/۵۴ مجموعہ خمسہ رسائل قرابادین ۵۱ئ

یہ مجموعہ نجیب الدین محمد بن علی بن عمر سمرقندی (م ۶۱۹ھ) کے رسائل ہیں، ان کی تمام کتابیں بلند پایہ شمار ہوتی ہیں، تاتار جب ہراۃ میں داخل ہوئے تو اور علماء کے ساتھ یہ بھی اسی فتنہ تاتار میں شہید ہوئے، یہ امام فخر الدین رازی (م ۶۰۶ھ) کے معاصرین میں تھے، ضخامت تین سو اوراق، ہر صفحہ میں (۲۱) سطریں، کتابت عمدہ، یہ مجموعہ ۱۰۸۰ھ کا کتابت شدہ ہے، کاتب موسیٰ بن حسن الحسینی، مصنف کے حالات کے دیکھئے عیون الانباء ۳۱/۲ -

۸۹۹/۵۵ المعاجات البقراطیہ ۴۴ئ

یہ ابوالحسن احمد بن محمد الطبری (م بعد ۳۶۶ھ) کی تصنیف ہے، معالجہ میں بہتر کتاب ہے، اس کتاب میں دس مقالے ہیں اور ہر مقالہ میں متعدد فصلیں ہیں، ضخامت کوئی تین سو اوراق، ہر صفحہ میں (۳۲) سطریں، کتابت غنیمت، ۱۰۵۰ھ کی کتابت شدہ ہے، حالات کے لئے دیکھئے تاریخ الاطباء ص ۹۰، معجم المولفین ۱۱۲/۲ -

۹۰۰/۵۶ مفردات معتمد الملک ۴۰ئ

سید ہاشم نواب علوی خاں (م ۱۱۶۰ھ) کی تصنیف ہے، ضخامت (۳۵۰) اوراق ہر صفحہ میں (۱۷) سطریں، سنہ کتابت درج نہیں، مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے تذکرہ علمائے ہند ص۱۵، نزہۃ الخواطر ج۶ ص۶۳۔

۹۰۱/۵۷ من لا یحضرہ الطبیب ۴۵

اس کے مصنف محمد بن زکریا رازی (م ۳۱۱ھ) ہیں، اپنے وقت کے جالینوس تھے، تشخیص اور علاج دونوں میں پوری دستگاہ رکھتے تھے، بہت سی دوسری کتابوں کے بھی مصنف ہیں، یہ کتاب (۲۶) ابواب پر تقسیم ہے، ضخامت (۲۵) اوراق، ہر صفحہ میں (۲۱) سطریں، کتابت صاف ستھری، کاغذ دیسی موٹا، سنہ کتابت درج نہیں، مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے معجم المولفین ج۱۰ ص۶، عیون الانباء ج۱ ص۳۰۹، حکمائے اسلام ج۱ ص۱۷۳۔

۹۰۲/۵۸ نفیسی

یہ دراصل موجز القانون کی شرح ہے، جو نفیس بن عوض کرمانی (م بعد ۸۴۱ھ) نے لکھی تھی، دو شرحوں پر اسے فوقیت حاصل ہے، یہ شرح ۸۲۷ھ میں مکمل ہوئی، یہ شرح اطباء میں متداول و مقبول ہے، ضخامت (۳۸۲) اوراق، ہر صفحہ میں (۲۴) سطریں، کتابت صاف ستھری، ۱۲۰۵ھ کی کتابت شدہ ہے، شارح کے حالات کیلئے دیکھئے الاعلام ج۸ ص۱۶، معجم المولفین ج۱۳ ص۱۱۴۔

طب فارسی

۹۰۳/۵۹ اختیارات بدیعی ۳

یہ کتاب علی الحسینی الانصاری المشتہر بہ حاجی زین العطار (م ...ھ) کی تصنیف ہے، یہ دو مقالے پر مشتمل ہے، پہلے مقالے میں مفرد دواؤں کا بیان ہے اور دوسرے میں مرکب دواؤں کا، مصنف نے یہ ۷۷۰ھ میں لکھی ہے، ضخامت (۳۵۸) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۷) سطریں، سنہ کتابت درج نہیں۔

اس کتاب کا دوسرا نسخہ نمبر (۳۰) پر ہے، اس کی ضخامت (۲۰۵) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۹) سطریں، کتابت معمولی، سائز بڑا، کاتب منشی بہادر علی، سنہ کتابت ۱۲۶۵ ہجری، اس کا تذکرہ کشف الظنون ج۱ ص۶۵ میں موجود ہے۔

۹۰۴/۶۰ اغراض الطبیہ (منظوم) ۱۳

یہ کتاب صادق بن کاظم رضوی کے قلم سے ہے، اور پوری کتاب نظم میں ہے، امراض اور علاج دونوں کا بیان ہے، ضخامت (۱۷۴) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۵) سطریں، کتابت صاف ستھری، کتاب یہاں سے شروع ہوتی ہے۔

از پس حمد طبیب حق و نعت مصطفےٰ ❊ ہم مدیح اہل بیت پاک و اصحاب صفا

صادق ابن کاظم رضوی ہمی گوید چنیں ❊ کہ نمودم نظم طب را از برائے مومنین

۹۰۵/۶۱ الفاظ الادویہ ۳۶

یہ کتاب نورالدین محمد بن عبداللہ حکیم عین الملک شیرازی کی تصنیف ہے، یہ کتاب ایک مقدمہ ایک نتیجہ اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے، عہد شاہجہانی میں لکھی گئی، ضخامت (۱۲۷) اوراق، ہر صفحہ میں (۲۰) سطریں، کتابت صاف ستھری،

یہ کتاب ۱۰۳۲ھ کی تصنیف ہے۔ سلطان شاہجہاں (م ۱۰۷۶ھ) نے ہی انھیں "عین الملک" کا لقب دیا تھا، یہ فیضی کے بھانجا ہوتے تھے، مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے نزہۃ الخواطر ج۵ ص۳۹۵ ۔

اتم العلاج

۹۰۶/۶۲ ۲۲ر

اس کے مصنف امان اللہ خان فیروز جنگ بن مہابت خاں (م ۱۰۴۶ھ) سپہ سالار ہیں، آپ نے یہ کتاب عہد جہانگیری ۱۰۳۶ھ میں تصنیف کی، کتاب ایک مقدمہ چھ ابواب، آٹھ فصول اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے، دیباچہ میں تمام مضامین کی باب وار فہرست خود مصنف نے دیدی ہے، کتاب کا آخری حصہ غائب ہے، ضخامت (۵۴) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۹) سطریں، کتابت صاف ستھری، مگر کرم چشیدہ، اس کے اخیر میں ایک اور رسالہ "دستور الفصد" نامی لگا ہوا ہے، جس کی ضخامت (۱۴) اوراق، اور اس کے مصنف محمد بیگ ہیں، سنہ کتابت درج نہیں ہے، امان اللہ کے حالات کے لئے دیکھئے نزہۃ الخواطر ج۵ ص۴۸ ،

انیس الاطباء

۹۰۷/۶۳ ۲۶ر

یہ پوری کتاب کرم چشیدہ ہے، اس کے مصنف سید محمد صادق علی، کتاب کافی ضخیم ہے، مگر ناقابل استفادہ ۔

بدیع الطب

۹۰۸/۶۴ ۵۰ر

یہ محمد رحم علی خان بن بیرہ مند خان، ساکن سکندرہ آگرہ کی تصنیف ہے، طب اکبر اور قانونچہ کا خلاصہ اس میں جمع کر دیا گیا ہے، ضخامت (۱۴) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۳) سطریں، کتابت صاف ستھری، سنہ کتابت درج نہیں ہے ۔

خواص ادویہ

۹۰۹/۶۵ ۲۷ر

یہ نسخہ اول وآخر سے ناقص ہے، اس لئے مصنف کا پتہ نہیں چل سکا، کتاب کا مضمون اس کے نام سے ظاہر ہے، ضخامت (۴۰) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۴) سطریں، سنہ کتابت درج نہیں۔

دستور الاطباء

۹۱۰/۶۶ ۴۳ر

یہ کتاب محمد قاسم فرشتہ استرآبادی کی تصنیف ہے، اس میں دواؤں کے خواص اور مزاج کا بیان ہے، یہ کتاب ایک مقدمہ، تین مقالے، اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے، اخیر سے ناقص ہے، ضخامت (۲۶۲) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۵) سطریں، کتابت ناصاف، سنہ کتابت درج نہیں،

صاحب نزہۃ الخواطر نے اس کا نام "اختیارات قاسمی" لکھا ہے، ان کی کتاب "گلزار ابراہیمی" جو "تاریخ فرشتہ" کے نام مشہور ہے، انھوں نے یہ تاریخ ۱۰۱۵ھ میں مرتب کی تھی، مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے نزہۃ الخواطر ج۵ ص۳۸۵ ۔

دلائل البول

۹۱۱/۶۷ ۴۹ر

مصنف کوئی یوسفی صاحب ہیں، ضخامت (۱۶) اوراق، ہر صفحہ میں (۷) سطریں، کتابت صاف ستھری، سنہ کتابت درج نہیں۔

۹۱۲/۶۸ دلائل نبض ۲۴

یہ بھی یوسفی صاحب کی تصنیف ہے، اس میں نبض سے بحث کی ہے، ضخامت (۱۴) اوراق، ہر صفحہ میں (۷) سطریں، یہ رسالہ ۱۳۰۹ھ کا کتابت شدہ ہے۔

۹۱۳/۶۹ ذخیرۂ خوارزم شاہی ۲۰

اس کے مصنف حکیم اسمٰعیل خاں صاحب ہیں، اس میں طب سے متعلق معلومات ہیں، ضخامت کوئی بیس اوراق، ہر صفحہ میں (۲۳) سطریں، کتابت عمدہ، یہ نسخہ ۱۱۶۰ھ کا کتابت شدہ ہے۔

۹۱۴/۷۰ ریاض الادویہ ۳۰

مصنف نے یہ کتاب ۹۲۶ھ میں تصنیف کی ہے، مفرد اور مرکب دونوں طرح کی دواؤں کا تذکرہ ہے، ضخامت (۱۰۹) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۷) سطریں، مکتوبہ ۱۱۸۶ھ، مصنف کا نام نہیں مل سکا۔

۹۱۵/۷۱ ریاض عالمگیری ۱۲

محمد رضا شیرازی کی لکھی ہوئی ہے، اس میں بھی مفرد و مرکب دواؤں کا بیان ہے، ضخامت کوئی سوا سو اوراق، ہر صفحہ میں (۱۸) سطریں، کتابت صاف ستھری، سنہ کتابت ۲۶ محمد شاہی۔

۹۱۶/۷۲ ریاض الفوائد ۱۰

مصنف مرزا محمد امان بن محمد افضل، کتاب ایک مقدمہ دو فن اور ایک خاتمہ پر منقسم ہے، ضخامت کئی سو اوراق، ہر صفحہ میں (۲۱) سطریں، یہ ۱۹۰۲ء کا کتابت شدہ ہے۔

۹۱۷/۷۳ زبدۃ القوانین ۱۵

یہ محمد علاء الدین نامی بزرگ کی تصنیف ہے، مصنف نے یہ کتاب ۱۰۶۵ھ میں لکھی ہے، ضخامت کوئی (۵۰) اوراق، سنہ کتابت ۳۶ جلوس شاہی۔

۹۱۸/۷۴ طب اکبر ۵۵

مترجم محمد اکبر ارزانی یہ دراصل عربی کتاب "شرح الاسباب والعلامات" کا ترجمہ ہے، محمد اکبر عرف حکیم ارزانی بن حاجی میر مقیم نے یہ ترجمہ مع حاشیہ زائد تحریر کیا ہے، اپنی طرف سے انھوں نے بہت کچھ مواد کا اضافہ کیا ہے، یہ خدمت انھوں نے عہد اورنگ زیب سلطان عالمگیر ۱۱۰۰ھ میں انجام دی۔

زیر نظر نسخہ ۱۱۹۲ھ کا کتابت شدہ ہے، ضخامت (۳۵۷) اوراق، ہر صفحہ میں (۲۱) سطریں، کتابت صاف ستھری، شروع کے ایک دو اوراق غائب، مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے تذکرہ علمائے ہند ص۲۱، نزہۃ الخواطر ج۶ ص۲۸۱،

اس کا دوسرا قلمی نسخہ نمبر (۵۴) پر ہے، اس کی ضخامت (۴۳۳) اوراق، ہر صفحہ میں (۲۵) سطریں، یہ ۱۲۳۶ھ کا کتابت شدہ ہے، کاتب محمد اکبر محمد عاشق، اور اس کا تیسرا نسخہ نمبر (۳۹) پر ہے، یہ دو جلدوں میں مجلد ہے، ایک (۳۹) پر ہے اور دوسرا

(۴۲)، نمبر پر، ضخامت (۳۱۴) اوراق، ہر صفحہ میں (۲۱) سطریں، یہ نسخہ ۱۲۴۰ھ کا کتابت شدہ ہے، چوتھا قلمی نسخہ نمبر (۵۲) پر ہے، یہ ناقص ہے، مصنف طب کی بہت ساری کتابوں کے مایہ ناز مصنف ہیں، آخری تصنیف قرابادین ہے، جس سے ۱۱۲۶ھ میں فراغت پائی۔

۹۱۹/۷۸ طب خف علائی ۱۷

زیر نظر کتاب اسمٰعیل بن حسن الحسنی الجرجانی کی تصنیف ہے، یہ دراصل مصنف کی ضخیم کتاب "ذخیرہ خوارزم شاہی" کا اختصار ہے، جو انھوں نے ابوالمظفر بن خوارزم شاہی کے اصرار سے کیا تھا، اس کتاب کے دو حصے ہیں، ایک کا تعلق علمی مسائل طب سے ہے اور دوسرے کا عملی طب سے، پہلے میں حفظان صحت کی تدبیروں کا بیان ہے، اور یہ حصہ سولہ ابواب پر منقسم ہے اور دوسرا حصہ امراض کی پہچان وغیرہ پر مشتمل ہے، اور یہ سات ابواب میں منقسم ہے، ضخامت (۸۰) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۷) سطریں، کتابت صاف ستھری، یہ نسخہ ۳ سنہ جلوس احمد شاہی میں لکھا گیا ہے، کاتب کا نام علی اکبر رضوی مشہدی ہے، مصنف (م ۵۳۱ھ) کے لئے دیکھئے معجم المولفین ۲/۲۶۶،

۹۲۰/۷۶ عجالۂ نافعہ ۱۲ و ۲۲

اس کے مصنف حکیم محمد شریف بن حکیم حاذق الملک محمد اکمل خاں (م ۱۲۲۲ھ) ہیں، بترتیب حروف تہجی ادویہ کے نام ان کے خواص اور بنانے کی ترکیب درج ہے، ضخیم ہونے کی وجہ سے یہ دو جلدوں میں مجلد ہے، ضخامت (۳۲۷) اوراق، ہر صفحہ میں (۲۱) سطریں، کتابت بہتر، یہ نسخہ کتب خانہ شاہی میں داخل رہ چکا ہے، مہر وغیرہ موجود ہے، مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے تذکرہ علمائے ہند ص ۸۵، نزہۃ الخواطر ۷/۲۱۰۔

۹۲۱/۷۷ فرس نامہ ۱۸

یہ کتاب رانا سنگھ کی لڑائی میں عہد شاہجہانی میں ہاتھ آئی تھی، یہ ہندی زبان میں تھی، سید عبداللہ خاں صاحب نے اس کا فارسی میں ترجمہ کیا ہے، چونکہ اس دور میں لڑائی میں گھوڑوں کو بڑی اہمیت حاصل تھی، اس لئے گھوڑوں کی تربیت پر بڑی توجہ تھی، اس کتاب میں ان کی خوبیوں، پہچان، مختلف اقسام کی نشاندہی، پھر بیماریوں اور علاج کا تذکرہ ہے، اپنے موضوع پر کتاب عمدہ ہے، ضخامت (۴۵) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۸) سطریں، کتابت صاف ستھری، سنہ کتابت ۱۱۸۶ھ، اور کاتب کا نام قطب الدین ہے،

۹۲۲/۷۸ فوائد بقراطیہ

عبدالہادی معروف بہ حکیم بقراط خان کی تصنیف ہے، نواب یار محمد خان صاحب کی فرمائش تھی کہ تمام امراض کی جڑ معدہ کی خرابی ہے، لہٰذا اس پر ایک عمدہ کتاب لکھی مصنف نے "الاسباب والعلاج" نامی کتاب کو سامنے رکھ کر اس طرح لکھا ہے کہ امراض معدہ پر تمام کتابوں کا خلاصہ آگیا ہے، سال بھر کی محنت کے بعد یہ تکمیل کو پہنچی، کتاب چودہ ابواب پر مشتمل ہے اور ہر باب میں متعدد فصلیں ہیں، ضخامت (۱۰۲) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۹) سطریں، کتابت عمدہ، یہ نسخہ ۱۱۵۹ھ کا کتابت شدہ ہے۔

۹۲۳/۷۹ فیوض جلیلہ ۱۱

یہ مسیح الدولہ حسن کی تالیف ہے یہ غالی شیعہ تھے، انھوں نے واجد علی شاہ کا ایماء پاکر ایک معاون خصوصی کی مدد سے ۱۲۶۹ھ میں یہ کتاب لکھی تھی مصنف نے اپنے دور کی ان تمام کتب طب سے اس میں استفادہ کیا ہے جو ان کو مل سکی ہیں، اس میں

طب کے تقریباً تمام ہی مسائل پر بحث موجود ہے، یہ ایک مقدمہ، پانچ کتب اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے، یہ بڑے سائز کے (۱۳۸) اوراق میں پھیلی ہوئی ہے، ہر صفحہ میں (۱۷) سطریں کتابت صاف ستھری ہے، سنہ کتابت درج نہیں،

۹۲۴/۸۰ قرابادین شاہی ۲۹

اس کے مصنف مظفر بن محمد حسین شاہی ہیں، مرکباب کے نسخے حروف تہجی کی ترتیب پر جمع کئے گئے ہیں، ضخامت (۷۹) اوراق، ہر صفحہ میں (۲۱) سطریں، کتابت صاف ستھری، سنہ کتابت درج نہیں۔

۹۲۵/۸۱ قرابادین قادری ۵۵

یہ محمد اکبر عرف حکیم ارزانی کی تصنیف ہے، مصنف موصوف نے بہت سی دوسری کتابیں بھی تصنیف کی ہیں، زیر نظر کتاب ۱۱۲۶ھ میں مرتب کی گئی ہے، شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے نام کی عظمت و مناسبت سے قادری کی نسبت کی گئی ہے، ضخامت (۲۹۳) اوراق، یہ نسخہ ۱۲۴۰ھ کا کتابت شدہ ہے، مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے تذکرہ علماء ہند ص ۲۱، نزہۃ الخواطر ص ۲۸۱/۶ -

۹۲۶/۸۲ قرابادین شفائی ۲۸

یہ مظفر بن محمد شفائی کی تالیف ہے، ضخامت (۹۶) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۹) سطریں کتابت صاف ستھری، کاغذ دبیز موٹا، اس کے ساتھ عمدۃ العلاج نامی کتاب سلی ہوئی ہے، اس کی ضخامت (۱۵۶) اوراق، یہ ۱۳۶۲ھ کی کتابت شدہ ہے۔

۹۲۷/۸۳ کفایہ مجاہدیہ ۳۰

یہ منصور بن محمد یوسف بن فقیہ الیاس کی تصنیف ہے، اس میں طب کے مسائل مختلف ابواب میں بیان کئے گئے ہیں، دیباچہ میں مضامین کی فہرست آگئی ہے ضخامت (۲۷۶) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۷) سطریں، کتابت عمدہ، یہ نسخہ ۱۲۲۶ھ کا کتابت شدہ ہے اس کتاب کا دوسرا قلمی نسخہ نمبر (۱۲) پر ہے۔

۹۲۸/۸۴ معدن الشفا سکندر شاہی ۵ و ۶

سلطان سکندر بن بہلول شاہ کے دور حکمرانی میں حکیم بھوخان صاحب اکبرآبادی (م ۹۲۳ھ) نے شاہ کے ایماء سے ایک ہندی کتاب کا فارسی میں ترجمہ کیا جو فن طب میں تھی، اور اس میں طب کی تمام ہندی کتابوں کا عطر کشید کرلیا، مترجم لکھتے ہیں کہ یونانی دواؤں سے زیادہ مفید اور ہندوستانی مزاج کے مطابق خود ہندوستانی دوائیں ہیں۔ اس لئے میری خواہش تھی کہ ہندوستانی حکیموں کا ترجمہ فارسی میں آئے، چنانچہ یہ خدمت خاکسار نے ۹۱۶ھ میں انجام دی، ہندی کی طبی اصطلاحوں کا فارسی میں ترجمہ کردیا، لیکن جن اصطلاحوں کا مرادف نہ مل سکا اس کی تشریح کردی، یہ قلمی نسخہ ابتداء سے ناقص ہے، باب سوم سے شروع ہوتا ہے، ضخامت کوئی چار سو اوراق، ہر صفحہ میں (۱۱) سطریں، کتابت بہتر، زیر نظر نسخہ ۱۲۰۵ھ کا لکھا ہوا ہے۔

اس کا دوسرا نسخہ نمبر (۸۱۷) پر ہے ضخامت (۵۲۱) اوراق، ہر صفحہ میں (۲۰) سطریں کتابت بہتر جلی قلم، یہ مکمل نسخہ ہے صرف شروع کے دو ورق غائب ہیں، مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے نزہۃ الخواطر ص ۶۳/۴،

۹۲۹/۸۵ مفرح القلوب ۵۶

یہ کتاب حکیم محمد اکبر ارزانی کی تصنیف ہے، یہ "قانونچہ" نامی کتاب کی فارسی شرح ہے، ضخامت (۲۹۷) اوراق، ہر صفحہ میں (۲۵) سطریں، کتابت صاف ستھری، زیر نظر نسخہ کی کتابت رامپور میں ۱۲۱۶ھ میں ہوئی ہے، اخیر کتاب میں فہرست مضامین لکھی ہوئی ہے، مصنف کے حالات کیلئے دیکھئے تذکرہ علماء ہند ص۲۱، نزہتہ الخواطر

اس کا دوسرا قلمی نسخہ نمبر (۹) پر ہے، اور پہلے سے عمدہ تر ہے، البتہ یہ نسخہ اخیر سے ناقص ہے، ضخامت (۲۸۶) اوراق، ہر صفحہ میں (۲۳) سطریں، کتابت بہتر۔

۹۳۰/۸۶ مفردات اختیارات ظفر خانی ۵۵

ابو الظفر حسام الدین المخاطب بہ ظفر خاں صاحب کی تصنیف ہے، اس میں اشیاء کی تحقیق، غذاؤں اور دواؤں کے فوائد اور نقصانات پر بحث، ضخامت (۲۳۲) اوراق ہر صفحہ میں (۲۱) سطریں،

۹۳۱/۸۷ منتخب الاطبار ۱۳

آصف الدولہ کی تصنیف ہے، مصنف نے لکھا ہے کہ میں ایک زمانہ تک امراض کا شکار رہا اسی اثناء میں خیال آیا کہ مجرب علاج مختلف کتابوں سے یکجا کر دیا جائے، تاکہ مجھ جیسے امراض کے شکار اس کی رو سے اپنی صحت کو سنبھال سکیں۔

ضخامت (۱۹) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۸) سطریں، کتابت صاف ستھری، اس جلد میں ایک مختصر کتاب قارورہ کے عنوان پر بھی ہے، جس کی ضخامت (۷) اوراق ہے۔

۹۳۲/۸۸ منتخباب حیدری ۲۶

حکیم محمد علی لکھنوی کی تصنیف ہے، مفرد و مرکب دونوں دواؤں سے بحث کی گئی ہے، ضخامت (۵۰) اوراق، ہر صفحہ میں (۲۷) سطریں، کتابت صاف ستھری، سنہ کتابت ۱۲۹۹ ہجری،

اس میں ایک دوسرا قلمی رسالہ اوزان اور ناپ سے متعلق ہے، یہ مولوی محمد محسن ولد حکیم خیر اللہ کی تصنیف ہے، اس کی ضخامت کوئی دس اوراق ہے۔

۹۳۳/۸۹ منتخب المجربات ۴۱

یہ حکیم سید احمد علی کی تصنیف ہے، اس میں سریع الاثر نسخوجات جمع کئے گئے ہیں، اور ان کے فوائد ذہن نشین کرانے کی سعی کی گئی ہے، ضخامت (۷۰) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۱) سطریں، جلد بندی میں اوراق الٹ پلٹ ہو گئے ہیں، کتابت صاف ستھری، یہ کتاب سلطان ابو نصر اکبر شاہ کے زمانہ میں لکھی گئی ہے۔

۹۳۴/۹۰ میزان الطب ۳۱

محمد اکبر جو حکیم ارزانی کے نام سے مشہور ہیں، انھوں نے طب کے ابتدائی طالب العلموں کے لئے یہ کتاب لکھی تھی، یہ تین قیمتی مقالوں پر مشتمل ہے، مفرد و مرکب دونوں قسموں کی دواؤں کا بیان ہے، ضخامت (۲۲۴) صفحات، ہر صفحہ میں (۱۷) سطریں، کتابت صاف ستھری، سنہ کتابت ۱۲۳۹ ہجری،

اس کتاب کا دوسرا قلمی نسخہ نمبر (۳۲) پر ہے، ضخامت (۱۵۱) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۵) سطریں، کتابت صاف ستھری، کاتب غلام احسن، یہ نسخہ اکبر آباد میں ۱۲۳۳ھ میں

لکھا گیا ہے، تیسرا نسخہ (۶۰) پر ہے، ضخامت (۱۱۵) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۶) سطریں، سنہ کتابت ۱۲۶۷ ہجری، اس کے شروع میں فہرست مضامین بھی ہے، چوتھا نسخہ نمبر (۳۳) پر ہے، مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے تذکرہ علماء ہند ص۲۱، نزہۃ الخواطر ۲۸۱/۶۲
اس کے چار اور قلمی نسخے ہیں، جن کے نمبر یہ ہیں، ۳۵، ۴۱، ۳۴ اور ۵۳۔

وافیہ

۹۳۵/۹۱ ۱۳۰

طب کی مشہور کتاب قانونچہ کا فارسی ترجمہ ہے، یہ ترجمہ ۸۵۵ھ میں ہوا ہے ضخامت (۲۷۲) صفحات، ہر صفحہ میں (۱۳) سطریں، کتابت صاف ستھری، اخیر سے کچھ اوراق غائب ہیں۔

یوسفی

۹۳۶/۹۲ ۵۹

یوسف الطبیب کی ہے، اس میں مرکب دواؤں کی ترکیب کا طریقہ اور دواؤں کے خواص بیان ہوئے ہیں، ضخامت (۵۴) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۷) سطریں، کتابت صاف ستھری، اس کی کتابت ۱۱۸۲ھ میں ہوئی ہے۔

ادب فارسی

ابوالفضل

۹۳۷/۱ ۱۰۱

ابوالفضل (م ۱۰۱۱ھ) شیخ مبارک کے فرزند ارجمند اور فیضی (م ۱۰۰۴ھ) کے چھوٹے بھائی تھے یہی دربار اکبری کے علماء میں تھے، ادب و انشاء میں ممتاز سمجھے جاتے تھے، زیر نظر کتاب انہی ابوالفضل علامی (م ۱۰۱۱ھ) کی تصنیف ہے، یہ رقعات وغیرہ کا مجموعہ ہے، اس کے جملے طویل، اور زبان ثقیل ہے، اور اپنے دور کی مایہ ناز کتاب ہے، یہ نسخہ ۱۲۲۰ھ کا کتابت شدہ ہے، مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے نامہ دانشوران ناصری ص ۲۳۹، نزہۃ الخواطر ج ۵ ص ۲۳ -

اس کا دوسرا نسخہ نمبر (۱۳۴) پر ہے، اور یہ ۱۲۲۴ھ کا کتابت شدہ ہے، اور تیسرا نسخہ نمبر (۱۴۰) پر ہے -

اخلاق ناصری

۹۳۸/۲ ۱۴۴

محمد بن الحسن الطوسی المعروف بالنصیر کی تصنیف ہے، انھوں نے یہ کتاب قہستان کے حاکم ناصرالدین عبدالرحیم بن منصور کے ایماء سے لکھی تھی اور پیش نظر حکیم ابوعلی احمد بن محمد بن یعقوب بن مسکویہ خازن رازی کی کتاب الطہارت رکھی جو عربی زبان میں تھی حاکم موصوف جس کے ترجمہ کے خواہشمند تھے اس میں اضافہ کیساتھ یہ کتاب تالیف ہوئی، اور حاکم موصوف کے نام کی مناسبت سے اسکا نام اخلاق ناصری تجویز کیا، ضخامت کوئی دو سو اوراق، ہر صفحہ میں (۱۵) سطریں، کتابت معمولی، سنہ کتابت سنہ جلوس بہادر شاہ

انشائے بیدل

۹۳۹/۳ ۱۲۲

مرزا عبدالقادر بیدل عظیم آبادی (م ۱۱۳۳ھ) مشہور شاعر تھے، مگر طبیعت کے خوددار اور چاپلوسی سے گریزاں تھے، یہ کتاب موصوف کی تصنیف ہے، اس میں آپ کے رقعات ہیں یعنی خطوط کا مجموعہ، ضخامت (۱۰۴) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۷) سطریں،

کتابت بہتر، سنہ کتابت ۱۱۷۹ھ، مصنف کے حالات کیلئے دیکھئے نزہۃ الخواطر ج ۶ ص ۱۵،

انشائے خلیفہ

۹۴۰/۴ ۱۲۹

یہ مختلف خطوط کا مجموعہ ہے، پہلے یہ کتاب بچوں کو پڑھائی جاتی تھی، تاکہ خطوط نویسی کا سلیقہ آئے، ضخامت (۸۲) اوراق، اس کا دوسرا نسخہ ۱۳۶ پر ہے -

انشائے دمیری

۹۴۱/۵ ۱۲۰

یہ بھی فارسی مکاتیب کا مجموعہ ہے، بوسیدہ حالت میں ہے -

انشائے سہ حرفی

۹۴۲/۶ ۱۲۵

یہ بھی خطوط کا مجموعہ ہے، ضخامت (۱۰۳) اوراق، کتابت صاف ستھری، ۱۲۷۲ھ کا کتابت شدہ ہے -

انشائے ہرکرن

۹۴۳/۷ ۱۱۹

یہ ایک ہندو ہرکرن داس کے رقعات کا مجموعہ ہے، ۱۱۷۵ھ کا کتابت شدہ ہے -

بہار دانش

۹۴۴/۸ ۱۰۴

فارسی کی مشہور کتاب،

بوستاں

۹۴۵/۹ ۴۱

شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی (م ۶۹۱ھ) کی مشہور کتاب، نظم میں نصائح اور

کہانیوں کا دلچسپ عبرت آموز مرقع، زیر نظر نسخہ ۱۲۴۵ھ کا کتابت شدہ ہے، مصنف کے حالات کیلئے دیکھئے شعرالعجم ج۲ ص۲۲

اس کا دوسرا نسخہ ر۱۳۵ پر ہے۔

۹۴۶/۱۰ **پنج رقعہ** ۱۰۹

پانچ خطوط کا مجموعہ، ضخامت (۲۷) صفحات، ہر صفحہ میں (۲۰) سطریں،

۹۴۷/۱۱ **پند نامہ و فقر نامہ** ۱۳۳

شیخ فریدالدین عطار (م ۶۲۷ھ) کی تصنیف ہے، پند نامہ بچوں کو پڑھایا جاتا ہے بہت مشہور کتاب ہے، یہ نسخہ ۱۲۲۹ھ کا کتابت شدہ ہے۔

اس میں دوسرا رسالہ فقر نامہ کے نام سے لگا ہوا ہے، یہ کسی اور کی نثر ہے، عطار کے حالات کے لئے دیکھئے نفحات الانس ص۳۹۱۔

۹۴۸/۱۲ **تحفۃ العجم** ۱۳۰

سید حسین شاہ حقیقت کی تصنیف ہے، اس میں فارسی زبان کے قواعد بیان کئے گئے ہیں، مصنف نے اسے ۱۲۱۳ھ میں تصنیف کیا ہے، زیر نظر نسخہ ۱۲۴۶ھ کا کتابت شدہ ہے۔

۹۴۹/۱۳ **چہار عنصر** ۱۱۴

مرزا عبدالقادر بیدل (م ۱۱۳۳ھ) کی تصنیف ہے، ضخامت کوئی سو اوراق، ہر صفحہ میں (۱۵) سطریں، کتابت عمدہ، زیر نظر نسخہ ۱۲۴۳ھ کا کتابت شدہ ہے۔

۹۵۰/۱۴ **چند مکتوبات** ۱۱۱

اس مجموعہ میں اورنگ زیب عالمگیرؒ کے عہد کے رقعات اور مکاتیب جمع کئے گئے ہیں، ضخامت (۱۷۶) اوراق۔

۹۵۱/۱۵ **حاشیہ مینا بازار** ۱۵۴

مینا بازار کے نام سے فارسی کی ایک کتاب پر یہ حاشیہ لکھا گیا ہے اور کتاب کی شرح کی گئی ہے، یہ حاشیہ گل محمد صاحب کے قلم سے ہے، اس جلد میں ایک رسالہ "گل گشتی" نام سے سلا ہوا ہے، جس کے مصنف سراج الدین آرزو ہیں، یہ نسخہ ۱۲۶۴ھ کا کتابت شدہ ہے۔

۹۵۲/۱۶ **دستور العمل** ۱۲۳

عبدالواسع ہانسوی کی تصنیف ہے، اس میں بعض ابیات کی تحقیق درج کی گئی ہے ضخامت (۵۰) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۵) سطریں، کتابت بہتر، زیر نظر نسخہ ۱۱۰۱ھ کا کتابت شدہ ہے۔

۹۵۳/۱۷ **دستور المکتوبات** ۱۰۶

اس میں مختلف نمونے کے خطوط ہیں، جن کو پڑھ کر مبتدی خط لکھنے کا سلیقہ سیکھا کرتے تھے، یہ ۱۸۶۷ء کا لکھا ہوا ہے۔

۹۵۴/۱۸ **دیوان اسیر** ۳۲

مرزا ہلال اسیر کا دیوان ہے، ضخامت (۲۵۳) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۵) سطریں کتابت عمدہ، سنہ کتابت درج نہیں،

۹۵۵/۱۹ دیوان انوار ۱۷

شاہ قاسم انوار (م ۸۳۷ھ) صوفیاء میں سے تھے، یہ ان کے اشعار کا مجموعہ ہے جن میں تصوف کی آمیزش ہے، کشف الظنون میں ان کی ایک کتاب "انیس العاشقین" کا تذکرہ ہے، ضخامت (۱۹۲) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۷) سطریں، کتابت نفیس، اس کی کتابت دہلی میں ہوئی ہے، حالات کیلئے دیکھئے مفتاح التواریخ ص ۱۱۴۔

۹۵۶/۲۰ دیوان حافظ ۴۰

حافظ شیرازی (م ۷۹۳ھ) مشہور ہیں، اور ان کا یہ دیوان بھی، پہلے عام طور پر لوگ پڑھتے پڑھاتے تھے، فال نکالنے کے لئے یہ دیوان مشہور و مقبول ہے، اس کے اشعار صوفیانہ اور رندانہ ہیں، یہ قدیم نسخہ ہے، اس کا دوسرا نسخہ نمبر (۲۵) پر ہے، حافظ کے حالات کے لئے دیکھئے شعر العجم ج ۲ ص ۱۷۰۔

۹۵۷/۲۱ دیوان عزت ۱۱

عزت کوئی شاعر گذرے ہیں، یہ ان کا دیوان ہے ضخامت (۶۰) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۵) سطریں، کتابت صاف ستھری۔

۹۵۸/۲۲ دیوان غنی ۳۹

طاہر غنی مشہور شاعر گذرے ہیں، یہ ان کا دیوان ہے، ضخامت (۵۹) اوراق،

ہر صفحہ میں (۱۵) سطریں، کتابت عمدہ، یہ نسخہ ۱۰۸۶ھ کا کتابت شدہ ہے۔

۹۵۹/۲۳ دیوان مخفی ۷

زیب النساء بیگم مخفی (م ۱۱۱۳ھ / ۱۷۰۱ء) بنت سلطان عالمگیر شعرگوئی اور سخن سنجی میں شہرت رکھتی تھیں زیر نظر دیوان کا قلمی نسخہ ان کی ہی طرف منسوب ہے، کہا جاتا ہے کہ اس میں ایک دوسرے شاعر مخفی رشتی کے اشعار بھی شامل ہیں، زیب النساء حافظ قرآن تھیں، اور عربی کتابیں بھی انھوں نے پڑھی تھیں، ضخامت   اوراق، ہر صفحہ میں (۱۶) سطریں، کتابت عمدہ جلی قلم، سنہ کتابت درج نہیں، حالات کے لئے دیکھئے نزہتہ الخواطر ج ۶ ص ۹۲، بعض لوگوں نے لکھا ہے، جو دیوان زیب النساء کی طرف منسوب ہے، وہ ان کا نہیں ہے۔

۹۶۰/۲۴ دیوان مغربی ۱۶

دیوان مغربی کا یہ قلمی نسخہ ۱۳۱۳ھ کا لکھا ہوا ہے، ضخامت (۵۷) اوراق، ہر صفحہ میں (   ) سطریں، کتابت عمدہ، اگر یہ مغربی وہی ہیں، جن کا نام محمد شیریں تھا تو ان کا سنہ وفات ۸۰۹ھ ہے۔

۹۶۱/۲۵ رباعیات قاسم ۳۱

۹۶۲/۲۶ رسالہ جوش وخروش ۳۶ر

اس میں تصوف کے مسائل نظم میں ادا کئے گئے ہیں، ضخامت (۱۰۸) صفحات، ہر صفحہ میں (۱۷) سطریں، کتابت بہتر، کاتب غلام محی الدین، ۱۲۸۳ھ کا کتابت شدہ ہے۔

۹۶۳/۲۷ رسالہ درخط انشار ۱۴۷ر

بچوں کیواسطے انشار کی مشق کے لئے لکھا گیا ہے، ہر طرح کے خطوط کے نمونے ہیں، یہ رسالہ ۱۰۹۰ھ میں تصنیف کیا گیا ہے، مصنف کا نام محرم بن فتح محمد ہے۔

۹۶۴/۲۸ سکندر نامہ ۳۵ر

یہ نظامی گنجوی (م ۶۰۲ھ) کی تصنیف ہے، ان کا نام الیاس یوسف تھا، اور لقب نظام الدین اور تخلص نظامی، اور وطن گنجہ، سکندر نامہ انھوں نے اپنی خواہش سے لکھا، اور یہ اونچے درجہ کا کلام تسلیم کیا گیا، یہ نسخہ عمدہ ہے، ۱۲۰۹ھ کا مکتوبہ ہے، نظامی کے حالات کے لئے دیکھئے شعر العجم ص ۲۴۱ ج ۱۔

اس کا دوسرا نسخہ نمبر (۱۰) پر، تیسرا نمبر (۲۰) پر اور چوتھا نمبر (۲۴) پر ہے۔

۹۶۵/۲۹ شاہ نامہ فردوسی ۲۷ر

ابوالقاسم حسن بن اسحٰق فردوسی (م ۴۱۱ھ) کی مشہور تصنیف جس کے نتیجہ میں اسے "خدائے سخن" کا لقب ملا، اس شاہنامہ کو اس نے تیس سال میں پورا کیا تھا، ایران کی مایہ ناز تاریخ بھی اسے کہا گیا ہے، نسخہ قدیم ہے، مگر سنہ کتابت درج نہیں، حالات کے لئے دیکھئے شعر العجم ص ۱۴۲ ج ۱۔

۹۶۶/۳۰ شبنم شاداب ۱۲۵ر

یہ فارسی کا مختصر رسالہ ہے، چند چیزوں کی خوبیاں اچھے انداز میں بیان کی گئی ہیں، ۱۲۶۶ھ کا کتابت شدہ ہے۔

۹۶۷/۳۱ شرح بوستاں ۱۳۲ر

شیخ سعدی شیرازی کی مشہور کتاب بوستاں کی شرح ہے، مصنف کا نام درج نہیں، ضخامت (۸۰۹) صفحات، ہر صفحہ میں (۱۷) سطریں، سنہ کتابت درج نہیں۔

۹۶۸/۳۲ شرح دیوان حافظ ۱۰۲ر

یہ شرح سیف الدین ابوالحسن عبدالرحمٰن بن سلیمان کی تصنیف ہے، یہ شرح انھوں نے ۱۰۲۸ھ میں لکھی ہے، ضخامت (۲۶۷) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۷) سطریں، محمد مسعود نے اس کی کتابت ۱۱۰۹ھ میں کی ہے،

اس کتاب کا دوسرا نسخہ نمبر (۱۳۹) پر ہے، یہ بھی مکمل ہے، اس کے کاتب محمد عوض بن تولک نامی ہیں، ضخامت (۱۷۷) اوراق، سنہ کتابت ۱۱۳۹ھ ہے۔

۹۶۹/۳۳ شرح قصائد بدرچاچ ۱۰۳ر

بدر چاچ ایک مشہور شاعر تھے، جو بزمانہ تغلق ۷۳۲ھ میں دہلی آئے، ان کی شاعری کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ استعارات غریبہ استعمال کرنے میں ممتاز تھے، ان کے قصائد کی یہ شرح غیاث الدین بن جلال الدین رامپوری (م ۱۲۶۹ھ) نے لکھی ہے، انھوں نے تین سال کی مسلسل محنت سے یہ خدمت انجام دی تھی، اس کا نام انھوں نے "کاشف الاسرار"

تجویز کیا، یہ ۱۲۵۶ھ کی تصنیف ہے، نواب محتشم الدولہ غوث محمد خان نے سرپرستی فرمائی،
یہ نسخہ ۱۲۶۷ھ کا کتابت شدہ ہے، کاتب نادر صاحب ہیں ۔
ضخامت (۵۵۰) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۷) سطریں، کتابت عمدہ، شارح کے حالات
کے لئے دیکھئے نزہتہ الخواطر ج۷ ص۳۶۵ ، غیاث اللغات کے مصنف آپ ہی ہیں ۔

شرح گلستاں

۹۷۰/۳۴ ۱۳۷

سعدی شیرازی (م ۶۹۱ھ) کی گلستاں کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے، مولوی محمد نوراللہ
اجراری نے اس کی یہ شرح لکھی ہے، زیر نظر نسخہ اس کا نصف اول ہے، یہ بوسیدہ ہے، یہ
نسخہ ۴۸ جلوس عالمگیری کا کتابت شدہ ہے، یہ شرح متوسط درجہ کی ہے، اس جلد میں
یوسف زلیخا کی بھی ایک شرح سلی ہوئی ہے مگر یہ بھی ادھوری اور ناقص ہے ۔

شرح یوسف زلیخا

۹۷۱/۳۵ ۱۴۱

مولانا عبدالرحمٰن جامی (م ۸۹۸ھ) کی مشہور کتاب "یوسف زلیخا" منظوم پہلے زمانہ میں
فارسی درجات میں داخل نصاب تھی، زیر نظر قلمی نسخہ اسی کتاب کی شرح ہے، اس شرح
کے مصنف مولوی عبدالواسع ہانسوی (م ــــ ھ) ہیں، یہ قلمی نسخہ ۱۲۵۲ھ کا کتابت
شدہ ہے ۔

طوطی نامہ

۹۷۲/۳۶ ۱۲۷

امیر خسرو (م ۷۲۵ھ) مشہور شاعر اور صوفی گذرے ہیں، نظام الدین اولیاء کے
جاں نثاروں میں تھے، یہ رسالہ امیر خسرو کی کاوش کا نتیجہ ہے، اس میں عشق و محبت
الٰہی کی داستاں ہے، اور ایک خاص رنگ میں ۔

اس کا دوسرا نسخہ ۱۳۹ پر ہے، جو کافی ضخیم ہے اور دو سو اوراق میں پھیلا ہوا ہے، یہ
۵۳ جلوس عالمگیری کا کتابت شدہ ہے، امیر خسرو کے حالات کے لئے دیکھئے
شعر العجم شبلی نعمانی ج۲ ص۵ ، نفحات الانس ص۳۹۷ ۔

عنایت بخش

۹۷۳/۳۷ ۱۳۰

یہ دراصل خطوط کا مجموعہ ہے، جس کے پڑھنے سے فارسی خط و کتابت کا سلیقہ آتا
ہے، عبارت مرصع اور دلآویز ہے، مگر نسخہ بوسیدہ ہو رہا ہے۔ سنہ ۶ محمد شاہی میں لکھا
گیا ہے ۔

فتح الاسرار ملقب بہ میزان الافکار

۹۷۴/۳۸ ۱۵۸

خواجہ نصیر الدین (م ۶۷۲ھ) کی معیار الاشعار نامی کتاب عروض کے بیان میں
تھی، مفتی سعداللہ مرادآبادی (م ۱۲۹۴ھ) نے اپنے احباب اور نواب رضا خاں کی فرمائش
پر "فتح الاسرار" کے نام سے اس کی یہ شرح لکھی ہے، شروع کتاب میں شارح نے مصنف
کے حالات بھی لکھے ہیں، مفتی صاحب موصوف نے یہ کتاب نظر ثانی کے بعد ۱۲۶۴ھ میں
لکھی تھی، ضخامت کوئی ڈیڑھ سو اوراق، ہر صفحہ میں (۱۳) سطریں، کتابت صاف ستھری،
یہ نسخہ ۱۲۷۱ھ کا کتابت شدہ ہے ۔
مفتی سعداللہ مرادآبادی کے حالات کے لئے دیکھئے تذکرہ علمائے ہند ص۷۳،
نزہتہ الخواطر ج۷ ص۱۹۸ ۔ اور خواجہ نصیر الدین کے حالات کیلئے دیکھئے

فتوح الحرمین

۹۷۵/۳۹ ۱۳۱

کہا جاتا ہے کہ ملا جامی (م ۸۹۱ھ) کے شاگرد محی الدین محی کی یہ تصنیف ہے، اس

کتاب میں حرمین شریفین یعنی مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے حالات نظم میں بیان کئے گئے ہیں، یہ قلمی قدیم نسخہ معلوم ہوتا ہے، سنہ کتابت مٹ گیا ہے۔

اس کا دوسرا نسخہ نمبر (۱۲) پر ہے، یہ نسخہ جدید کتابت شدہ ہے، یعنی ۱۲۹۴ھ کا نقل کیا ہوا ہے، یہ نسخہ دیدہ زیب اور جدولوں سے مزین ہے، اور پہلے سے بہت سے اشعار میں مختلف بھی ہے، پہلے میں مصنف کا نام جامی لکھا ہے اور دوسرے میں محی، مگر خیال یہ ہے کہ یہ محی کا ہی کلام ہے، اور دوسرا نسخہ اس کا انتخاب، محی الدین محی کے حالات اب تک نہیں مل سکے ہیں۔

۹۷۶/۴۰ **قصائد عرفی** ۱/

جمال الدین عرفی (م ۹۹۹ھ) کے قصائد کا مجموعہ ہے، زیر نظر قلمی نسخہ اچھی حالت میں ہے، ضخامت (۲۰۰) صفحات، ہر صفحہ میں (۱۵) سطریں، کتابت عمدہ جلی قلم، ۱۲۹۵ھ کا کتابت شدہ ہے،

اس کا دوسرا نسخہ ۱۵/ پر ہے، اور یہ نسخہ پہلے نسخہ سے قدیم ہے، ۱۲۵۱ھ کا کتابت شدہ ہے، ضخامت (۹۸) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۵) سطریں، عرفی کے حالات کے لئے دیکھئے شعر العجم ج ۳ ص ۶۶۔

۹۷۷/۴۱ **کریما** ۲/

سعدی شیرازی (م ۶۹۱ھ) مشہور مصلح گذرے ہیں، ان کی کتابوں میں گلستاں اور بوستاں بہت مشہور اور مقبول کتابیں ہیں، "کریما" بھی آپ کی ہی تصنیف ہے اور اچھے نصائح پر مشتمل ہے، فارسی درجات میں داخل نصاب ہے، پہلے اس کے اشعار زبان زد خاص و عام تھے، سعدی کا نام شرف الدین لقب مصلح الدین اور سعدی تخلص

ہے، حالات کے لئے دیکھئے حیات سعدی از حالی شعر العجم ج ۲ ص ۲۲۔

۹۷۸/۴۲ **کشائش نامہ** ۱۱۰/

مصنف کا نام صاف پڑھا نہیں جاتا، بظاہر "راج کرن" نام معلوم ہوتا ہے، یہ ایک ضخیم کتاب ہے، ہر صفحہ میں (۱۳) سطریں ہیں، کتابت ناصاف، کاتب عبدالحق یہ نسخہ ۱۲۶۳ھ کا کتابت شدہ ہے۔

۹۷۹/۴۳ **کلام فیضی** /

ابوالفیض فیضی (م ۱۰۰۴ھ) کا یہ منظوم کلام ہے، اس میں مناجات اور کچھ دوسرے اشعار ہیں، فیضی شعر گوئی بالخصوص مثنوی اور قصاید میں ممتاز ہے، یہ مجموعہ (۵۴) اوراق میں پھیلا ہوا ہے، ہر صفحہ میں (۱۹) اشعار ہیں، زیر قلم نسخہ ۱۰۰۹ھ کا کتابت شدہ ہے، فیضی کے حالات کے لئے دیکھئے شعر العجم ج ۳ ص ۲۶۔

۹۸۰/۴۴ **گل جعفری** ۱۵۶/

یہ دراصل مختلف مکتوبات کا مجموعہ ہے، جو مختلف لوگوں کے نام لکھے گئے ہیں، ان میں ہندو بھی ہیں اور مسلمان بھی، ضخامت (۱۹۹) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۵) سطریں، کتابت عمدہ، سنہ کتابت ۱۲۴۲ ہجری، شروع کے پندرہ اوراق نہیں ہیں، اس لئے اس کے مرتب کا نام نہیں مل سکا۔

۹۸۱/۴۵ **گلستاں** ۱۱۳/

شرف الدین مصلح سعدی شیرازی (م ۶۹۱ھ) علمی دنیا میں کسی تعارف کے

محتاج نہیں، اور ان کی کتاب گلستاں خود مصنف سے بھی زیادہ مشہور و مقبول ہے، جدولیں اس میں عمدہ بنی ہوئی ہیں، کتابت بھی عمدہ ہے، یہ نسخہ ۱۲۳۳ھ کا کتابت شدہ ہے۔ سعدی کے حالات کے لئے دیکھئے نفحات الانس ص۲۹۲، شعر العجم ج۲ ص۲۲۔

اس کتاب کے متعدد نسخے ہیں، اور ان کے مندرجہ ذیل نمبرات ہیں، (۱۰۵)، (۱۲۱)، (۱۳۱)، (۱۳۴)، (۱۳۸)، (۱۴۲)، (۱۴۵)۔

۹۸۲/۴۶ گلستان مسرت ملقب بہ حدائق المعانی رہ

اس کے مرتب عبدالرحمٰن شاکر ہیں، انھوں نے اس کی ترتیب کا کام محمد امجد علی شاہ (م ـــــ) کے دور میں شروع کیا، اور واجد علی شاہ (م ـــــ) کے دور ۱۲۶۹ھ میں اس کی تکمیل ہوئی۔

پوری کتاب پانچ حدیقوں پر منقسم ہے، کسی میں حمد و نعت ہے، کسی میں عشق و محبت کی حقیقت اور عشاق کے حالات، کسی میں خط و کتابت اور کسی حدیقہ میں نصائح وغیرہ، یہ ایک عمدہ منتخب مجموعہ ہے، جن شعراء کے کلام سے یہ مجموعہ مرتب ہوا ہے ان میں جامی، خاقانی، ظہوری، فیضی، سعدی، نظامی، حسن دہلوی، امیر خسرو، فانی، بیدل، اور دوسرے سیکڑوں کامیاب شعراء ہیں، حوالہ سب کا درج ہے،

ضخامت (۳۰۰) صفحات، ہر صفحہ میں دو کالم اور ہر کالم میں (۳۱) اشعار، کتابت عمدہ، سنہ کتابت ۱۳۰۷ ہجری، کاتب لیلادھر، مرتب کے حالات نہیں مل سکے،

۹۸۳/۴۷ متفرق قصائد

اس مجموعہ میں مختلف لوگوں کی مدح میں جو قصائد کہے گئے ہیں، انھیں جمع کیا گیا

ہے، ان میں امراء، سلاطین دونوں ہی ہیں، شروع اور آخر دونوں جانب سے ناقص ہے، اس لئے یہ معلوم نہ ہو سکا کہ قصیدہ گو کون صاحب ہیں،

ضخامت (۳۶) اوراق، ہر صفحہ میں چار کالم اور ہر کالم میں (۲۱) سطریں، حاشیہ پر بھی اشعار ہیں، سنہ کتابت کہیں درج نہیں، مگر یہ کافی قدیم نسخہ معلوم ہوتا ہے۔

۹۸۴/۴۸ مثنوی شمع و پروانہ

اس مثنوی کے مصنف نواب عاقل خاں صاحب رازی (م ـــ) ہیں، ضخامت (۹۵) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۷) سطریں، کتابت صاف ستھری، کاتب غلام محی الدین، یہ نسخہ ۱۲۹۹ھ کا کتابت شدہ ہے، اس کتاب میں حمد و نعت کے بعد عشق و محبت کی داستان ہے، ہر صفحہ میں تین کالم ہیں، یہ مثنوی "ساقی نامہ سرخوش" کے ساتھ مسلک ہوئی ہے، جو جامی رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف میں ہے، اور اسی جلد میں رسالہ "جوش و خروش" بھی ہے۔

۹۸۵/۴۹ مخزن اسرار

الیاس یوسف نظام الدین نظامی گنجوی (م ۶۰۷ھ) مشہور شاعر گذرا ہے، اس کی مشہور کتاب "سکندر نامہ" نصاب میں داخل ہے، بہرام شاہ کے نام پر اس نے ۵۵۹ھ میں "مخزن اسرار" لکھی اور اس کے صلہ میں اس کو پانچ ہزار اشرفیاں ایک قطار اونٹ، اور انواع و اقسام کے بیش قیمت کپڑے ملے، اس کی تصنیف کے وقت نظامی کوئی پچیس سال کا تھا۔

یہ قلمی نسخہ بوسیدہ جلی قلم ہے، ضخامت (۱۲۷) اوراق، سنہ کتابت درج نہیں، نظامی کے حالات کے لئے دیکھئے نفحات الانس ص۳۹۷، شعر العجم ج۱ ص۲۲۱۔

۹۸۶/۵۰ مفرح القلوب سالا

کوئی تاج نامی شخص ہیں، جنھوں نے ایک ہندی کتاب کا فارسی میں ترجمہ کیا ہے اور اس کا نام مفرح القلوب تجویز کیا ہے، یہ قصہ کہانی کی کتاب ہے، ضخامت (۸۰) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۱) سطریں، کتابت صاف ستھری۔

۹۸۷/۵۱ منشیات امیر خسرو سلا

اس کتاب کا صحیح نام نہیں مل سکا، دراصل اس میں مختلف مصنفین کی کتابوں کا انتخاب جمع کیا گیا ہے اور اس میں پہلی کتاب منشیات امیر خسرو کا انتخاب ہے، اس میں محاوروں کی تشریح، بادشاہوں کے خطوط شاہزادوں کے نام، اور دوسری کارآمد چیزیں، مختلف مصنفین اور کتابوں کی مدد سے یکجا کی گئی ہیں، مجموعی اعتبار سے کتاب معلومات افزا اور دلچسپ ہے۔

ضخامت (۲۱۲) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۷) سطریں، کتابت صاف ستھری، سنہ کتابت درج نہیں۔

۹۸۸/۵۲ مثنوی بوعلی شاہ قلندر ۔

بوعلی شاہ قلندر پانی پتی (م ۷۲۴ھ) مشہور اولیاء میں ہیں، آپ نے تیس سال تک درس وتدریس اور افتاء کے فرائض انجام دیے اور اس کے بعد راہ خدا میں گم ہوگئے، آپ کی مثنوی بہت مشہور ہے، یہ قلمی نسخہ ۱۱۸۷ھ کا کتابت شدہ ہے، بڑے سائز کے (۲۴) اوراق پر پھیلا ہوا ہے، ہر صفحہ میں عموماً (۱۵) اشعار ہیں، حالات کے لئے دیکھئے نزہۃ الخواطر ج۲، اخبار الاخیار ص۱۲۹، بزرگانِ پانی پت ص ۲۹۔

۹۸۹/۵۳ مثنوی سبحۃ الابرار ۳۱

مولانا عبدالرحمٰن جامی (م ۸۹۱ھ) کسی تعارف کے محتاج نہیں، یہ زیرِ نظر مثنوی آپ کے قلم کی رہین منت ہے، اس میں تصوف کے حقائق بیان کئے گئے ہیں، سنہ کتابت درج نہیں، صورت شکل سے نسخہ قدیم معلوم ہوتا ہے، ضخامت (۹۳) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۷) سطریں، کتابت عمدہ، حالات کے لئے دیکھئے رشحات ص۱۳۳، خزینۃ الاصفیاء ص ۔

۹۹۰/۵۴ مثنوی سحرِ حلال ۲۸

خورشید احمد صاحب وکیل (م ـــ ھ) نے یہ مثنوی لکھی ہے، اس میں حمد و نعت کے بعد آصف جاہ نظام دکن محبوب علی خاں کے لئے قصائد کہے گئے ہیں، نظم رواں اور زبان شگفتہ ہے، شروع میں مولوی ریاض الدین صاحب کے نام ایک طویل خط بھی ہے، یہ نسخہ ۱۳۰۶ فصلی کا کتابت شدہ ہے، ضخامت (۲۵) اوراق، کتابت عمدہ حالات کے لئے دیکھئے

۹۹۱/۵۵ مثنوی عالم آرا ۲۳

اس جلد میں تین مثنویاں ہیں، (۱) عالم آرا، (۲) مثنوی سرخوش، (۳) ایک اور جس کا نام نہیں ملا، کرم خوردہ اور اوراق چپکے ہوئے ہیں، استفادہ مشکل ہے، ۱۲۴۶ھ کی کتابت شدہ ہے، ضخامت تقریباً (۶۵) اوراق،

۹۹۲/۵۶ مثنوی ناصر علی ۱۴

یہ ناصر علی نامی شخص کی مثنوی ہے، اس کے کاتب امیر اللہ نامی بزرگ ہیں، ۱۲۳۳ھ کی کتابت شدہ ہے، ضخامت کوئی (۳۰) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۵) سطریں، کتابت صاف ستھری۔

۹۹۳/۵۷ منشیات مادھورام ۱۴۳

مادھورام نواب لطف اللہ کے یہاں خطوط نویسی کے کام پر متعین تھے اور دوسری جگہوں میں بھی انھوں نے یہی خدمت انجام دی تھی، اس کتاب میں مادھورام نے اس طرح کے اپنے تمام خطوط، احکام و فرامین یکجا کردیے ہیں ضخامت کئی سو صفحات کتابت معمولی، سنہ کتابت درج نہیں۔

۹۹۴/۵۸ مینا بازار ۱۲۶

اس کتاب میں قصے ہی قصے ہیں، چھوٹی تقطیع پر (۳۵) اوراق میں پھیلی ہوئی ہے ۱۲۵۵ھ کی کتابت شدہ ہے، اس کا دوسرا نسخہ نمبر (۱۰۸) پر ہے، یہ ظہوری (م ۱۰۲۶ھ) کی تصنیف ہے۔

۹۹۵/۵۹ میزان الاشعار ۳۳

شہر بدرا اس میں نواب غوث محمد خاں اعظم ایک رئیس تھے، جنہیں اشعار سے مناسبت تھی، آپ کے حلقہ ارادت کے ایک شاعر محمد حسین (م سنہ ھ) تھے، انھوں نے فن عروض میں یہ کتاب تصنیف کرکے نواب صاحب کی خدمت میں پیش کی۔ اس کی تکمیل مصنف نے ۱۲۵۹ھ میں کی۔

ضخامت (۶۵) صفحات، ہر صفحہ میں عموماً (۱۷) سطریں، کتابت نفیس، کاتب

حسن علی، ۱۳۰۱ھ میں اس کی کتابت عمل میں آئی ہے، مصنف ۱۲۹۶ھ تک زندہ تھے، پھر کب انتقال ہوا، معلوم نہ ہو سکا، حالات کے لئے دیکھئے نزہۃ الخواطر ج ۷ ص ۱۳۶۔

۹۹۶/۶۰ نکات بیدل ۳۷

مرزا عبدالقادر بیدل عظیم آبادی (م ۱۱۲۳ھ) کی تصنیف ہے، بیدل کو تصوف سے خاصی مناسبت معلوم ہوتی ہے، گل و بلبل سے علیحدہ ہو کر مرزا صاحب نے عشق حقیقی کی روح کو جگانے کی سعی کی ہے، آپ اپنے وقت کے بہت بلند پایہ شاعر، زاہد، عفیف اور قانع تھے، امرا اور بادشاہوں کی مدح سرائی سے نفرت تھی، حضرت عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند محمد اعظم کے ہمنشینوں میں تھے، ایک بار ان سے قصیدہ لکھنے کی فرمائش کی گئی، آپ نے ان سے علیحدگی اختیار کرلی،

ضخامت (۷۰) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۳) سطریں، کتابت معمولی، سنہ کتابت ۱۲۲۷ ہجری، مصنف کے حالات کے لئے دیکھئے نزہۃ الخواطر ج ۶ ص ۱۵۔

۹۹۷/۶۱ نلدمن ۲۸

ابوالفیض فیضی (م ۱۰۰۴ھ) مشہور شاعر اور دربار اکبری کا معتمد عالم ہے، اور یہ علمی دنیا میں اپنے کارناموں کی وجہ سے کسی تعارف کا محتاج نہیں، نلدمن موصوف ہی کی کاوشوں کا نتیجہ ہے، مشہور مورخ ملا عبدالقادر بدایونی نے بھی اس کی اس کتاب کی بہت تعریف کی ہے۔

ضخامت (۱۴۵) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۵) سطریں، کتابت صاف ستھری، البتہ جگہ جگہ کرم چشیدہ، یہ نسخہ ۱۱۹۳ھ کا کتابت شدہ ہے، اس کا دوسرا قلمی نسخہ نمبر (۱۸) پر ہے جو ۱۲۳۶ھ کا کتابت شدہ ہے، اس کی ضخامت (۱۴۴) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۶) سطریں، کتابت عمدہ، فیضی کے حالات کے لئے دیکھئے شعر العجم ج ۳ ص ۲۶، سبحۃ المرجان ص ۴۹، نزہۃ الخواطر ج ۵ ص ۳۷۔

۹۹۸/۶۲ **ہشت بہشت** ۲۹

یہ مشہور شاعر امیر خسرو (م ۷۲۵ھ) کی تصنیف ہے، کہا جاتا ہے کہ یہ کتاب نظامی (م ۵۹۹ھ) کی کتاب "ہفت پیکر" کا جواب ہے، ۷۰۱ھ میں امیر خسرو نے یہ مثنوی لکھی ہے، اس میں (۳۳۸۲) اشعار ہیں، زیر نظر قلمی نسخہ کی ضخامت (۱۳۲) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۳) سطریں، کتابت پاکیزہ، جگہ جگہ سے کرم خوردہ، کاتب سکھراج سنگھ، سنہ ۱۲۴۳ھ میں اس کی کتابت ہوئی ہے، اس کے اخیر میں ہندی اشعار کا ایک نسخہ سلا ہوا ہے جس کے (۴۰) اوراق ہیں، لکھا ہے کہ یہ بھاگوت و بھگت مال کا اختصار ہے، یہ سنہ ۱۲۰۶ھ کا کتابت شدہ ہے، امیر خسرو کے حالات کے لئے دیکھئے شعر العجم ج۲ ص۹۹۔

۹۹۹/۶۳ **یوسف زلیخا** ۳۰

عبد الرحمن جامیؒ (م ۸۹۸ھ) دنیائے شاعری میں کسی تعارف کے محتاج نہیں، مشہور مصنف ہیں، آپ کی تصنیفات میں "یوسف زلیخا" نامی کتاب بھی داخل ہے، زیر نظر نسخہ کی کتابت عہد بہادر شاہ ظفر میں ہوئی ہے، سنہ کتابت کیڑوں کے نذر ہو گیا ہے،

مولانا جامیؒ کے حالات کے لئے دیکھئے رشحات ص ۱۳۳، اس کے دوسرے قلمی نسخے نمبر ۱۹، ۲۶ اور ۳۸ پر ہیں۔

ادب اردو

اخیر گت

۱۰۰۰/۱ ۱۳

مولانا رمضان (م ــــ ھ) کی تصنیف ہے، اس کتاب میں انسان کی حقیقت اور اس کے آخری انجام کا منظوم بیان ہے، موت، قبر اور حشر کا پورا نقشہ بھی کھینچنے کی سعی کی گئی ہے، ابتدا یہاں سے ہوتی ہے۔

پہلے حمد ہے پاک سبحان کی — بنائی ہے جن صورت انسان کی

اور اخیر شعر یہ ہے -

ختم دوست کے نام اوپر ہوئی — محمد محمد محمد نبی
محمد محمد علیہ السلام — علیک الصلوٰۃ ہمیشہ مدام

ضخامت (۹۵) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۳) سطریں، کتابت معمولی، کاتب خواجہ بخش، سنہ کتابت ۱۲۴۴ ہجری،

اعجاز محسنی

۱۰۰۱/۲ ۹

محسن علی ہندی ولد نواب محمد علی خان (م ــــ ھ) کی تصنیف ہے، اس کتاب میں مصنف نے اردو کے قواعد صرف معانی، بیان، پھر عروض و قوافی، صنائع لفظی و معنوی، محاورات و اصطلاحات اور دوسری چیزیں لکھی ہیں، اپنے دور کے لحاظ سے زبان و بیان عمدہ ہے، پوری کتاب دس ابواب پر منقسم ہے۔

ضخامت (۲۴۰) صفحات، ہر صفحہ میں (۱۳) سطریں، کتابت نفیس، سنہ کتابت درج نہیں ہے، کتاب مجموعی اعتبار سے عمدہ ہے، مصنف کے حالات نہیں مل سکے۔

دیوان مصحفی

۱۰۰۲/۳ ۱۸

یہ مشہور شاعر مصحفی کا اردو دیوان ہے اور مکمل ہے، ضخامت (۲۵۴) اوراق، ہر صفحہ میں عموماً (۱۳) سطریں، کتابت معمولی، کاتب کاشی لال سررشتہ دار عدالت فوجداری بنارس، یہ نسخہ ۱۲۴۰ھ فصلی ۱۸۳۳ء کا کتابت شدہ ہے، شیخ غلام علی ہمدانی مصحفی (م ۱۲۴۰ھ) کے حالات کیلئے دیکھئے آب حیات ص ۳۱۹۔

دیوان مومن

۱۰۰۳/۴ ۱۲

مومن خاں مومن (م ۱۲۶۸ھ) مشہور شاعر گذرے ہیں، ان کے دیوان کا یہ قلمی نسخہ ہے، اور مکمل ہے، ضخامت کوئی یک صد اوراق، ہر صفحہ میں عموماً (۱۱) سطریں، کتابت بہتر کاتب درگا پرشاد ولد بلاس رائے فیروزآباد ضلع آگرہ، کاتب نے ۱۲۷۶ھ میں نقل کیا ہے، حالات کے لئے دیکھئے آب حیات ص ۴۲۲۔

مثنوی تحفۃ العشاق

۱۰۰۴/۵ ۳

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی (م ۱۳۱۷ھ) مشہور بزرگ گذرے ہیں، آپ کی مثنوی تحفۃ العشاق کا یہ قلمی نسخہ ہے، ضخامت (۹۹) صفحات، ہر صفحہ میں (۱۴) سطریں، کتابت صاف ستھری،

کاتب عزیز الرحمن ولد عبد الرحمن کاندھلوی، یہ ۱۳۲۱ھ کا کتابت شدہ ہے حاجی صاحبؒ کے حالات کے لئے دیکھئے نزہۃ الخواطر ج ۸، شمائم امدادیہ

مثنوی غذائے روح

۱۰۰۵/۶ ۱۱

یہ بھی حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی (م ۱۳۱۷ھ) کی تصنیف ہے، اور آپ کی مشہور مثنوی ہے، یہ بھی مکمل نسخہ ہے،

ضخامت (۱۲۴) صفحات، ہر صفحہ میں عموماً (۱۴) سطریں، کتابت صاف ستھری،

کاتب عزیز الرحمن ولد عبد الرحمن کاندھلوی، سنہ کتابت ۱۳۲۱ھ، حالات کے لئے دیکھئے شمائم امدادیہ، نزہتہ الخواطر ج ۸۔

نل دمن

۱۰۰۶/۷ — ۲/ر

مصنف کا نام نہیں مل سکا، یہ نل اور دمن کے باہمی عشق و محبت کی داستان اردو میں نظم کی گئی ہے، اور یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ عشق ایک لا علاج بیماری ہے جو آدمی سے اس کی عقل چھین لیتی ہے۔

ضخامت (۱۱۱) صفحات، ہر صفحہ میں (۱۵) سطریں، کتابت صاف ستھری، سنہ کتابت درج نہیں۔

یوسف زلیخا

۱۰۰۷/۸ — ش

مولانا جامیؒ کی یوسف زلیخا فارسی میں ہے، یہ یوسف زلیخا بزبان اردو ہے، احمد علی نامی بزرگ نے یہ خدمت انجام دی ہے، یہ کون بزرگ ہیں، کچھ پتہ نہیں چل سکا، نام بھی ایک جگہ اخیر میں نظم کے اندر آیا ہے، لکھتے ہیں،

شکر احمد علی خدا کا کر ۔۔۔ ہوئی امداد حق نپٹ تجھ پر

ضخامت (۱۲۸) اوراق، ہر صفحہ میں (۱۶) سطریں، کتابت صاف ستھری، اس کے شروع میں ایک دوسری منظوم کتاب سلی ہوئی ہے۔

فہرست مولفین و مصنفین تعارف مخطوطات جلد دوم

الف

نام	صفحہ
ابو عبداللہ محمد بن یوسف ابن ہشام النحوی (م ۷۶۱ھ)	۱۸۲
ابو عبداللہ ہشام اللخمی (م ۵۷۰ھ)	۱۱۶
ابو علی حسن بن احمد الفارسی (م ۳۷۷ھ)	۱۷۶
ابو علی حسین بن یحییٰ الزندوسی النجاری	۲۶
شیخ ابو علی سینا (۴۲۸ھ)	۲۲۵، ۲۳۴، ۲۳۵
ملا ابوالفتح السعیدی (م ۹۵۰ھ)	۱۴۸
علامہ ابوالفتح المطرزی (م ۶۱۰ھ)	۱۲۶
شیخ ابوالفضل احمد بن محمد بن احمد المیدانی	۱۳۱
ابوالفضل علامی (م ۱۰۱۱ھ)	۲۵۲
ابوالفیض فیضی (م ۱۰۰۴ھ)	۲۱۴، ۲۶۹
ابوالقاسم حسن ابن محمد الطوسی الفردوسی (م ۴۱۱ھ)	۹۸، ۲۵۸
شیخ ابوالقاسم عبدالرحمن علی ابن ابی صادق (م ۴۶۰ھ)	۲۲۴
ابوالقاسم عبدالکریم بن ہوازن قشیری (م ۴۶۵ھ)	۲۵
ابوالقاسم محمد بن عثمان الحریری (م ۵۱۶ھ)	۱۱۵
ابوالقاسم ابن ابی بکر لیثی سمرقندی (م ۹۱۸ھ)	۱۰۸
ابوالليث نصر بن محمد الفقیہ السمرقندی (م ۳۹۳ھ)	۲۳

نام	صفحہ
ابوالمظفر یوسف ابن الجوزی (م ۶۵۴ھ)	۸۷
ابوالمعالی محمد	۹۴
ابوالمنصور عبدالملک بن اسمٰعیل الثعالبی (م ۴۳۰ھ)	۱۲۵
ابوالنصر فراہی	۱۲۷
ابوالنصر محمد ابن عبدالجبار العتبی (م ۴۲۷ھ)	۸۰
ابراہیم بن علی المصری قطب الدین (م ۶۱۸ھ)	۲۲۹
محمد ابراہیم بن محمد یوسف الحلبی الربعی المعروف بابن الحنبلی (م ۹۷۱ھ)	۸۲
شیخ اثیر الدین مفضل بن عمر الابہری (م ۶۶۳ھ)	۱۶۱
اثیر الدین الابہری (م ۶۶۳ھ)	۱۴۶
حکیم محمد احسن بن محمد افضل دہلوی	۲۲۰
مولوی احمد ہما بہاری (م بعد ۱۳۰۱ھ)	۲۰۵
احمد بن حسن الجاربردی (م ۷۴۶ھ)	۱۷۵
شیخ احمد انصاری شروانی یمنی (م ۱۲۵۳ھ)	۱۲۸
قاضی احمد علی سندیلوی (م ۱۲۳۰ھ)	۱۵۷
احمد شیخ الاسلام	۱۷۸
مولانا احمد علی سندیلوی (م ۱۲۲۹ھ)	۱۴۹، ۱۶۳
احمد علی	۲۷۴
احمد بن محمود فاروقی شاہجہاں آبادی (م بعد ۱۲۲۹ھ)	۱۹۹
احمد بن علی بن مسعود	۱۸۳
حکیم سید احمد علی	۲۴۹

نام	صفحہ
حکیم ارتضا علی (م ۱۲۵۱ھ)	۱۶۳
حکیم ارشد خاں المعروف بہ حکیم شفائی (م ۱۲۳۰ھ)	۲۳۰، ۲۳۳
اسد اللہ پنجابی	۱۵۴
اسرار الدین	۶۶
محمد اسلم الہ آبادی (م بعد ۱۱۳۹ھ)	۷۰
اسمٰعیل بن الحسن الحسینی الجرجانی	۲۴۴
حکیم محمد اسمٰعیل خان	۲۴۲
اسمٰعیل بن محمد تبریزی	۱۶۲
مولانا محمد اسمٰعیل شہید (ش ۱۲۴۶ھ)	۵۶
میاں محمد اصلح	۹۲
مولانا محمد اعلم سندیلوی (م ۱۱۹۸ھ)	۱۳۸
علامہ اقسرائی (م ۷۷۵ھ)	۲۱۸، ۲۲۱
قاضی علی اکبر الہ آبادی (م ۱۰۹۰ھ)	۱۴۳
محمد اکرم غنیمت	۵۴
حکیم محمد اکبر ارزانی (م بعد ۱۱۳۶ھ)	۲۴۳، ۲۴۹
الیاس یوسف نظام الدین نظامی گنجوی (م ۶۰۶ھ)	۷۷، ۲۶۵
امام الدین الحسینی واجد	۱۳۲
حاجی امداد اللہ مہاجر مکی (م ۱۳۱۶ھ)	۲۷۴
مرزا محمد امان بن محمد افضل	۲۴۳
حافظ امان اللہ بنارسی (م ۱۱۳۳ھ)	۱۴۸

نام	صفحہ
امان اللہ خان فیروز جنگ بن مہابت خان (م ۱۰۴۶ھ)	۲۴۰
امیر خرد سید محمد کرمانی (م ۷۷۰ھ)	۵۲، ۶۰
امیر خسرو (م ۷۲۵ھ)	۳۳، ۳۵، ۶۰، ۲۶۶
امیر کلال بخاری (م ۷۸۲ھ)	۴۳
مولانا سید امیر احمد سہسوانی (م ۱۳۰۶ھ)	۲۰۶
مولوی امیر الدین لکھنوی (م ۱۳۰۲ھ)	۱۰۴
مولانا اوحد الدین بلگرامی (م ۱۲۶۳ھ)	۱۱۴
شاہ اہل اللہ (م ۱۱۸۶ھ)	۱۳۳
محمد ایلاقی (م ۴۳۶ھ)	۲۲۳
محمد آملی	۲۲۳
ب	
محمد باقر بن محمود الطیب	۲۱۹
میر باقر داماد شیعی (م ۱۰۴۱ھ)	۱۳۵
اخوند محمد باقر مجلسی شیعی (م ۱۱۱۰ھ)	۸۳
خواجہ باقی باللہ (م ۱۰۱۲ھ)	۶۳
مولانا بحر العلوم (م ۱۲۲۵ھ)	۴۵، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۵، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۹، ۱۶۰
شیخ بدر الدین سرہندی بن ابراہیم	۵۱
بدر الدین	۳۵
بدر چاچ (م بعد ۷۴۵ھ)	۲۵۹
مولوی محمد برکت صاحب (م بعد ۱۱۷۰ھ)	۲۱۲

نام	صفحہ
غ	
غازی الدین خان نظام	۶۴
امام غزالی (م ۵۰۵ھ)	۳۰، ۱۲۲، ۱۶۲، ۱۹۵
غلام امام بن شیخ غلام علی عباسی	۹۱
شاہ غلام علی (م ۱۲۴۰ھ)	۴۹، ۷۵
مولانا سید غلام علی آزاد بلگرامی (م ۱۲۰۰ھ)	۱۲۱
مولانا غلام نبی شاہجہاں پوری	۱۵۲
مولانا غلام نقشبند	۱۷۸
مولانا غلام یحییٰ بہاری (م ۱۱۸۰ھ)	۳۷، ۱۵۲
مولوی محمد غوث (م بعد ۱۳۰۶ھ)	۳۵
غیاث الدین بن جلال الدین رامپوری (م ۱۲۶۱ھ)	۲۵۹
غیاث الدین بن ہمام الدین الملقب بہ خواند میر	۹۵
غیاث منصور	۱۳۵
ف	
فاخر الہ آبادی (م ۱۱۶۴ھ)	۴۱
فتح محمد محدث برہانپوری (م بعد ۱۰۶۰ھ)	۵۷
مولانا فخر الحسن گنگوہی (م ۱۳۱۵ھ)	۲۰۴
مولانا فخر الدین اورنگ آبادی	۷۴
مولانا فخر الدین زرادی (م ۷۴۸ھ)	۴۰، ۱۸۶
امام فخر الدین رازی (م ۶۰۶ھ)	۱۴۱
مولوی سید فخر الدین	۲۰۴
فرید الدین گنج شکر (م ۶۶۴ھ)	۴۷، ۴۸، ۷۳
شیخ فرید الدین عطار نیشاپوری (م ۶۲۷ھ)	۳۹، ۴۰، ۹۳، ۲۵۴
مولانا فضل حق خیرآبادی (م ۱۲۷۸ھ)	۱۴۴
فضل رسول بدایونی (م ۱۲۸۹ھ)	۲۰۳
علامہ ابوالفیض فیضی (م ۱۰۰۴ھ)	۲۱۳، ۲۴۳، ۲۶۹
ق	
سید قاسم انوار (م ۸۳۷ھ)	۲۵۶
محمد قاسم فرشتہ استرآبادی (م بعد ۱۰۱۵ھ)	۲۴۱
قاسم بن علی بن محمد عثمان البصری الحریری (م ۵۱۶ھ)	۱۲۲
خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی (م ۶۳۳ھ)	۳۸، ۴۲، ۴۷
قطب الدین الرازی (م ۷۶۶ھ)	۱۴۳، ۱۴۷، ۱۵۵، ۱۶۰
قطب الدین الشیرازی (م ۷۱۰ھ)	۲۱۳، ۲۲۸، ۲۲۹
قطب الدین الدمشقی	۲۴
قطب المدار معروف بہ شاہ مدار (م ۸۴۰ھ)	۶۷
قطب الدین ابراہیم بن علی المصری (م ۶۱۸ھ)	۲۲۹
ک	

نام	صفحہ
ملا کاتب چلپی (م ۱۰۶۷ھ)	۸۳
مولانا کرامت علی جونپوری (م ۱۲۹۰ھ)	۲۰۱، ۲۰۳
مولوی کریم اللہ دہلوی (م ۱۲۹۱ھ)	۱۹۸
حضرت کعب بن زہیرؓ	۱۱۷، ۱۱۹
امیر کلال بخاری (م ۷۷۲ھ)	۴۳
کمال الدین بن حسین الخوارزمی (م ۸۴۰ھ)	۴۱
شیخ کمال الدین عبد الرزاق کاشانی (م ۷۳۰ھ)	۵۷
گ	
گل محمد	۲۵۵
ل	
محمد لاد بن عبد الوہاب (م ۱۰۰۱ھ)	۱۳۲
لطف اللہ	۴۹
م	
مادھو رام	۲۶۸
ملا مبین (م ۱۲۲۵ھ)	۱۵۱
مجد الدین فیروزآبادی (م ۸۱۷ھ)	۱۲۴
محب الدین احمد بن عبد اللہ الطبری الشافعی (م ۶۹۴ھ)	۸۲
شاہ محب اللہ الہ آبادی (م ۱۰۵۸ھ)	۲۶
قاضی محب اللہ بہاری (م ۱۱۱۹ھ)	۱۵۶
مولوی محب اللہ	۶۹
مولانا محب اللہ	۱۲۷
مولانا محبوب علی دہلوی (م ۱۲۸۰ھ)	۱۹۳
سید محبوب علی	۱۰۵
حکیم محمد اسمٰعیل خان	۲۴۲
مولانا محمد اسمٰعیل شہید (ش ۱۲۴۶ھ)	۵۶
مولانا محمد اسمٰعیل ابو محمد وجیہ الدین بن شیر محمد	۱۳۶
میاں محمد اصلح	۹۲
حکیم محمد اکبر ارزانی (م بعد ۱۱۳۶ھ)	۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۹
محمد اکرم غنیمت	۵۴
مولانا محمد اعلم سندیلوی (م ۱۱۹۸ھ)	۱۳۸
مرزا محمد امان بن محمد افضل	۲۴۳
محمد ایلاقی (م ۵۳۶ھ)	۲۲۳
محمد باقر مجلسی (م ۱۱۱۰ھ)	۸۳
سید محمد برزنجی شافعی	۱۹۲
محمد برکت	۲۲
محمد پیر علی برکلی (م ۹۸۱ھ)	۲۸
محمد پناہ عطا کرہی (م ۱۲۸۵ھ)	۹۰

نام	صفحہ
ملا محمد حسن لکھنوی (م ۱۱۹۹ھ)	۱۳۷، ۱۶۱
محمد حسین (م بعد ۱۲۶۹ھ)	۲۶۸
محمد رحم علی خان بن بہرہ مند	۲۶
محمد رضا شیرازی	۲۴۲
محمد رمضان شاہ	۲۰۲
محمد سلیمان بن ابی بکر (م ۸۵۲ھ)	۲۰۸
محمد صادق بن درویش	۱۷۶
میر محمد صالح کشفی	۶۳
مولانا محمد عظیم	۱۴۸
مولانا محمد عظیم گوپامئو	۱۵۷
محمد علی رفعت بن عتیق اللہ خان	۶۵
حکیم محمد علی لکھنوی	۲۴۹
سید محمد علی (م ۱۲۶۶ھ)	۷۷
حکیم مرزا محمد علی	۲۱۷
محمد لاد بن عبد الوہاب (م بعد ۱۰۰۱ھ)	۱۳۲
سید محمد بن ابو سعید الحسینی	۴۸
ابوبکر محمد بن ابو اسحاق ابراہیم البخاری (م ۳۸۰ھ)	۲۳
محمد بن عثمان بن عمر البلخی الحنفی (م ۸۳۰ھ)	۲۹
محمد بن ابراہیم المعروف بابن الحنبلی (م ۹۷۱ھ)	۸۲
محمد بن الخجندی (م ۵۵۲ھ)	۲۱۶
ابوبکر محمد بن زکریا الرازی (م ۳۱۱ھ)	۲۳۴، ۲۳۶، ۲۳۸
محمد بن اسحاق الابرقوہی (م ۷۵۱ھ)	۲۱۶
محمد بن الحسن الطوسی	۲۵۲
شیخ محمد بن شیخ حسن محمد	۵۲
محمد بن حسین المتنبی ابو الطیب (م ۳۵۴ھ)	۱۱۵
محمد بن سیرین بن امام عز الدین	۵۷
محمد بن سعید البوصیری ابو عبد اللہ (م ۶۹۵ھ)	۱۱۹
سید محمد گیسو دراز (م ۸۲۵ھ)	۴۸
سید محمد کرمانی امیر خرد (م ۷۷۰ھ)	۵۲
محمد بن محمود الحافظی البخاری المعروف بخواجہ پارسا (م ۸۲۲ھ)	۵۸
ابو عبد اللہ محمد بن یوسف ہشام النحوی (م ۷۶۱ھ)	۱۸۲
میر محمد ہمدانی	
خواجہ محمد بن عیسیٰ	۷۵
سید محمد بن ابو سعید الحسینی	۴۸
ابو النصر محمد بن عبد الجبار العتبی (م ۴۲۷ھ)	۸۰
محمد بن مالک الطائی (م ۶۷۲ھ)	۱۷۴
محمد بن حمزہ الفناری (م ۸۳۴ھ)	۱۷۷
محمد بن مبارک شاہ بخاری	۱۴۱
محمد بن عبد الرحمن القزوینی (م ۷۳۹ھ)	
محمد بن اسعد الدوانی (م ۹۰۸ھ)	۱۳۵

نام	صفحہ
محمد بن عبد الرؤف المناوی	۱۲۴
محمد ہاشم کشمی	۶۹
سید محمد ہاشم نواب علوی خان (م ۱۱۶۰ھ)	۲۳۸
حکیم محمد ہاشم بن امیر محمد قاسم الحسینی (م ۱۰۶۱ھ)	۱۲۴
محمد ہاشم بن عبد الغفور السندھی (م ۱۱۷۴ھ)	۷۹
نواب محمد وزیر خان	۷۶
محمد ولی بن واجد علی خان	۱۴۹
شیخ محمد یحییٰ خوب اللہ الہ آبادی (م ۱۱۴۴ھ)	۴۰
محمد یعقوب البنانی (م ۱۰۹۸ھ)	۱۷۳
شیخ محمود نصیر الدین دہلوی (م ۷۵۷ھ)	۳۹
محمود بن عمر چغمنی (م ۶۱۸ھ)	۲۳۴
محمود بن نعمت اللہ بخاری	۱۹۱
محمود بن مسعود بن محمود	۲۲۶
محمود بن مسعود شیرازی (م ۷۱۶ھ)	۹۶
محمود بن محمد بن ابراہیم الشافعی	۳۱
علامہ محمود بن محمد جونپوری (م ۱۰۶۲ھ)	۱۳۷
ملا محمود جونپوری (م ۱۰۶۲ھ)	۱۳۷
محمود بن محمد المجاہد الحافری	۱۱۷
محسن علی ہندی ولد نواب محمد علی خان	۲۷۲
مولوی محمد محسن ولد حکیم خیر اللہ	
محی الدین الطوسی	۶۱
شیخ اکبر محی الدین ابن عربی (م ۶۳۸ھ)	۲۹، ۴۴
شاہ مدار (م ۸۴۰ھ)	۶۷
محرم بن فتح محمد (م بعد ۱۰۹۰ھ)	۲۵۸
مجد الدین فیروز آبادی (م ۸۱۷ھ)	۱۲۵
سید مرتضیٰ	۱۵۰
مسیح الدولہ حسن (م بعد ۱۲۶۹ھ)	۲۴۵
مصحفی (م ۱۲۴۰ھ)	۲۷۳
مصلح الدین سعدی شیرازی (م ۶۹۱ھ)	۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۲، ۲۶۳
محمد مصلح الدین لاری انصاری (م ۹۷۹ھ)	۱۶۶
ملا مظفر منجم جنابدی (م ۱۰۵۴ھ)	۱۶۸
مظفر بن محمد حسین شاہی	۲۴۶
مظفر بن محمد شفائی	۲۴۶
مرزا مظہر جان جاناں (م ۱۱۹۵ھ)	۷۱
مرزا معتمد خان الحارثی البدخشی (م بعد ۱۱۴۶ھ)	۸۰
ملا معین الدین ہروی (م ۹۰۷ھ)	۱۰۲
معین الدین مرزا مخدوم الحسینی	۱۹۳
خواجہ معین الدین چشتی (م ۶۳۳ھ)	۴۰، ۴۷، ۴۳
مغربی (م ۸۰۹ھ)	۲۵۷
منصور بن محمد یوسف بن فقیہ الیاس	۲۴۷
مومن خان مومن (م ۱۲۶۸ھ)	۲۷۳
مرزا مہدی خاں کوکب (م ۱۱۶۱ھ)	۹۷

کتابیات

مصنفین کے حالات کے لئے جن کتابوں کے حوالے دیئے گئے

نمبر	کتاب	مصنف	مطبع
۱	آب حیات	مولوی محمد حسین آزاد (م ۱۹۱۰ء)	وکٹوریا پریس لاہور ۱۸۸۷ء
۲	آثار الصنادید	سر سید احمد خاں (م ۱۳۱۵ھ)	نولکشور لکھنؤ ۱۳۱۸ھ
۳	ابجد العلوم	نواب صدیق حسن خاں (م ۱۳۰۷ھ)	مطبع صدیقی بھوپال
۴	ابن خلکان المسمیٰ وفیات الاعیان	قاضی احمد الشہیر بابن خلکان (م ۶۸۱ھ)	مطبعہ میمنہ مصر ۱۳۱۰ھ
۵	اخبار الاخیار	شیخ عبد الحق محدث (م ۱۰۵۲ھ)	مجتبائی دہلی
۶	الاستیعاب	حافظ ابن عبد البر (م ۴۶۳ھ)	دائرۃ المعارف حیدرآباد ۱۳۱۸ھ
۷	اسلامی علوم و فنون ہندوستان میں	مولانا عبد الحی الحسنی (م ۱۳۴۱ھ) مترجم مولانا ابو العرفان ندوی	معارف پریس اعظم گڈھ ۱۹۷۰ء
۸	الاعلام	خیر الدین الزرکلی (م ۔۔۔ھ)	مطبوعہ بیروت ۱۳۴۷ھ
۹	انباء الغمر بابناء العمر	حافظ ابن حجر عسقلانی (م ۸۵۲ھ)	دائرۃ المعارف حیدرآباد
۱۰	انوار العارفین	حافظ محمد حسین مرادآبادی (م ۔۔۔ھ)	نول کشور لکھنؤ ۱۸۷۶ء
۱۱	باغی ہندوستان	مولانا عبد الشاہد خان شروانی	مدینہ پریس بجنور
۱۲	بزرگان پانی پت	مولانا محمد میاں صاحب	حمیدیہ پریس دہلی ۱۳۸۳ھ
۱۳	بغیۃ الوعاۃ فی طبقات اللغویین والنحاۃ	حافظ جلال الدین عبد الرحمٰن السیوطی (م ۹۱۱ھ)	مطبعۃ السعادۃ مصر ۱۳۲۶ھ
۱۴	تاریخ الاطبار	ڈاکٹر محمد جیلانی (م بعد ۱۳۲۴ھ)	
۱۵	تاریخ برہانپور	مولوی خلیل الرحمٰن برہانپوری	مجتبائی دہلی ۱۸۹۹ء
۱۶	تاریخ خطہ پاک بلگرام	قاضی شریف الحسن بلگرامی	ایجوکیشنل پریس علی گڈھ
۱۷	تاریخ دعوت و عزیمت	مولانا سید ابو الحسن علی ندوی	تنویر پریس لکھنؤ ۱۹۶۳ء

نمبر	کتاب	مصنف	مطبع
۱۸	تذکرۃ الحفاظ	حافظ شمس الدین الذہبی (م ۷۴۸ھ)	دائرۃ المعارف حیدرآباد
۱۹	تذکرۃ الرشید	مولانا عاشق الٰہی میرٹھی (م ۔۔۔ھ)	عزیز المطابع میرٹھ
۲۰	تذکرہ علمائے فرنگی محل	مولانا عنایت اللہ انصاری فرنگی محلی	اشاعۃ العلوم برقی پریس لکھنؤ
۲۱	تذکرہ علمائے ہند	مولوی رحمان علی (م ۱۳۰۵ھ)	نول کشور لکھنؤ ۱۸۹۴ء
۲۲	تراجم علمائے حدیث ہند	ابو یحییٰ امام خاں نوشہری	مطبوعہ ہند
۲۳	حدائق الحنفیہ	مولانا فقیر محمد جہلمی ثم لاہوری (م ۱۳۳۴ھ)	نولکشور لکھنؤ ۱۳۰۲ھ
۲۴	حدیقۃ الاولیاء	مفتی غلام سرور لاہوری	نولکشور کانپور ۱۲۹۳ھ
۲۵	حسن المحاضرہ فی اخبار مصر والقاہرہ	علامہ سیوطی (م ۹۱۱ھ)	مطبعۃ الموضوعات مصر ۱۳۲۱ھ
۲۶	حکمائے اسلام	مولانا عبد السلام ندوی (م ۔۔۔ھ)	معارف پریس اعظم گڈھ ۱۹۵۳ء
۲۷	حیات خسرو	مولانا شبلی نعمانی (م ۱۳۳۲ھ)	گلشن ابراہیمی حیدرآباد
۲۸	حیات سعدی (شیرازی)	مولانا الطاف حسین حالی (م ۱۳۳۳ھ)	کوہی پریس لاہور ۱۹۲۷ء
۲۹	حیات العلماء	مولانا سید عبد الباقی سہوانی	نولکشور لکھنؤ ۱۳۴۰ھ
۳۰	حیات ولی	محمد رحیم بخش دہلوی	مطبوعہ ہند
۳۱	خزینۃ الاصفیاء	مفتی غلام سرور لاہوری	نولکشور کانپور
۳۲	خلاصۃ الاثر فی اعیان القرن الحادی عشر	محمد المحبی (م ۱۱۱۱ھ)	مطبع وہبیہ مصر ۱۲۸۴ھ
۳۳	دار العلوم کی صد سالہ زندگی	حکیم الاسلام مولانا محمد طیب صاحب مدظلہ مہتمم دار العلوم دیوبند	مطبوعہ ہند
۳۴	الدرر الکامنہ	ابن حجر عسقلانی (م ۸۵۲ھ)	دائرۃ المعارف حیدرآباد
۳۵	رشحات	علی بن حسین واعظ کاشفی (م ۹۱۰ھ)	نولکشور لکھنؤ ۱۳۰۸ھ
۳۶	سبحۃ المرجان فی آثار ہندوستان	مولانا سید غلام علی آزاد بلگرامی (م ۱۲۰۰ھ)	مطبوعہ ہند
۳۷	سرو آزاد	مولانا غلام علی آزاد بلگرامی (م ۱۲۰۰ھ)	مفید عام آگرہ
۳۸	سوانح قاسمی	مولانا مناظر احسن گیلانی (م ۱۳۷۵ھ)	دہلی پرنٹنگ ورکس دہلی ۱۳۷۵ھ
۳۹	سیرت احمد شہید	مولانا ابو الحسن علی ندوی مدظلہ	نامی پریس لکھنؤ ۱۹۳۹ء
۴۰	سیرت مولانا کرامت علی جونپوری	مولانا عبد الباطن جونپوری	اسرار کریمی پریس الٰہ آباد ۱۳۶۱ھ
۴۱	شذرات الذہب فی اخبار من ذہب	ابو الفلاح عبد الحی بن العماد الحنبلی (م ۱۰۸۹ھ)	مکتبۃ القدسی مصر ۱۳۵۰ھ

۴۲	شعر العجم	مولانا شبلی نعمانی (م ۱۳۳۲ھ)	انوار المطابع لکھنؤ ۱۳۲۵ھ
۴۳	الشقائق النعمانیہ علی ہامش ابن خلکان		مطبعہ میمنہ مصر ۱۳۱۰ھ
۴۴	شمائم امدادیہ	حاجی محمد مرتضیٰ خان (م ـــ ھ)	قومی پریس لکھنؤ ۱۳۱۳ھ
۴۵	الضوء اللامع لاہل القرن التاسع	شمس الدین محمد بن عبد الرحمٰن (م ۹۰۲ھ)	مکتبہ القدسی قاہرہ ۱۳۵۳ھ
۴۶	طبقات الشافعیۃ الکبریٰ	تاج الدین ابو نصر عبد الوہاب (م ۷۷۱ھ)	مطبعہ حسینیہ مصر ۱۳۲۴ھ
۴۷	الطبقات الکبریٰ للشعرانی	عبد الوہاب الشعرانی (م ۹۷۳ھ)	مطبوعہ عامرہ عثمانیہ مصر ۱۳۰۵ھ
۴۸	عین الحیات ترجمہ رشحات	مترجم شیخ محمد مراد بن عبد اللہ القزانی	مطبعہ منیریہ مکہ مکرمہ
۴۹	مولانا عبید اللہ سندھی	پروفیسر محمد سرور جامعہ ملیہ دہلی	مرکنٹائل پریس لاہور ۱۹۴۳ء
۵۰	عیون الانباء فی طبقات الاطباء	المعروف بابن ابی اصیبعہ (م ۶۶۸ھ)	مطبعہ وہبیہ مصر ۱۲۹۹ھ
۵۱	الفوائد البہیہ فی تراجم الحنفیہ	مولانا عبد الحی فرنگی محل (م ۱۳۰۴ھ)	مطبع چشمہ فیض لکھنؤ
۵۲	کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون	ملا کاتب چلپی (م ۱۰۶۷ھ)	مطبوعہ مصر ۱۲۷۴ھ
۵۳	مآثر الکرام	مولانا غلام علی آزاد بلگرامی (م ۱۲۰۰ھ)	مفید عام آگرہ ۱۳۲۸ھ
۵۴	مرآۃ الجنان وعبرۃ الیقظان	ابو عبد اللہ بن اسعد الیافعی (م ۷۶۸ھ)	دائرۃ المعارف حیدرآباد ۱۳۳۷ھ
۵۵	معجم الادباء	یاقوت الرومی الحموی (م ۶۲۶ھ)	مطبوعہ مصر ۱۳۵۷ھ
۵۶	معجم المصنفین	مولانا محمود حسن ٹونکی (م ۱۳۶۶ھ)	مطبوعہ بیروت ۱۳۴۴ھ
۵۷	معجم المؤلفین (تراجم مصنفی الکتب العربیہ)	عمر رضا کحالہ	مطبعۃ الترقی دمشق ۱۳۷۶ھ
۵۸	مفتاح التواریخ	منشی دانشور صاحب	نولکشور کانپور ۱۲۸۴ھ
۵۹	مفتاح السعادۃ ومصباح السیادۃ	طاش کبری زادہ (م ۹۶۲ھ)	دائرۃ المعارف حیدرآباد ۱۳۲۸ھ
۶۰	مفتاح العارفین (قلمی)	عبد الفتاح بن نعمان	مخطوط
۶۱	نامہ دانشوران ناصری	اسکندر بیگ	مطبوعہ ۱۳۱۲ھ
۶۲	نجوم السماء	مولوی مرزا محمد علی صاحب	مطبع جعفری لکھنؤ ۱۳۰۳ھ
۶۳	نزہۃ الالباء فی طبقات الادباء	ابو البرکات عبد الرحمٰن بن محمد بن الانباری (م ۵۷۷ھ)	مطبوعہ مصر ۱۲۹۴ھ
۶۴	نزہۃ الخواطر	مولانا عبد الحی الحسنی (م ۱۳۴۱ھ)	دائرۃ المعارف حیدرآباد ۱۳۶۶ھ
۶۵	نفحات الانس	مولانا عبد الرحمٰن جامی (م ۸۹۸ھ)	نولکشور لکھنؤ ۱۳۳۲ھ
۶۶	واقعات دار الحکومت دہلی	مولوی بشیر الدین احمد دہلوی	شمسی مشین پریس آگرہ ۱۳۳۶ھ
۶۷	وفیات الاعیان وانباء ابناء الزمان	ابن خلکان (م ۶۸۱ھ)	مطبعہ میمنہ مصر ۱۳۱۰ھ
۶۸	وفیات المشاہیر	مولانا عبد الاول جونپوری (م ۱۳۳۹ھ)	جادو پریس جونپور

مجموعہائے رسائل کی تفصیل

جن رسالوں کے نام مختلف مجموعہ رسائل کے تحت آئے ہیں

مجموعہ رسائل ص ۳۲	لطائف خمسہ 〃	محبت و مسائل تصوف
چہل حدیث 〃	حملۃ العرش 〃	**رسائل و ملفوظات**
اشارہ سبابہ 〃	**رسائل خمسہ منظوم ص ۴۴**	**خواجگان چشت ص ۴۷**
انتشار الدوائر 〃	نور الابصار در احوال خواجہ اجمیری 〃	انیس الارواح (ملفوظات خواجہ عثمان ہارونی) 〃
مرآۃ العارفین 〃		
مقدمہ قیصری 〃	مفتاح الحوائج در احوال قطب بختیار کاکی 〃	نکتہائے وحدت 〃
شرح فصوص الحکم کا ایک حصہ 〃		دلیل العارفین (ملفوظات خواجہ معین الدین) 〃
رسائل سبعہ ص ۴۴	خوان شکر در احوال گنج شکر 〃	
تلقین مریداں 〃	کنز الغنائم در احوال نظام الدین اولیاء ص ۴۵	الہامات 〃 〃
کلمہ حق موسوم بہ چند کلمہ 〃		فوائد السالکین (ملفوظات قطب الدین بختیار کاکی) 〃
چہار پیر و چہاردہ خانوادہ درویشاں 〃	سراج المدعی در احوال نصیر الدین چراغ دہلوی 〃	فوائد السالکین 〃
رسالہ تصنیف غوث منیف 〃	**رسائل شاہ غلام علی ص ۴۵**	راحت القلوب (ملفوظات خواجہ فرید الدین گنج شکر) 〃
رسالہ مرقع 〃	رسالہ در اعتراضات شیخ عبد الحق دہلوی کی حقیقت اور اس سے رجوع 〃	رسالہ وجودیہ 〃
کشکول در اذکار 〃		مکتوب گرامی در بیان توحید 〃
طالبین در اذکار 〃	اعتراضات شیخ عبد الحق اور اس کا جواب 〃	رسالہ در وجود آدمی ص ۴۸
رسائل ثلثہ ص ۴۴		شرح ہفت اقلیم 〃
برہان العاشقین 〃		

(تم الجزء الثانی)

مدیر کتب خانہ کی دوسری کتابیں

شائع کردہ۔ دارالعلوم دیوبند

(۱) فتاویٰ دارالعلوم دیوبند مدلل ومکمل جلد اول	۶/۵۰
(۲) فتاویٰ دارالعلوم دیوبند مدلل ومکمل جلد دوم	۴/۲۵
(۳) فتاویٰ دارالعلوم دیوبند مدلل ومکمل جلد سوم	۸/-
(۴) فتاویٰ دارالعلوم دیوبند مدلل ومکمل جلد چہارم	۱۰/-
(۵) فتاویٰ دارالعلوم دیوبند مدلل ومکمل جلد پنجم	۱۲/-
(۶) فتاویٰ دارالعلوم دیوبند مدلل ومکمل جلد ششم	۱۴/-
(۷) فتاویٰ دارالعلوم دیوبند مدلل ومکمل جلد ہفتم	۱۱/-
(۸) فتاویٰ دارالعلوم دیوبند مدلل ومکمل جلد ہشتم	۱۲/-
(۹) فتاویٰ دارالعلوم دیوبند مدلل ومکمل جلد نہم	زیر کتابت
(۱۰) تعارف مخطوطات کتبخانہ دارالعلوم دیوبند جلد اول	۱۹/-
(۱۱) تعارف مخطوطات کتبخانہ دارالعلوم دیوبند جلد دوم	۲۱/-
(۱۲) جماعت اسلامی کے دینی رجحانات	۳/-

(محبوب پرنٹنگ پریس ...)